باسمہ سبحانہ

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون بالبینات والزبر (القرآن)

الاکمال

ملقب باسم تاریخی

تذکرۂ وہبی

۱۳۴۸

فی فضل علی علیہ السلام

مؤلفہ

عالیجناب محقق مدقق حکیم سید مرتضیٰ حسین ساکن ارایاں سادات ضلع فتحپور

متمت الہ آباد مصنف کتاب التکمیل (مطبوعہ نظامی پریس لکھنو)

باہتمام احقر العباد مرزا محمد جواد

در نظامی پریس لکھنو طبع گردید

تعداد طبع ۵۰۰ ۱۳۵۸ھ قیمت ... عمر

توضیح

اس رسالہ میں صرف علم زبر و بینات سے ثابت کیا گیا ہے کہ

آیہ غدیر اکملت لکم دینکم جناب امیرؑ کی شان میں ۱۰ ر ذیحجہ بروز پنجشنبہ نازل ہوئی

لہٰذا

یہ رسالہ ضمیمہ ہے کتاب التکمیل کا جس میں کتب تاریخ و حدیث کی رو سے دعوے کو ثابت کیا گیا تھا

پس

یہ دونوں رسالے رد میں ہیں جناب شبلی نعمانی کے اس دعوے کے جو انھوں نے اپنی کتاب سیرۃ النبی میں کیا تھا کہ "آیہ تکمیل ۹ ذیحجہ عرفہ یوم جمعہ کو نازل ہوئی اور مراجعت تاریخ مذکور سے ۲۶ ر ذیقعدہ یوم شنبہ کو سفر حجۃ الوداع شروع ہوا۔

یعنی شبلی کے یہ دونوں دعوے صحیح نہیں تھے اور عوام اسلام کو معلوم نہ تھا پس میں نے مسلمانوں کو اس غلط راہ پر جانے سے اس رسالے میں بچانے کی کوشش کی ہے اور الحمد للہ کامیاب ہوا۔

خادم المذہب

سید مرتضیٰ حسین عفی عنہ

۱۸ ر ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۸ھ

مطابق ۲۹ ر جنوری سنہ ۱۹۴۰ء

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون بالبینات والزبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد و آلہ الطیبین الطاہرین اما بعد عبد خاکسار سید مرتضیٰ حسین ابن حکیم سید بدر علی اعلے اللہ مقامہ متوطن "ایرایان، سادات" ضلع فتحپور خدمت میں ارباب ناظرین پر تمکین کے التماس کرتا ہے کہ جب ماہ ذیقعدہ ۱۰ھ سے لیکر ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کے نقشہ جنتری سے مطابق حدیث صحیح کے اور ۱۸ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ کے اثبات اور آیۂ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم کے نزول یوم پنجشنبہ سے اور جسکے بعد رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اکیاسی شبانہ روز زندہ رہنے کے تحقیقات سے فرصت ملی تو دل میں ایک غیبی تحریک پیدا ہوئی کہ قرآن مجید میں آیۂ شریفہ فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون بالبینات والزبر ہے (یعنی اگر تم خود نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر (عالموں) سے پوچھو (اور ان پیغمبروں کو بھیجا بھی تو روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ) جب آیہ موصوفہ کی تفسیر دیکھی تو اہل ذکر سے مراد جناب امیر المومنین علی علیہ السلام باب مدینۂ علم معلوم ہوئے جن کا علم وہبی ہونا مسلمہ فریقین ہے اور جناب موصوف ہی سے

زبر و بینات کے قاعدہ کا ہونا بھی منسوب ہے اور جن کا علم رسول اللہ سے پہونچا تھا اور جنکا علم حساب بدرجہ کمال تھا اور جن کا ایک مشہور فیصلہ سترہ شتران کے تقسیم کا اور کسر کا سوال تھا۔ ایک شخص نے سوال کیا ہم لوگ تین آدمی بحساب نصف (½) وسیوم حصہ (⅓) اور نوین حصہ (1/9) کے شریک ۱۷ اونٹون کے ہین حساب تقسیم کا درست نہین بیٹھتا ہے تب حضرت علی نے فوراً واسطے تقسیم سائل کے ایک اونٹ اپنا ملا کر اٹھارہ اونٹ قرار دیا۔ اور اسمین سے نصفی حصہ دار کو نو اونٹ اور سیوم حصے کے شریک کو چھہ اونٹ اور نہم حصے کے شریک کو دو اونٹ یعنی کل ۱۷ اونٹ دیکر اپنا اونٹ پھیر لیا۔ اور حساب تقسیم شتران کا اس طرح بخوبی درست ہو گیا کہ ہر شخص نے سترہ اونٹ کے حساب سے اپنا حصہ زیادہ پایا۔ چونکہ ان اوراق مین بقاعدہ اعداد حروف تہجی جسپر قاعدہ زبر و بینات کی بنا ہے ذکر کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس رسالہ کا نام "تذکرہ وہبی" (۱۳۴۸ھ) رکھا جاتا ہے۔ جسمین بقاعدہ زبر رسول خدا کے تاریخ سفر حج فرمانے کا دن اور ۱۰ ذی الحجہ کے دن کی نقشہ جنتری سے تطبیق کی جائیگی۔

پہلے عام قاعدہ ہر ماہ کے غرہ یعنی پہلی تاریخ کے دن معلوم کرنے کا جو زبر یعنی (ابجد) کے قاعدہ سے ہی اور جناب ولایت مآب علی علیہ السلام سے منسوب ہے جیسا کہ کتاب مفتاح الرشاد محمد مسیح الدین خان بہادر مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۶۴ھ مین ہے اور جسکے قاعدہ اور حروف معینہ مین غلطی واقع ہو گئی ہے اور جسکے صحیح حروف عالیجناب مولوی وحافظ وقاری سید ذوالفقار علی شاہ آفتاب پنجاب سے معلوم کرکے جو حساب بنایا تو درست پایا اور حساب غرہ ذیقعدہ سنہ ۱۰ھ اور غرہ ذیحجہ سنہ ۱۰ھ جس سے ۲۵ ذیقعدہ سنہ ۱۰ھ

رسول اللہ کے سفر حجۃ الوداع کا یوم شنبہ اور ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ کا یوم پنجشنبہ آیا یہی

پنجشنبہ حضرت براء ابن عازب اور ابو سعید خدری کے روایت کے مطابق ہے۔

قاعدہ مذکورہ غرّہ کے معلوم کرنے کا سورہ یٰسین کے ان دو آیات سے کہا جاتا ہے،

والقمر قدرنٰہ — ہم نے چاند کیلئے منزلین مقرر کی

منازل حتی عاد کالعرجون — ہین یہانتک کہ پھر کر آخر ماہ مین)

القدیم — کھجور کی پرانی ٹہنی کا سا دبلا ٹیڑھا ہو جاتا ہے

ـــ ٥ (٢) ٥ ـــ

لاالشمس ینبغی لھا — نہ آفتاب ہی سے یہ بن پڑتا ہے کہ

ان تدرک القمر ولا اللیل — ماہتاب کو جا پکڑے اور نہ رات ہی سے دن آگے

سابق النّھار ط وکل فی — بڑھ سکتا ہے چاند سورج ہر ایک (اپنے اپنے

فلک یسبحون — آسمان (مدار) پر چکر لگا رہے ہین۔

حروف معینہ یہ ہین جس سے ہر ماہ قمری کا غرہ یعنی پہلی تاریخ کا دن معلوم کیا جاتا ہے۔

اوّل (ا ہ جز د و ب د) ١/ا ٢/ہ ٣/ج ٤/ز ٥/د ٦/ب ٧/و ٨/د یہ آٹھ حرف ہین۔

دوم (ز ب ج ہ ا د و ب د ہ ز ا ج) ١/ز ٢/ب ٣/ج ٤/ہ ٥/د ٦/ا ٧/ب ٨/د ٩/ہ ١٠/ز ١١/ا ١٢/ج

یہ بارہ حرف بارہ مہینے کے ہین۔

مثلاً یکم ذیقعدہ سنہ ۱۰ھ کا دن نکالنا ہے تاکہ ۲۵ ذوقعدہ سفر حجۃ الوداع کا یوم معلوم ہو سکے یا یکم ذیحجہ کا دن دریافت کرنا ہے تاکہ ۹ ذیحجہ عرفہ کا یوم۔ یا ۱۸ ذیحجہ غدیر خم کا روز معلوم کیا جائے۔

سنہ ۱۰ھ کو عدد آٹھ سے (جو اول حروف ہشتگانہ سے ہین) تقسیم کیا تو دو باقی بچے اس دو کو اسی اول حروف مین دیکھا تو حرف (ل) ملا جس کے عدد بحساب زبر (تہجی کے) کے پانچ آئے جسکو ایک جگہ رکھا یعنی ۵ + ۱ + ۱ = ۷/۷

اسکے بعد دوسرے مہینہ کے حروف مین ذیقعدہ گیارھوین مہینہ کا حرف (ا) ملا جسکے عدد ایک (۱) کو عدد پانچ (۵) مذکورہ مین جمع کیا اور ایک (۱) عدد قاعدہ کا زیادہ کیا تو کل سات عدد ہوے جسمین عدد سات (ہفتہ) سے تقسیم کیا تو پورا تقسیم ہو گیا یعنی سات باقی رہے یہ ساتوان دن ہفتہ کا سنیچر ہوا۔ پس یکم ذیقعدہ کو سنیچر تھا پس یہی سنیچر یکم و ۸ و ۱۵ و ۲۲ مین ہوا پس ۲۳ یکشنبہ ۲۴ دوشنبہ ۲۵ ذیقعدہ کو سہ شنبہ ہوا پھر ۲۹ ذیقعدہ سنیچر ۳۰ ذیقعدہ اتوار تک ختم ہے۔ کیونکہ جمہور ارباب سیر اور صحاح ستہ سے ذیقعدہ کامل ۳۰ دن کا تھا۔

اسی طرح یکم ذیحجہ کا دن بھی معلوم کیا تو سنہ ۱۰ھ مین آٹھ سے تقسیم کیا تو ۲ بچے اس ۲ کو اسی حروف ہشتگانہ مین دیکھا تو حرف (ل) ملا جسکے عدد بحساب زبر ابجد (۵) آئے جسکو ایک جگہ رکھا یعنی (۵ + ۳ + ۱ = ۹/۲) چونکہ ذیحجہ بارھوان مہینہ ہے جس کا حرف (ج) عدد زبر ۳ کو عدد ۵ مذکورہ مین جمع کیا اور

اور ایک عدد (قاعدہ والا) زائد کرکے دیکھا تو کل نوعدد ہوئے انہیں سات عدد (ہفتہ) سے تقسیم کیا تو عدد دو (۲) باقی بچے یعنی یوم دوشنبہ یکم ذیحجہ ہوا۔ پس ۸ و ۱۵ ذیحجہ دوشنبہ ۱۶ سہ شنبہ ۱۷ چہارشنبہ ۱۸ ذیحجہ پنجشنبہ ہوا۔

اسکے بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر قاعدہ زبر و بینات کے مطابق آیۂ اکمال دین کے اعداد سے احادیث کے ٹکڑے ملا کر ایسی عبارت مرتب ہو جائے جس سے آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم... الآیۃ کے یوم نزول و تاریخ نزول۔ و ماہ نزول و سنہ نزول مع وقت نزول اور جسکے حق میں نازل ہوا یا جس پر نازل ہوا اگر یہ سب برآمد ہو جائیں تو خوب ہو چنانچہ احادیث کے ٹکڑون کو مطابق آیۂ کریمہ کے تفسیری مفہوم سے جمع کر کے عبارت مرتب کیگئی جسمین ایک حد تک کامیابی ہوئی اس لئے ناظرین کی آگاہی کے لئے سب سے پہلے قاعدہ زبر و بینات کو بتا دینا ضروری ہے تا کہ اس کی عبارت سمجھنے مین آسانی ہو لکھا جاتا ہے۔

حروف جمل جو ابجد، ہوز، حطی، کلمن، سعفص...... وغیرہ سے مشہور و معروف ہین حروف مفردہ زبر کہلاتے ہین اور ان کے نام جنکے حروف دو حرفی خواہ سہ حرفی ہونگے جس حرف کا جو نام ہے وہ ہی اسم بامسمّی ہے مثلاً لفظ (زبر) سے مراد حروف مکتوبی کے عدد سے ہے جیسا کہ لغت مین ہے، زُبُر بالفتح وضمتین حرف اول اسماء تہجی دسوار آن حرف کہ در تلفظ می آید بینہ است (منتخب)

حروف ملفوظی مین پہلے حرف کو چھوڑ کر باقی حرف کو بینہ کہتے ہین

مثلاً پہلا حرف (الف) جسکے عدد (۱۱۱) ہین جس کا پہلا حرف (ا) عدد (۱) ہوا

باقی (لف) جس کے عدد (۳۰ و ۸۰ = ۱۱۰) ہوے۔

الف	با	تا	ثا	جیم	حا	خا	دال
۱۱۰	۱	۱	۱	۵۰	۱	۱	۳۱
ذال	را	زا	سین	شین	صاد	ضاد	عین
۳۱	۱	۱	۶۰	۶۰	۵	۵	۶۰
غین	قاف	کاف	لام	میم	نون	واو	ها یا
۶۰	۸۱	۸۱	۴۱	۵۰	۵۶	۴	۱ ۱

قاعدہ زبر کا صاف ہے تاریخی نام یا نقش انھین اعداد سے پڑھوتے ہین۔

مثلاً لفظ (حوا) کا عدد (۱۵) ہوا نقش پندرہ کا یہی مشہور ہے۔ شاہ عبدالقادر

محدث دہلوی کے اردو ترجمہ قرآن کا تاریخی نام موضح قران ہے جس کے عدد

بارہ سو پانچ ہین یعنی ۱۲۰۵ھ مین ترجمہ ہوا۔

ان حروف کے اعداد مین کچھ کلام نہین ہے البتہ رسم الخط مین حرف تا

دو صورتون مین لکھی جاتی ہے ایک مدوّر اور ایک از حرف تاے دراز مین بھی

کلام نہین ہے۔ حرف تاے مدوّرہ مین صورت ہاے ہوّز (ہ) سے لکھی جاتی ہے

اور عربی مین ہاے ہوز کی بھی یہی صورت ہے صرف نقطون کا فرق امتیازی ہے

ہم نے ہر دو صورت سے تاے مدورہ کے عدد (۴۰۰) لئے ہین یعنی ادھر سے جس طرح

آیت کے عدد لئے ہین اسی طرح عبارت مرتبہ مین بھی لئے ہین۔ اور اساتذہ نے بھی

تا مدورہ کے چار سو عدد لئے ہین جسکے امثلہ ذیل مین لکھے جاتے ہین۔

تاریخ وفات خواجہ معین الدین چشتی کے سنگ قبر پر یہ شعر کندہ ہے

سال نقل معین دین زفلک
زبدۃ الصالحین۔ گفت ملک
سنہ ۶۳۳

یا مثلاً جرجی زیدان عیسائی عرب نے اپنی تاریخ ادب اللغۃ العربیہ مین فتح قسطنطنیہ

کی تاریخ لکھی ہے
بلدۃ طیبۃ
سنہ ۸۵۷ھ

یا تاریخ جدہ ماجدہ عبد الباسط امیٹھوی از عبد الباسط خود یہ ہے:۔

گفت امر خدایش احباب
اسکن انت وزوجک الجنۃ
سنہ ۱۱۰۸ھ

یا مسجد بھوڑ پر ملا فائق کا یہ تاریخی شعر مرقوم ہے۔

فائق دوگانہ کرد بمحراب وادا
تاریخ گفت خضر کہ قد قامت الصلوٰۃ
سنہ ۱۲۰۲ھ

یا آقا مرزا ہمدم شیرازی نے تاریخ شہادت مرزا عباس مرحوم مین (جو ۱۲۶۴ھ

مین مع رفقا درجہ شہادت پر فائز ہوے) نظم کیا ہے

عباس دو اگر تشنہ لب تشنگان جو گشت
مقتول با چہاردہ از ہمدم وندیم
تاریخ قتل شان چو بجستم سروش غیب
در داد این ندا۔ دخلوا جنۃ نعیم
سنہ ۱۲۶۴ھ

یا آقا سید علی شوشتری نے نواب ناصر الدولہ کے انتقال کی تاریخ لکھی ہے:۔

ناصر الدولہ نال الفردوس
۸۱۲ ۴۶۲
سنہ ۱۲۷۴ھ

یا سید وحید الدین آزاد صاحب (حد تحقیق بمشرب سنی) کے پدر سید امداد علی کے

سنگ مزار پر یہ تاریخی چار لفظی عبارت کندہ ہے جو کتاب حد تحقیق مین ہے۔

دخل الجنۃ بامداد علی
سنہ ۱۲۸۰ھ

اور متاخرین کے اردو شاعرون مین علے احمد خان المتخلص بہ اسیر ہیڈ ماسٹر تحصیلی اسکول بدایون کا تاریخی شعر کتاب تذکرۃ الواصلین پر مرقوم ہے :-

از پے تاریخ طبع گفت اسیر حزین عیسوی سن بے جدال تذکرۃ الواصلین
۳۸ سنہ ۱۹۰۰ع

ان سب مین تاے مدوّرہ کے چار سو عدد لئے گئے ہین۔

قاعدہ ثانیہ بیّنات کا جسکے حروف ملفوظی سے خواہ وہ دو حرفی ہون یا سہ حرفی ہون پہلا حرف چھوڑ کر باقی حرف کے عدد کو کہتے ہین۔

مثلاً حرف جیم جس کا پہلا حرف ج عدد ۳ چھوڑ کر حرف (یم) جو مرکب ہے حرف ی اور م سے جسکے عدد ۱۰ و ۴۰ جسکا مجموعہ ۵۰ ہوا۔ اِس مطلب کے اظہار مین علامہ دوّانی نے نظم کیا ہے۔

خورشید کمال است نبی ماہ علی اسلام محمد است ایمان علے
گر بیّنہ برین سخن می طلبی بنگر بیّنات اسماست جلی

مثلاً اسلام کے پانچ حرف ہین جسکے عدد بحساب زبر ایک سو بتّیس (۱۳۲) ہوتے ہین اور محمد کے چار حرف ہین عدد بیّنہ (۱۳۲) ہین جو برابر ہین اسلام کے۔

ایسے ہی ایمان کے پانچ حرف ہین جس کے عدد بحساب زبر ایک سو دو (۱۰۲) ہوتے ہین اور لفظ علی کے تین حرف ہین عدد بیّنہ ایک سو دو (۱۰۲) ہین۔ جو برابر ہین ایمان کے۔ اور لفظ لاایمان سات حرف ہین عدد زبر ایک سو تینتیس (۱۳۳) جو برابر ہین حب آل محمدؐ کے۔ ایضاً عدد بیّنہ الایمان کے چار سو اٹھتّر (۴۷۸) ہوتے ہین جو

۱۳۳

برابر ہین لفظ امیرالمومنین کے۔

اورلفظ الحسنۃ چھہ حرف ہین عدد بیّنہ دوسوانہتر ہوتے ہین ۔
نکلی یہ عبارت ولاء آل النبی محمد ایضاً ولاء علی الزکی واولادہ
۲۶۹=۵۳ ۶۸ ۱۱۰ ۳۸ ۹۲ ۱۲۴ ۵۳

تفسیر حسینی سورۂ فصلت کے آیۂ الحسنۃ کی تفسیر مین ہے کہ:-

"درتفسیر ماوردی و تبیان و عین المعانی آوردہ کہ حسنہ دوستی
آل رسولؐ است ۔ وسیئۃ دشمنی ایشان"

اورلفظ السّیئۃ چھہ حرف ہین عدد بیّنہ اُسکے دوسوچودہ ہوتے ہین
نکلی یہ عبارت حبّ عدوآل النبی
۲۱۴ = ۹۳ ۳۱ ۹۰

رحمۃ اللہ آٹھ حرف ہین عدد زبر اُس کے سات سوچودہ ہوتے ہین
نکلی یہ عبارت علی الامام ابوالائمۃ
۴۹۱ ۲۲۳

القربیٰ چھہ حرف ہین عدد زبر اُسکے تین سو تینتالیس ہوتے ہین
نکلی یہ عبارت علی نائب نبی اللہ وآلہ
۳۴۳ = ۴۲ ۱۲۸ ۱۷۳

والآخرۃ خیر وابقیٰ پندرہ حرف ہین عدد زبر اُسکے دوہزارایکسو ستّر
ہوتے ہین نکلی یہ عبارت ولایۃ علی ولی اللہ وھوالمرتضیٰ
۲۱۶۷ = ۱۴۹۸ ۱۱۲ ۱۱۰ ۴۴۷

لیلۃ مبارکۃ دس حرف ہین عدد زبر اُسکے ہزار ایکسو تینتیس ہوتے ہین
نکلی یہ عبارت ھی فاطمۃ ابنۃ احمد الامّی
۱۱۳۳ = ۸۲ ۵۳ ۴۵۳ ۵۴۵

یوتی الحکمۃ من یشاء سولہ (۱۶) حرف ہین عدد زبر اُسکے ایکہزار تین سو ستائیس (۱۳۲۷)

ہوتے ہین نکلی یہ عبارت وھی طاعۃ اللہ والنبیؐ وعرفان الامام بالحق

۲۱ ۵۴۶ ۹۹ ۴۰۷ ۱۱۳ ۱۴۱ = ۱۳۲۷

اثناعشر شہرا گیارہ (۱۱) حرف ہین عدد زبر اسکے ایک ہزار چھ سو اٹھائیس (۱۶۲۸)

ہوتے ہین نکلی یہ عبارت علی والہ الحسنان وعلی ومحمد وجعفر وموسی وعلی

۱۱۰ ۳۲ ۲۰۰ ۱۱۶ ۹۸ ۳۵۹ ۱۳۲ ۱۱۶

ومحمد وعلی والحسن والمہدی

۹۸ ۱۱۶ ۱۵۵ ۹۶ = ۱۶۲۸

منہا اربعۃ حرم بارہ (۱۲) حرف ہین عدد زبر اُسکے ایک ہزار سترہ (۱۰۱۷)

ہوتے ہین نکلی یہ عبارت علی وعلی ہو ابن الحسین وعلی ہو ابن موسی

۱۱۰ ۱۱۶ ۶۴ ۱۵۹ ۱۱۶ ۶۴ ۱۱۶

وعلی ہو ابن محمدؐ

۱۱۶ ۶۴ ۹۲ = ۱۰۱۷

آل یاسین سات (۷) حرف ہین عدد بینہ اُسکے تین سو اناسی (۳۷۹) ہوتے ہین

نکلی یہ عبارت علی وصی محمد وابناؤہ

۱۱۰ ۱۰۶ ۹۲ ۷۱ = ۳۷۹

لفظ اہل البیت آٹھ (۸) حرف ہین عدد زبر اسکے چار سو اناسی (۴۷۹) ہوتے ہین

نکلی یہ عبارت وھولاء محمد نبی اللہ وعلی واولادھما

۴۹ ۹۲ ۱۲۸ ۱۱۶ ۹۴ = ۴۷۹

(ایضاً) لفظ اہل البیت آٹھ (۸) حرف ہین عدد بینات اسکے تین سو چھ (۳۰۶) ہوتے ہین

نکلی یہ عبارت ھولاء احمد وعلی واولادھما

۴۳ ۵۳ ۱۱۶ ۹۴ = ۳۰۶

ایضاً مجموعہ زبر وبینہ سات سو پچاسی (۷۸۵) ہوے نکلی یہ عبارت

ھم احمد وعلی والزہراء والحسن والحسین

۴۵ ۵۳ ۱۱۶ ۲۵۱ ۱۵۵ ۱۶۵ = ۷۸۵

۵ ۔ تفسیر آیہ تطہیر عن ابی سعید الخدری) سعد بن مالک بن سنان الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلت ھذہ الآیۃ فی خمسۃ فیّ) بشد الیاء یعنی نفسہ صلی اللہ علیہ وسلم (وفی علی) امیر المومنین (وحسن وحسین) الریحانتین (وفاطمۃ) سیدۃ نساء العالمین (زرقانی علی المواہب جلد ۷ صفحہ ۵ ۱۲۹۰ھ)

ومن یامر بالعدل تیرہ[۱۳] حرف ہین عدد بینہ اسکے پانسو انسٹھ[۵۵۹] ہوتے

ہین نکلی یہ عبارت وھو علی نائب محمدؐ علیہ السلام

۱۷ ۱۱۰ ۶۳ ۹۲ ۲۷۷ = ۵۵۹

سورۂ فاتحہ اور اُسکے منعم علیہم

الصراط المستقیم چودہ[۱۴] حرف ہین عدد زبر اسکے ایک ہزار[۱۰۱۲] بارہ اور

عدد بینہ چھہ سو باسٹھ[۶۶۲] مجموعہ ہر دو سولہ سو چوہتر[۱۶۷۴] ہوتے ہین۔ نکلی یہ عبارت

حب محمد وعلی وحسنیھما وعلی ومحمد وجعفر وموسی وعلی ومحمدؐ

۱۰۲ ۱۱۶ ۱۸۰ ۱۱۶ ۹۸ ۲۵۹ ۱۲۲ ۱۱۶ ۹۸

وعلی والحسن والمھدی

۱۱۶ ۱۵۵ ۹۶ = ۱۶۷۴

صراط الذین انعمت علیہم انیس[۱۹] حرف ہین عدد زبر اُسکے ایک ہزار[۱۸۰۷]

آٹھ سے سات ہوتے ہین نکلی یہ عبارت النبی وولی اللہ والحسن والحسین

۹۳ ۱۱۸ ۱۵۵ ۱۶۵

وعلی ومحمدؐ وجعفر وموسی وعلی ومحمد وعلی والحسن والمھدی

۱۱۶ ۹۸ ۲۵۹ ۱۲۲ ۱۱۶ ۹۸ ۱۱۶ ۱۵۵ ۹۶ = ۱۸۰۷

(آیہ کریمہ)

انعم اللہ علیہم من النبیین — نعمت کی ہے اللہ نے اوپر اُنکے پیغمبرون سے

والصدیقین والشھداء والصالحین — اور صدیقون سے اور شہیدون سے اور صالحون سے

وحسن اولئک رفیقا — اور اچھے ہین یہ لوگ رفیق۔

النبیین چھہ[۶] حرف ہین عدد بینہ اسکے دو سو چھیاسٹھ[۲۶۶] ہوتے ہین

نکلی یہ عبارت محمدؐ سید ابناء آدم

۹۲ ۷۴ ۵۵ ۴۵ = ۲۶۶

والصدّیقین نو[۹] حرف ہین عدد بیّنہ اسکے تین سو تینتیس[۳۳۳] ہوتے ہین

نکلی یہ عبارت علی بن ابیطالب نائب احمد

۱۱۰ ۱۰۷ ۶۳ ۵۳ = ۳۳۳

والصدّیقین۔ عدد زبر اُسکے تین سو ایک[۳۰۱] ہوتے ہین۔ نکلی

یہ عبارت علی نائب نبی اللہ

۱۱۰ ۶۳ ۶۲ ۶۶ = ۳۰۱

والشہداء آٹھ[۸] حرف ہین عدد زبر اُسکے تین سو اڑتالیس[۳۴۸] ہوتے ہین

نکلی یہ عبارت الحسنان ہما الہادیان

۲۰۰ ۴۶ ۱۰۲ = ۳۴۸

والصّالحین نو[۹] حرف ہین عدد زبر اُسکے دو سو چھبیس[۲۲۶] ہوتے ہین

نکلی یہ عبارت ھم علی وابناؤہ

۴۵ ۱۱۰ ۷۱ = ۲۲۶

وحسن اولیٰئک رفیقا چودہ[۱۴] حرف ہین عدد زبر اُسکے پانچ سو بیاسی[۵۸۲]

ہوتے ہین نکلی یہ عبارت حجۃ اللہ ھی المہدی

۴۷۷ ۱۰۵ = ۵۸۲

العروۃ الوثقی[۱] بارہ[۱۲] حرف ہین عدد زبر اُسکے ایک ہزار تین سو چون[۱۳۵۴]

اور عدد بیّنہ چار سو اکسٹھ[۴۶۱] ہوتے ہین۔ مجموعہ ہر دو ایک ہزار آٹھ سو پندرہ[۱۸۱۵] ہوے

نکلی یہ عبارت حب النّبی وعلی والحسن والحسین وعلی ومحمد وجعفر

۱۰ ۹۳ ۱۱۶ ۱۵۵ ۱۶۵ ۱۱۶ ۹۸ ۳۵۹

وموسیٰ وعلی ومحمّد وعلی والحسن والمہدی

۱۲۲ ۱۱۶ ۹۸ ۱۱۶ ۱۵۵ ۹۶

---

[۱] علی بن الحسین الی قائم المہدی علیہم السلام

بایدی سفرۃ کرام بررۃ سترہ[۱۷] حرف ہین عدد زبر اس کے

ایک ہزار آٹھ سو تیس[۱۸۳۰] ہوتے ہین نکلی یہ عبارت واولیائک علی والحسن

والحسین وعلی ومحمد وجعفر وموسیٰ وعلی ومحمد وعلی والحسن

۱۵۵ ۲۳ ۱۱۰ ۱۵۵ ۱۱۶ ۹۸ ۱۱۶ ۱۲۲ ۲۵۹ ۹۸ ۱۱۶ ۱۶۵

والمہدی الہادی

۹۶ ۵۱ = ۱۸۳۰

والراسخون فی العلم سولہ[۱۶] حرف ہین عدد زبر اسکے اکہزار دو سو پندرہ[۱۲۱۵]

اور عدد بینہ چھہ سو ستانوے[۶۹۷] مجموعہ ہر دو۔ اکہزار نو سو بارہ[۱۹۱۲] ہوتے ہین۔

نکلی یہ عبارت النبی وعلی ابن ابیطالب والحسن والحسین وعلی

۱۱۶ ۱۶۵ ۱۵۵ ۱۰۷ ۱۱۶ ۹۳

ومحمد وجعفر وموسیٰ وعلی ومحمد وعلی والحسن والمہدی

۱۹۱۲ = ۹۶ ۱۵۵ ۱۱۶ ۹۸ ۱۱۶ ۱۲۲ ۲۵۹ ۹۸

انما[۵۱] ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و

ویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون ۰ انچاس[۴۹] حرف ہین۔ عدد زبر اسکے

تین ہزار سات سو ننانوے[۳۷۹۹] ہوتے ہین۔ نکلی یہ عبارت واولاء علی المرتضیٰ

۱۴۸۱ ۱۱۰ ۴۵

الہادی کرار[۵۲] غیر فرار

۵۱ ۲۱۱۲ = ۳۷۹۹

---

۵۱ طبرانی وعبدالرزاق وابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ نے اس آیت کا شان نزول اس قصہ کو قرار دیا ہے جبین حضرت علی رضا کے رکوع کی حالت مین ایک فقیر کو انگوٹھی خیرات کرنے کا ذکر ہے

(حاشیہ صفحہ ۱۶۶ معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم بد ترجمہ مطبوعہ دہلی ۱۳۲۵ھ)

۵۲ عن ضمرہ بن ربیعہ عن مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلعم لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کرار غیر فرار یفتح اللہ علیہ جبرئیل عن یمینہ ومیکائیل عن یسارہ ...... الخ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۹۵)

بحبل اللّٰہ جمیعا ؏ تیرہ[۱۳] حرف ہین عدد بیّنات اسکے پانچ سو آٹھ[۵۰۸] ہوتے ہین

نکلی یہ عبارت ای بحبل کلام اللہ وآل رسول ﷺ

۱۰۴ ۶۶ ۳۷ ۳۰۱ = ۵۰۸

ولا تفرقوا نو[۹] حرف ہین عدد بیّنات اُسکے تین سو انسٹھ[۳۵۹] ہوتے ہین

نکلی یہ عبارت بین کلام اللہ وآل احمد الہدی

۱۵۳ ۶۶ ۳۷ ۵۳ ۵۰ = ۳۵۹

سورۃ النحل پارہ ۱۴ نصف مین ہے

فاسئلوا اهل الذكر ان — اگر تم نہین جانتے ہو تو اہل ذکر (عالمون)

كنتم لا تعلمون — سے پوچھو اُن پیغمبرون کو بھیجا بھی تو روشن

بالبيّنات والزبر — دلیلون اور کتابون کے ساتھ

اهل الذكر آٹھ حرف ہین عدد بیّنہ چار سو سولہ[۴۱۶] ہوتے ہین

نکلی یہ عبارت المصطفٰی وابن ابیطالب وآلہ ﷺ

۲۶۰ ۱۱۴ ۴۲ = ۴۱۶

ایضاً ای علی وابناؤہ المسئولون

۱۱ ۱۱۰ ۷۱ ۲۲۴ = ۴۱۶

لفظ اهل الذكر کی تفسیر جناب امام محمد باقر علیہ السلام اور جناب امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہین کہ اہل ذکر ہم ہین۔ چنانچہ کتاب یُنابیع المودۃ

؏ یُنابیع المودۃ شیخ سلیمان حنفی قندوزی بلخی جلد اول صفحہ ۱۱۹ مطبوعہ اسلامبول مطبع اختر سنہ ۱۳۰۱ھ بتفسیر آیۂ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اخرج الثعلبی بسندہ عن ابان بن تغلب عن جعفر الصادق ؑ قال نحن حبل اللہ۔

؎ توثیق۔ ابان بن تغلب طبقات الکبیر ابن سعد جلد ۶ مطبوعہ لیدن سنہ ۱۳۲۵ھ مین ہے ابان بن تغلب الربعی بالکوفۃ فی خلافۃ ابی جعفر وعیسی بن موسی وآل علی لکوفۃ وکان ثقۃ روی عنہ شعبۃ ۱۲

شیخ الاسلام سلیمان حنفی قندوزی بلخی مطبوعہ اسلامبول سنہ ۱۳۰۱ھ جلد اول صفحہ ۱۳۹ مین
اور ارجح المطالب مولوی عبید اللہ بسمل امرتسری سابق رجسٹرار کتبخانہ سرکار رامپور
مطبوعہ بار سوم لاہور سنہ ۱۳۴۱ھ صفحہ ۸۵ مین ہے

اخرج الثعلبی عن جابر — ابو اسحاق ثعلبی نے جابر بن عبد اللہ
بن عبداللہ قال قال علی بن — سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب علی
ابیطالب نحن اہل الذکر — علیہ السلام نے کہ ہم اہل ذکر سے ہین

نیز علامہ شیخ بن عبد اللہ العیدروس نے کتاب عقد نبوی و سر مصطفوی مین
اور علامہ محبوب عالم نے تفسیر شاہی مین بہ تفسیر آیہ موصوفہ وارد کیا ہے

عن معاویہ بن عمّار — معاویہ بن عمار ذہبی نے
الذّہبی عن محمد بن علی بن — محمد بن علی بن حسین (علیہم السلام)
الحسین فی قولہ تعالی فاسئلوا — سے روایت کی ہے کہ قولہ تعالی
اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون — فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون
قال نحن اہل الذکر — سے مراد ہم ہین۔

اور محی الدین عربی کی کتاب الدر المکنون والجواہر المصئون مین ہے

والامام علی رضی اللہ عنہ — حضرت امیر المومنین ؑ نے
ورث علم الحروف من سیدنا — علم حروف کو جناب رسالتماب صلی اللہ
محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم — علیہ وآلہ وسلم سے وراثتاً حاصل کیا

الیہ الاشارۃ بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم انا مدینۃ العلم و علی بابھا فمن اراد العلم فعلیہ الباب	اور اسی کی طرف رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا اشارہ ہے کہ مین شہر علم ہون اور علی اُسکے در ہین جسکو علم کی حاجت ہو وہ دروازہ پر آئے۔

خلاصۃ التفاسیر ۱۳۰۹ھ فتح محمد تائب کے سورہ آل عمران پارہ ۳ صفحہ ۲۵۵ کے حاشیہ نمبر ۲ مین مرقوم ہے:-

عرائس مین امام محمد بن علی باقرؑ سے مروی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا نشوونما جلد جلد ہوتا تھا نو مہینے کے سن مین آپکی والدہ انھین مکتب مین لے گئین اُستادنے بسم اللہ کہی آپنے بھی کہی اُستادنے کہا کہو "ابجد، ہوّز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت......" آپنے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہین اُستاد ناخوش ہوا اور چھڑی اُٹھائی آپنے فرمایا اگر معلوم ہو تو بتاؤ نہین تو ہم سے سنو اُستادنے کہا بیان کیجیے فرمایا۔

(الف) لا الہ الا اللہ۔ (ب) بہجۃ اللہ۔

(ج) جلال اللہ۔ (د) دین اللہ۔

(ہ) ہاویہ دوزخ۔ (و) ویل دوزخیون کیلئے۔

(ز) زفیر اور چیخ دوزخ کی۔ (حطی) حط خطا یعنی استغفار کرنیوالونکی عفو خطا

(کلمن) کلام اللہ غیر مخلوق (سعفص) ہر شے کا عوض۔

(قرشت) تقرش یعنی قیامت مین جمع کرنا۔ معلم نے کہا اے مریم اپنے بیٹے کو لیجاؤ یہ خود پڑھے لکھے ہین

غرض کلام اللہ میں جسقدر اسماء عوالم نیک اشیاء کے وارد ہوے ہیں مثل صلوٰۃ وصوم وزکوٰۃ وحج وکعبہ وقبلہ وغیرہا کے ان سب سے کنایہ اسماء اہل بیت کی طرف ہے اور جسقدر اسماء عوالم مکروہ اشیاء کے آئے ہیں مثل فحش ومنکر وبغی وخمر ومیسر وانصاب وازلام واصنام وجبت وطاغوت ولحم الخنزیر وغیرہا کے ان سب سے کنایہ دشمنان اہل بیت سے ہے۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ اسمین کیا حکمت تھی کہ آپ کو قرآن میں صلوٰۃ وصیام وزکوٰۃ وحج وغیرہا کے نام سے یاد کیا گیا ہے تو فرمایا کہ دشمن کے دست برد سے ہمارا نام محفوظ رہے کہ اسے پڑھے بھی اور لکھے بھی پھر بھی اسکو پتہ نہ چلے بنا براین مین نے ارادہ کیا کہ آیہ مبارکہ

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

کے عدد سے بقاعدہ زبر وبیّنہ اور ہر دو کے مجموعے سے علیحدہ علیحدہ اسماء اہلبیت خصوصاً جناب علی علیہ السلام کا اسم گرامی مع تاریخ نزول بقید یوم ومہینہ ووقت ومقام مع سنہ ہجری کے برآمد کرون۔ الحمد للہ ایک حد تک مجھے اس بارے مین کامیابی ہوئی۔ چنانچہ آیہ جلیلہ الیوم اکملت لکم دینکم...... کے ۵۳ ترین حرف کے عدد سے ۵۵ ترین عبارتین برآمد کی گئی ہین جو از روے حدیث اور علم حساب اور جنتری مرتبہ علم ریاضی کے مطابق ہین۔

امثلہ بتانے کے پہلے یہ بھی بتا دینا ضروری ہے کہ اشیاء مکروہ کے اسماء کے

زبر و بیّنات سے دشمنان اہل بیت کے نام نکلتے ہیں وجہ یہ ہے کہ اہلِ بیت اصل کل خیر ہیں اور ہر نیکی اُن کی فرع ہے۔ اور دشمنان اہل البیت اصل کل شر ہیں اور ہر برائی اُن کی فرع ہے۔

چونکہ صلوٰۃ و زکوٰۃ و حج و صوم وغیرہا جمیع عبادات کی صحت و قبولیت کا مدار از روئے حدیث ثقلین تمسک اہل بیت پر ہے لہذا اصل و حقیقت جمیع عبادات اہلبیت ہی ہیں۔

امثلہ اسماء عوالم نیک اشیاء کے

(۱) الزکوٰۃ چھ[۶] حرف ہیں عدد زبر چار سو چونسٹھ[۴۶۴] ہوتے ہیں نکلی یہ عبارت

محمدؐ و وصیہ علیؑ الہادی واولادھما

۹۲ ۱۱۷ ۱۱۰ ۵۱ ۹۴ = ۴۶۴

(۲) الصلوٰۃ چھ[۶] حرف ہیں عدد زبر پانچ سو ستاون[۵۵۷] ہوتے ہیں نکلی یہ عبارت

محمد النبیؐ و وصیہ علیؑ الہادی واولادھما

۹۲ ۹۳ ۱۱۷ ۱۱۰ ۵۱ ۹۴ = ۵۵۷

(۳) الصیام چھ[۶] حرف ہیں عدد زبر ایک سو بہتر[۱۷۲] و عدد بیّنہ تین سو سترہ[۳۱۷] مجموعہ چار سو نواسی[۴۸۹] ہوئے نکلی یہ عبارت محمدؐ الزکی و نائبہ علیؑ الہادی

۹۲ ۶۸ ۷۴ ۱۶۱ ۹۴ = ۴۸۹

(۴) الحج چار[۴] حرف ہیں عدد بحساب بیّنہ دو سو دو[۲۰۲] ہوتے ہیں نکلی یہ عبارت

محمدؐ الزکی و آلہٖ

۹۲ ۶۸ ۴۲ = ۲۰۲

(۵) کعبۃ اللہ آٹھ[۸] حرف ہیں عدد زبر اسکے پانچ سو اکاون[۵۵۱] ہوتے ہیں

نکلی یہ عبارت محمد وعلی وابناؤھما الھادون بالحق

۹۲ ۱۱۶ ۱۱۲ ۹۷ ۱۴۱ = ۵۵۸

(۶) قبلۃ اللہ آٹھ حرف ہین عدد زبر پانچ سو اٹھانوے ۵۹۸ ہوتے ہین نکلی یہ عبارت

المصطفیٰ نبی اللہ وعلی واولادھما

۲۶۰ ۱۲۸ ۱۱۶ ۹۴ = ۵۹۸

یہ چھ ۶ صورتین جو اس مقام پر ذکر ہوئین وہ شان اہلبیت علیہم السلام مین ہین اور ذیل کی چند صورتین دشمنان اہل بیت علیہم السلام مین بیان کی جاتی ہین۔

امثلہ اسماء عوالم مکروہ اشیاء کے

(۱) الاصنام سات حرف ہین عدد بینہ چار سو بیاسی ۴۸۲ ہوتے ہین نکلی یہ عبارت

منکر آل احمد حبیب اللہ

۳۱۰ ۳۱ ۵۳ ۸۸ = ۴۸۲

(۲) الانصاب سات حرف ہین عدد زبر ایک سو پچھتر ۱۷۵ ہوتے ہین نکلی یہ عبارت

عدو احمد وآلہ

۸۰ ۵۳ ۴۲ ۱۷۵

(۳) الطاغوت سات حرف ہین عدد بیّنہ تین سو تیس ۳۳۰ ہوتے ہین نکلی یہ عبارت

عدو محمد وعلی وآلہ

۸۰ ۹۲ ۱۱۶ ۴۲ = ۳۳۰

(۴) الجبت پانچ حرف ہین عدد بیّنہ دو سو تین ۲۰۳ ہوتے ہین نکلی یہ عبارت

عدو آل محمد

۸۰ ۳۱ ۹۱ = ۲۰۳

(۵) الخمر پانچ ۵ حرف ہین عدد بیّنہ دو سو تین ۲۰۳ ہوتے ہین نکلی یہ عبارت

عدو آل محمد

۸۰ ۳۱ ۹۲ = ۲۰۳

(۶) المنکر چھ حرف ہین عدد زبر تین سو اکتالیس ۳۴۱ ہوئے نکلی یہ عبارت

عدو آل محمد الامی کلھا

۸۰ ۳۱ ۹۲ ۸۲ ۵۶ = ۳۴۱

(۷) المیسر چھ حرف ہین عدد زبر اسکے تین سو اکتالیس ۳۴۱ ہوتے ہین نکلی یہ عبارت

عدو آل محمد الامی کلھا

۸۰ ۳۱ ۹۲ ۸۲ ۵۶ = ۳۴۱

(۸) لحم الخنزیر دس حرف ہین عدد زبر اسکے نو سو چھہتر ۹۷۶ ہوتے ہین نکلی یہ عبارت

اعداء آل احمد ومنکروا ولایتھم

۷۷ ۳۱ ۵۳ ۳۲۳ ۴۹۲ = ۹۷۶

مثلہ مذکورہ ذیل کی حدیث کے سند سے کل قرآن مجید کی آیات سے اسما برآمد ہو سکتے ہین اور وہ حدیث جسمین ربع قرآن مدح وشان اہل بیت مین اور ربع دشمنان اہل بیت کی مذمت مین ربع احکام وسنن مین ربع حلال وحرام مین ہے یہ ہے جسکو عبقات الانوار حدیث منزلت کے صفحہ ۳۸۸ سے نقل کیا جاتا ہے۔ علامہ فقیہ ابن المغازلی کی کتاب مناقب مین ہے

اخبرنا ابو اسحاق ابراہیم
بن طلحہ بن غسان بن النعمان
الکازرونی اجازۃ ان عمر بن
محمد بن یوسف حدثہم ثنا
ابو اسحاق المدینی ثنا احمد بن
موسی الحرامی ثنا حسین بن

(حاصل ترجمہ) باسناد مذکورہ
ابن عباس سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنے دست مبارک مین جناب
علیؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے چار
رکعتین نماز کی پڑھین پھر آسمان

ثابت المدنی خادم موسی بن
جعفر حدثنی ابی عن
شعبة عن الحکم عن عکرمة عن
ابن عباس قال اخذ رسول الله
صلی الله علیه وسلم بیدی و
بید علی فصلی اربع رکعات
ثم رفع یده الی السماء فقال اللهم
سألك موسی بن عمران و انا
محمد اسألك ان تشرح لی صدری
و تیسر لی امری و تحلل عقدة
من لسانی یفقهوا قولی و اجعل
لی وزیرا من اهلی علیا
اشدد به ازری و اشرکه
فی امری قال ابن عباس فسمعت
منادیا ینادی یا احمد قد
اوتیت ما سألت فقال النبی
یا ابا الحسن ارفع یدك الی السماء

کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا اے
میرے پروردگار موسی بن عمران
نے تجھ سے دعا کی تھی اور مین محمد
ہون اور تجھ سے دعا کرتا ہون میرے
سینہ کو کشادہ کر اور میرے کام کو
آسان بنا اور میری زبان کی گرہ
کھولدے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکین
اور میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور
اس سے میری پشت کو قوی کر اور
میرے امر مین اسکو میرا شریک گردان
ابن عباس کہتے ہین مین نے ایک
پکارنے والے کو پکارتے ہوے سنا
کہ اے احمد ہمنے تجھے دیدیا ہے جو کچھ
کہ تو نے مانگا ہے پس رسول خداؐ نے
جناب میرے فرمایا اے ابوالحسن تو
اپنے ہاتھ کو آسمان کی طرف اٹھاکر
خدا سے دعا کر اور مین بھی تیرے لئے

وادع ربك واسأله ان يعطيك
فرفع علی يداه الی السماء وهو
يقول اللهم اجعل لی عندك
عهدًا واجعل لی عندك ودًّا
فانزل الله علی نبيّه ان الذين
امنوا وعملوا الصّالحات سيجعل
لهم الرحمن ودًّا فتلاها النّبی
صلی الله عليه وآله وسلم علی اصحابه
فعجبوا من ذلك عجبًا شديدًا
فقال النّبی صلی الله عليه وسلم
مما تعجبون ان القرآن اربعة
ارباع فربع فينا اهل البيت
خاصة وربع حلال وربع
حرام وربع فرائض واحكام و
الله انزل لی علی كرائم
القرآن

دعا کرتا ہون وہ تجھے ضرور عطا کریگا
جناب امیر نے دعا کی اے میرے پروردگار
مجھے اپنے پاس سے ایک عہد عطا کر اور
اپنی طرف سے محبت عطا فرما پس
خدا ے تعالی نے اپنے نبی پر اس آیہ
مبارکہ کو نازل فرمایا (ترجمہ) تحقیق وہ
لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیا
قریب ہے کہ خدا انکی مودت قرار دے
پس حضرت نے اس آیت کی تلاوت
فرمائی اس سے صحابہ کو بہت سخت تعجب
ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ کس امر سے
تعجب کرتے ہو تحقیق قرآن چار حصہ
پر نازل ہوا ہے ایک ربع خاص ہے
اہل بیت کے بارے مین خاصۃً اور ایک
ربع ہمارے دشمنون کے بارے مین اور
ایک ربع حلال و حرام مین ہے اور ایک ربع
فرائض و احکام مین اور نازل کیا ہے دربارہ علی علیہ السلام کرائم قرآن کو

(آیہ کریمہ)

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

مین ترپن حرف[۵۳] ہین جس کے عدد زبر اور بینہ اور مجموعہ ہر دو کا ذیل مین درج ہے

الیوم	اکملت	لکم دینکم	واتممت	علیکم	نعمتی	ورضیت	لکم الاسلام	دینا	
۱	۱	۳۰	۶	۷۰	۵۰	۶	۳۰	۴	
۳۰	۲۰	۲۰	۱	۳۰	۷۰	۲۰۰	۲۰	۱۰	
۱۰	۴۰	۴۰	۴۰۰	۱۰	۴۰	۸۰۰	۴۰	۵۰	
۶	۳۰	۴	۴۰	۲۰	۴۰۰	۱۰	۱	۱	
۴۰	۴۰۰	۱۰	۴۰	۴۰	۱۰	۴۰۰	۳۰		
		۵۰	۴۰۰				۱		
		۲۰					۶۰		
		۴۰					۳۰		
							۱		
							۴۰		
۸۷	۴۹۱	۲۱۴	۸۸۷	۱۷۰	۵۷۰	۱۴۱۶	۲۵۳	۶۵	=۴۱۵۳

(عدد بینہ یہ ہین)

الیوم	اکملت	لکم دینکم	واتممت	علیکم	نعمتی	ورضیت	لکم الاسلام	دینا	
الف ۱۱۰	الف ۱۱۰	لام ۴۱	واو ۷	عین ۶۰	نون ۵۶	واو ۷	لام ۴۱	دال ۳۱	
لام ۴۱	کاف ۸۱	کاف ۸۱	الف ۱۱۰	لام ۴۱	عین ۶۰	را ۱	کاف ۸۱	یا ۱	
یا ۱	میم ۵۰	میم ۵۰	تا ۱	یا ۱	میم ۵۰	ضاد ۵	میم ۵۰	نون ۵۶	
واو ۷	لام ۴۱	دال ۳۱	میم ۵۰	کاف ۸۱	تا ۱	یا ۱	الف ۱۱۰	الف ۱۱۰	
میم ۵۰	تا ۱	یا ۱	میم ۵۰	میم ۵۰	یا ۱	تا ۱	لام ۴۱		
		نون ۵۶	تا ۱				الف ۱۱۰		
		کاف ۸۱					سین ۶۰		
		میم ۵۰					لام ۴۱		
							الف ۱۱۰		
							میم ۵۰		
۲۰۹	۲۸۳	۳۹۱	۲۱۹	۲۳۳	۱۶۸	۱۵	۶۹۴	۱۹۸	=۲۴۱۰

عدد زبر کے (۴۱۵۳) اور عدد بینہ کے (۲۴۱۰) مجموعہ ہر دو کا (۶۵۶۳)

اول عبارتین عدد زبر کے مطابق لکھی جاتی ہین :-

(۱)

انما نزلت علی النبی الامی بولایة علی الولی علیہ السلام فی غدیر خم بعد العصر

انما	نزلت	علی النبی	الامی	بولایة	علی الولی	علیہ السلام	فی	غدیر خم	بعد العصر	
۵۷	۴۸۷	۲۰۳	۸۲	۴۴۹	۱۸۷	۲۷۷	۹۰	۱۸۵۴	۴۶۷	=۴۱۵۳

(۲)

نزلت علی احمد النبی بولاء علی الولی ہو ابو الریحانتین ثامن عشر من ذی الحجة

نزلت	علی احمد النبی	بولاء	علی الولی	ہو	ابو الریحانتین	ثامن عشر	من ذی الحجة	
۴۸۷	۲۵۶	۴۰	۱۸۷	۱۱	۷۶۹	۱۱۶۱	۱۲۴۲	=۴۱۵۳

(۳)

نزلت علیؑ النبیؐ بولاء ابی السبطین الثامن عشر من ذی الحجۃ وھو یوم الخمیس

۴۸۷ ۲۰۳ ۳۰ ۱۲۵ ۱۱۹۲ ۱۲۴۲ ۱۷ ۷۹۷ = ۴۱۵۳

(۴)

نزلت فی علیؑ الزکی ابی النقباء یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجۃ

۴۸۷ ۲۶۸ ۱۹۸ ۷۹۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲ = ۴۱۵۳

(۵)

ھی نزلت فی علیؑ الوکیل سیّد الاولیاء یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجۃ

۱۵ ۴۸۷ ۲۰۰ ۹۷ ۱۵۴ ۷۹۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲ = ۴۱۵۳

(۶)

ھی انزلت فی علیؑ الوکیل امام الازکیاء یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجۃ

۱۵ ۴۸۸ ۲۰۰ ۹۷ ۸۲ ۷۱ ۷۹۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲ = ۴۱۵۳

(۷)

انزلت فی علیؑ الھادی سیّد الاوصیاء یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجۃ

۴۸۸ ۲۰۰ ۵۱ ۲۱۴ ۷۹۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲ = ۴۱۵۳

(۸)

نزلت فی علیؑ الزکیؑ وصیؐ محمدؐ یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجۃ

۴۹۷ ۲۰۰ ۶۸ ۱۹۸ ۷۹۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲ = ۴۱۵۳

روضۃ الاحباب جلد ۲ صفحہ ۱۵ و ۵۲ مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ مین ہے کہ

بعد از وقعہ جمل جناب ولایت مآب
خود بمنزل عائشہ تشریف برد و بعد از استیذان
در آمدن با ذون گشت عائشہ با بعضے زنان
اہل بصرہ نشستہ بودند و می گریستند

بعد واقعہ جمل حضرت علی حضرت
عائشہ کے قیامگاہ پر گئے اُس وقت وہ
زنان بصرہ کے ساتھ بیٹھی ہوئی رو رہی تھین
حضرت علیؑ نے بعد حصول اجازت

امیرالمومنین گفت خطاب ربّانی در
شان زنان پیغمبر آخرالزمان این است
کہ قرن فی بیوتکن و تو متمسک شدی
بخطاے کہ ترا رو نمود و مرتکب امورے
گشتی کہ مناسب حال تو نبود و با وجودیکہ
نسبت قرب قرابت مرا با حضرت
رسالت پناہ صلعم میدانستی و از ان سرور
مکرر شنیدہ بودی کہ من کنت مولاہ فعلی
مولاہ اللھم وال من والاہ و عاد من
عاداہ طریق معادات با من سلوک
داشتی و با معاندان من علم موافقت و
موافقت سرافراشتی ۔ اکنون صواب
آنست کہ بر خطاے خویش اصرار ننمائی
و بسوے مدینہ در زمان روان گردی
و بمنزل کہ حضرت مقدسہ نبویہ انجا گزاشتہ
بود بروی تا اجل تو در آن خانہ تو رسد
این گفت و از نزد او برخاست ۔

اندر جاکر حضرت عائشہ سے کہا کہ
رسول مقبول کی بیبیون کو خدا کا حکم
ہے کہ قرن فی بیوتکن یعنی اپنے
گھرون مین بیٹھی رہو مگر تم نے اتنی خطا
کی ۔ اور ایسے امور کی مرتکب ہوئین جو
تمھارے مناسب حال نہ تھے باوجودیکہ
تم میرے اُس قرب قرابت کو جو
رسول مقبول سے ہے جانتی تھیں اور
خود آنحضرت کو مکرر یہ فرماتے ہوئے
سُنا تھا کہ مین جس کا مولا ہون علی
بھی اُسکا مولا ہے الٰہی دوست رکھ
اُسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن
رکھ اُسکو جو علی سے دشمنی رکھے ۔ لیکن
پھر بھی تم نے میرے ساتھ دشمنی کی
اور میرے دشمنون کے ساتھ دوستی کا
برتاؤ کیا ۔ خیر اب مناسب یہی ہے
کہ اپنی خطا پر اصرار نکرو اسیوقت مدینے کو

ونیز در آن کتاب است که روزی دیگر غنچهٔ
چمن نبوت در سالت و سرو بوستان
جلالت و بسالت یعنی امام حسن مجتبیٰ
را برسم رسالت بخانهٔ عائشه فرستاد حسن
آمد و گفت امیرالمؤمنین می فرماید بدان
خدای که بشگافت دانه را و بیافرید آدم
فرزانه را که اگر در زمان به تجهیز سفر مدینه
نپردازی پیغامی بتو بفرستم و ترا تنبیه کنم
برامری که کیفیت آن را تو نیک دانی
راوی گوید که عائشه در آن وقت سر خویش
را شانه میکرد و جانب راست را بافته
بود و میخواست که جانب چپ را بافد
چون حسن مجتبیٰ این پیغام رسانید عائشه
گیسوی را نه بافته در زمان از مکان برخاست
و با خواص و خدم خویش گفت که بار مرا
بر راحله من نهید و بکار سازی سفر مدینه
مشغول شوید که هیچ چاره جز رفتن بمدینه

لوٹ جاؤ اور جس مکان مین جناب
رسالتمآب نے تمھین چھوڑا تھا تا دم مرگ
اُسمین قرار پذیر رہو یہ کہکر حضرت علی اُٹھے
اور وہان سے چلے آئے نیز کتاب موصوف
مین ہے کہ پھر دوسرے دن حضرت علی نے
اپنے فرزند حسن مجتبیٰ کو ایک پیام دیکر
حضرت عائشہ کے پاس بھیجا حضرت حسن
نے جاکر کہا کہ امیرالمؤمنین نے یہ پیام
دیا ہے. اگر تم اسیوقت مدینہ کی جانب
نہ روانہ ہو گی تو بخدا مین تم کو ایک ایسے
امر پر تنبیہ کرون گا جس کو تم جانتی ہو
حضرت عائشہ اُسوقت بالون مین کنگھی
کر رہی تھین حضرت علی کا پیام سنتے ہی
کنگھی کرنا ملتوی کر کے اٹھین اور حکم دیا
کہ ابھی میرا اسباب راحلے پر بار کر کے
سفر مدینہ کا سامان کرو اُسوقت حضرت
عائشہ کے چہرے سے کمال اضطراب

وکمال اضطراب در بشرۂ وے ظاہر شد
زنے از نساء بصرہ با عائشہ گفت یا ام المومنین
عبداللہ بن عباس نزد تو آمد و ہم حسین
پیام رسانید تو سخن با او بلند گردانیدی
کہ ما ہمہ آواز ترا در حین مقاولہ و مجادلہ
با او شنیدیم چنانچہ وے بغضب برخاست
و ازین خانہ بیرون رفت و بعد ازین
جوان یعنی امیر المومنین علی نزد تو آمد
و با تو سخن راند ہیچ اقبال بقبول او
نہ نمودی اکنون چہ افتاد کہ بقبول رای او
این ہمہ اضطراب دست داد عائشہ
در جواب وے گفت کہ پدرش (علی)
بدست او پیغامے فرستادہ و مرا برامرے
اطلاع دادہ کہ بجز راہ مدینہ پیمودن
دوائے دیگر ندارم آن زن از کیفیت
آن امر استفسار نمود عائشہ گفت حضرت
رسالت روزے از غنائم کہ بدست علی

ظاہر ہوتا تھا۔ بصرے کی ایک عورت
نے کہا اے ام المومنین عبداللہ بن عباس نے
جب تم کو علی کا پیام پہونچایا تو تم نے
کلہ بکلہ جواب دیا کہ وہ منغص ہو کر چلے گئے
بعد ازاں خود علی نے آکر تم سے جو کچھ کہا
اسکو تم نے قبول نہ کیا اب حسن ع نے
کونسا پیام پہونچایا جس پر تم اسقدر مضطرب
ہوئیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ علی
نے حسن کے ذریعہ سے جو پیام بھیجا ہے
اور جس امر پر متنبہ کیا ہے اُسنے مجھے بیچین
کر دیا کہ بجز سفر مدینہ کوئی چارہ نہیں ہے
اُس عورت نے پوچھا کہ وہ کیا پیام اور
کیا بات ہے جس سے تم کو اتنا تردد لاحق
ہو گیا۔ حضرت عائشہ نے کہا بات یہ ہے
کہ ایک روز رسول خدا غنائم کو اپنے
قرابتداروں اور دوستوں میں تقسیم فرما رہے
تھے میں نے بھی اُنمیں سے حصہ مانگا

رسیدہ بود میان ذوی القربی و یاران خود
قسمت می فرمود ما نیز از آن نصاب
حصہ و نصیبے طلبیدیم و در آن طلب الحاح
و مبالغہ بر آن سرور از حد اعتدال گزرانیدیم
علی بن ابی طالب بان رابہ ملامت لب
کشودہ و گفت بس است کہ مبالغہ کردید
و الحاح را از حد گذرانیدید و حضرت را
ملول ساختید و مارا توبیخ بسیار کرد ما نیز
او را سخنان خشونت آمیز گفتیم پس این
آیت را برخواند کہ عسی ربہ ان
طلقکن ان یبدلہ ازواجا
خیرا منکن یعنی شاید بود کہ اگر او
دست از شما بردارد و شما را طلاق دہد
درآرد پروردگار او بہتر از شما زنان
عوض دہد لہذا ما نیز در خشونت درشتی
افزودیم رسول صلعم از درشتی و غلظت ما
کہ با علی بن ابی طالب نمودیم در غضب

اور مانگنے مین حد اعتدال سے زیادہ
مبالغہ کیا اس بات پر علی بن ابیطالب
نے مجھے ملامت کرکے کہا بس خاموش
رہو تم نے حصہ طلب کرنے مین الحاح اور
مبالغہ کرکے رسول اللہ کو ملول کردیا اسکے
جواب مین کچھ بھی علی کو خشونت آمیز
باتین کہین تو علی نے یہ آیت پڑھی
عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ
ازواجا خیرا منکن یعنی ممکن ہے
رسول تم سے دلتنگ ہوجائے. اور
تمھارے عوض مین خدا اس کو تم سے
بہتر بیبیان عطا فرمائے یہ سنکر
مین نے گفتگو مین اور زیادہ درشتی
اختیار کی. رسول اللہ نے میری
سخت کلامی پر غضبناک ہوکر علی
سے فرمایا کہ اے علی مین نے ان
بیبیون کا طلاق تمھارے قبضہ

غصہ شد ونظر بجانب علی کرد وفرمود	اختیار میں دیا اور تم کو اپنا وکیل
اے علی بن طلاق ایشان را در قبضہ اختیار	کیا۔ انمیں سے جسکو میری طرف سے
تو در آوردم وترا وکیل خود گردانیدم	طلاق دو گے اُسکا نام دفتر ازواج نبی سے
کہ ہر کدام از ایشان را کہ تو از قبل من	محو ہو جائیگا۔
طلاق دہی نام او از دفتر نساء نبی	نیز آن حضرت نے امر طلاق کو
محو شود وآنحضرت امر طلاق را اطلاق	مطلقاً فرمایا تھا حیات و ممات کا
فرمود و فرق میان حیات و ممات نکرد	فرق نہیں کیا تھا۔ چنانچہ علی بن
پس علی بن ابیطالب را برایں معنی	ابیطالب نے مجھے اسی بات پر تنبیہ
تنبیہ کند۔ ومن می اندیشیم کہ	کیا ہے جس کو سنکر میں خائف ہوں
مبادا بر زبان او چیزے رود کہ تدارک	کہ مبادا اُن کی زبان پر ایسا ناگوار لفظ
آن تصور نتوان کرد۔	آجائے جسکا تدارک ممکن نہو۔

نیز اسی عبارت سے ترجمہ میں لفظ (علی بن الوکیل) کے بعد لفظ (سید الاولیا) ہے جسکی

یہ حدیث صحابی جو کتاب ارجح المطالب مولوی عبید اللہ بسمل کے صفحہ ۸ سے نقل کیجاتی ہے

عن جابر قال کنت مع النبی	حضرت جابر سے روایت ہے
صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض	کہ میں آنحضرت کے ساتھ مدینہ
حیطان المدینۃ ویدہ علی فی یدہ	کی ایک دیوار کے نیچے سے گزر رہا تھا اور
فمررنا بنخل فصاح النخل ھذا	آنحضرت کے ہاتھ میں حضرت علی کا ہاتھ

محمد سيد الانبياء وهذا علي سيد الاولياء ابو الائمة الطاهرين ثم مررنا بنخل فصاح النخل هذا محمد رسول الله وهذا علي سيف الله فالتفت النبي صلعم الى علي فقال له سمه الصيحاني فسمي ذلك الصيحاني فكان كل سبب تسمية هذا النوع اخرجه السمهودي في خلاصة الوفا باخبار المصطفى

ہاتھ پکڑے ہوئے تھے ناگاہ ایک نخل کے پاس سے گزرے وہ نخل چلا کر کہنے لگا یہ محمد ہیں نبیوں کے سردار اور یہ علی ہیں ولیوں کے سردار پاک طاہر اماموں کے باپ پھر وہاں سے آگے بڑھے اور نخل چلا کر کہنے لگا یہ محمد ہیں خدا کے رسول اور یہ علی ہیں خدا کی شمشیر پس حضرت جناب امیر کی طرف ملتفت ہو کر کہنے لگے اسکا نام صیحانی رکھو لہٰذا کہ اس قسم کی کھجور کا نام صیحانی ہو گیا

جناب امیر علیہ السلام کا ہادی ہونا کتاب ارجح المطالب باب اول صفحہ ۳۵ میں ہے

عن ابن عباس قال لما نزل قوله تعالى انما انت منذر ولكل قوم هاد فقال رسول الله صلعم انا المنذر وعلي الهاد (اخرجه ابو نعيم فيما نزل من القرآن في علي)

ابن عباس کہتے ہیں کہ جب یہ آیہ کریمہ کہ تو ڈرانے والا ہے اور ہر ایک قوم کیلئے ایک ہادی ہے نازل ہوئی آنحضرت صلعم نے فرمایا میں منذر ہوں اور علی ہادی ہے

۵ اور روضہ ندیہ سید محمد بن اسمٰعیل امیر صنعانی مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۵ میں ہے

سماه علي وكان يلقب بيضة البلد

آپکا نام علی اور لقب بیضۃ البلد

وبالامین وبالشریف والهادی — اور امین اور شریف اور هادی

والمهتدی وذی الاذن الواعیه — اور مهتدی اور ذوالاذن الواعیه

انتهی کلام المحب وفی الدر المنثور — تک محب طبری ہے اور تفسیر در منثور سیوطی مین

فی تفسیر قوله تعالیٰ انما انت — تفسیر آیۂ کریمه که تو ڈرانے والا اور ہر قوم

منذر ولکل قوم هاد قال النبی — کا ایک ہادی ہوتا ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیه

صلعم یا علی انا المنذر وانت — وآله وسلم نے اے علی مین منذر یعنی

الهادی۔ — ڈرانے والا ہون اور تم هادی ہو

اور لفظ (وصی محمد) کیلیے ریاض النضرہ حصۂ ثانی ص۱۷۸ مطبوعہ مصر ۱۳۲۷ھ

مین ہے۔

عن بریدة قال قال رسول اللہ — بریدہ سے روایت ہے کہ فرمایا

صلعم لکل نبی وصی ووارث — رسول اللہ نے ہر نبی کیلیے وصی اور وارث

وان علیا وصیی ووارثی اخرجه — ہے میرا وصی اور وارث علی

البغوی فی معجمه — ہین۔

اور لفظ (سید الاوصیا) کی یہ حدیث کتاب ینابیع المودة جلد اول صفحہ ۶۲ سطر ۲۲

سے ۲۸ تک اور صفحہ ۶۳ مین سطر ۸ تک مطبوعہ اسلامبول ۱۳۰۲ھ مین ہے

وفی المناقب بالسناد عن ابی الزبیر المکی[ع] — مناقب مین ابو الزبیر مکی سے

ع (ابو الزبیر مکی) محمد بن مسلم بن تدرس الاسدی مولاہم ابو الزبیر المکی صدوق الا انه یدلس من الرابعة مات سنه ۱۲۶ھ (تقریب التہذیب حافظ ابن حجر عسقلانی)

عن جابر بن عبد اللہ الانصاری	جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے
رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ	فرمایا رسول اللہ نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے
صلعم ان اللہ تبارک و تعالی	برگزیدہ کیا مجکو اور اختیار کیا مجکو اور قرار دیا
اصطفانی واختارنی وجعلنی	مجکو رسول اور نازل فرمائی مجھپر بزرگترین
رسولا وانزل علی سید الکتب	کتاب (قرآن مجید کو) پس کہا میں نے اے پروردگار
فقلت الٰہی وسیدی انک ارسلت	اور سردار میرے تحقیق بھیجا تونے موسی کو فرعون
موسی الی فرعون فسئلک ان	کیطرف پس سوال کیا موسی نے تجھ سے کہ قرار دے
تجعل معہ اخاہ ہارون وزیرا تشد بہ	انکے ساتھ انکے بھائی ہارون کو وزیر کرکے
عضدہ وتصدق بہ قولہ وانی	سخت کرے ہارون کی وجہ سے انکے بازو کو
اسئلک یا سیدی والٰہی ان تجعل لی	اور وہی ہارون تصدیق کریں انکے قول کی
من اھلی وزیرا تشد بہ عضدی	اور میں بھی تجھ سے سوال کرتا ہوں اے میرے خدا
فاجعل لی علیا وزیرا واخا واجعل	اور سردار یہ کہ قرار دے میرے اہل سے وزیر میرا کہ
الشجاعۃ فی قلبہ والبسہ الھیبۃ علی	اسکی وجہ سے میرا بازو مضبوط ہو پس قرار دے علی کو
عدوہ وھو اول من آمن بی و	وزیر اور بھائی میرا اور قرار دے تو شجاعت کو اسکے
صدقنی واول من وحد اللہ معی و	قلب میں اور لباس دے تو ہیبت کا اسکے دشمن پر اور وہ
انی سألت ذلک ربی عزوجل	(علی بن ابیطالب) اول ہیں سب سے جو مجھپر ایمان لائے ہیں
فاعطانیہ وھو سید الاوصیاء	اور سب سے پہلے تصدیق میری کی اور سب سے پہلے

اللحوق به سعادة والموت فی	اُن لوگوں سے ہیں جنھوں نے خدا کی توحید بیے
طاعتہ شھادة واسمہ فی التوراة	ساتھ ادا کی تحقیق میں نے سوال کیا اس امر کا
مقرون الی اسمی وزوجتہ الصدیقۃ	اللہ جل شانہ سے پس اُس نے مجھے عطا کیا اور وہ
الکبری ابنتی وابناہ سیدا	علی سید الاوصیاء ہیں یعنی سردار اوصیا کے
شباب اھل الجنۃ ابنای وھو	ہیں جو اُنکے ساتھ لحق ہوگا اُسکے لئے نیک بختی ہے
ھما والائمۃ من بعدھم حجج اللہ	اور اُنکی اطاعت پر مرنا شہادت ہے اور اُنکا اسم توریت
علی خلقہ بعد النبیین وھم	میں میرے نام کے ساتھ ملا ہوا ہے اور اُنکی زوجہ صدیقہ
ابواب العلم فی امتی من	کبرا فاطمہ زہرا علیہا السلام ہیں اور فرزند اُنکے
تبعھم نجا من النار ومن	سردار جوانان بہشت ہیں جو ہی میرے فرزند ہیں اور
اقتدی بھم ھدی الی	علی بن ابیطالب اپنے دونوں فرزندوں کے
صراط مستقیم لم یھب اللہ	اور ان اماموں کے جو بعد اُنکے ہونگے وہ سب ہیں حجت اللہ کے
محبتھم لعبد الا ادخلہ	اُسکے مخلوق پر بعد نبیوں کے اور وہ دروازہ علم ہیں میری
اللہ الجنۃ	امت کیلئے جو اُنکی پیروی کریگا وہ آتش جہنم سے نجات

پائیگا اور جو پیروی کریگا وہ ہدایا پائیگا صراط مستقیم کیطرف نہ بخشیگا اللہ اُنکی محبت کو کسی بندے کیلئے مگر یہ اُس بندے کو خدا بہشت میں داخل کریگا۔

اسی طرح ینابیع المودة صفحہ ۳۰۹ مطبوعہ بمبئی ۱۳۱۱ھ میں ہے۔

فی المناقب حدثنا احمد	کتاب مناقب میں حدیث بیان کی ہم سے احمد
بن یحیی العطار حدثنا ابی	بن محمد بن یحیی عطار نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث

عن محمد بن عبد الجبار عن
ابی احمد محمد بن زیاد
الازدی عن ابان بن عثمان
عن ثابت بن دینار عن زین العابدین
علی بن الحسین عن ابیہ
سید الشہداء الحسین عن
ابیہ سید الاوصیاء امیر المومنین
علی سلام اللہ علیہم قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم الائمۃ بعدی
اثنا عشر اولہم انت یا علی و
آخرھم القائم الذی یفتح
اللہ عزوجل علی یدیہ مشارق
الارض ومغاربہا

بیان کی ہم سے میرے باپ نے اُنسے
محمد بن عبد الجبار نے اُن سے ابی احمد
محمد بن زیاد نے اُن سے ابان بن عثمان
نے اُنسے ثابت بن دینار نے اور
اُنسے امام زین العابدین علی بن حسین
نے اُن سے اُن کے باپ سید الشہدا
حسین بن علی نے اُن سے اُنکے باپ
سیّد الاوصیاء امیر المومنین
علی علیہ السلام نے جناب امیرؑ فرماتے
ہیں کہ کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ ائمہ بعد میرے
بارہ ہونگے اُنمیں سے اول تم ہوگے
اور آخر اُنمیں کے حضرت قائمؑ جنکے ہاتھوں پر
خدا مشارق ارض و مغارب ارض کو مفتوح کریگا

اوپر کی آٹھ صورتیں عدد زبر کے مطابق لکھی گئیں اب ذیل کی آٹھ صورتیں عدد بیّنات کے مطابق لکھی جاتی ہیں۔

(۱)

الیوم الی لکم الاسلام دینا انزلت علی النبی بولایۃ علی الولی سید الصادقین علیہ السلام

۸۷ ۴۱ ۳۱۸ ۴۸۸ ۲۰۳ ۴۴۹ ۱۸۷ ۳۶۰ ۲۷۷ = ۲۴۱۰

(۲)

انما نزلت بولایۃ مولی المومنین علی بن ابیطالب فی یوم الخمیس

۵۷ ۴۸۷ ۴۴۹ ۳۱۳ ۱۱۰ ۱۰۷ ۹۰ ۷۹۷ = ۲۴۱۰

(۳)

ھذہ الآیۃ انزلت بولاء علی امام المسلمین علیہ السلام

۷۱۰ ۴۴۲ ۴۸۸ ۴۰ ۱۱۰ ۸۳ ۲۶۱ ۲۷۷ = ۲۴۱۰

(۴)

الیوم الی لکم الاسلام دینا انزلت فی القرآن بولایۃ علی ن الزکی باب الدین علیہ السلام

۸۷ ۴۱ ۳۱۸ ۴۸۸ ۴۷۲ ۴۴۹ ۱۷۸ ۱۰۰ ۲۷۷ = ۲۴۱۰

(۵)

ھذہ الآیۃ نزلت فی علی سیّد الصالحین علیہ السلام

۷۱۰ ۴۴۲ ۴۸۷ ۲۰۰ ۷۴ ۲۲۰ ۲۷۷ = ۲۴۱۰

(۶)

ھذہ الآیۃ نزلت بولاء علی ابی النجباء یعسوب الدین علیہ السلام

۷۱۰ ۴۴۲ ۴۸۷ ۴۰ ۱۱۰ ۱۰۱ ۱۴۸ ۹۵ ۲۷۷ = ۲۴۱۰

(۷)

ھذہ الآیۃ نزلت بولاء اولی بالمومنین علی ن الزکی علیہ السلام

۷۱۰ ۴۴۲ ۴۸۷ ۴۰ ۴۷ ۲۲۹ ۱۷۸ ۲۷۷ = ۲۴۱۰

(۸)

الیوم الی لکم الاسلام دینا نزلت فی القرآن ولایۃ علی ن الزکی ابی النجباء علیہ السلام

۸۷ ۴۱ ۳۱۸ ۴۸۷ ۴۷۲ ۴۴۹ ۱۷۸ ۱۰۱ ۲۷۷ = ۲۴۱۰

سید الصادقین ارجح المطالب کے صفحہ ١٩ اور تذکرہ خواص الامۃ مطبوعہ طہران کے صفحہ ١٠ مین بہ تفسیر قولہ تعالیٰ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین قال علماء السیر معناہ کونوا مع علی علیہ السلام واہلبیتہ قال ابن عباس علی علیہ السلام سید الصادقین۔

اور ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے صفحہ ١٩٢ مین بہ تفسیر آیہ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کے ہے :-

"قال ابن عباس مع علی بن ابیطالب وقال ابو جعفر مع علی بن ابی طالب

اور تفسیر درمنثور سیوطی جلد ٣ صفحہ ٢٩٠ مین ہے :-

والخرج ابن مردویہ عن ابن عباس فی قولہ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین قال مع علی بن ابیطالب واخرج ابن عساکر عن ابی جعفر فی قولہ وکونوا مع الصادقین قال مع علی بن ابیطالب

ابن مردویہ نے ابن عباس سے اور ابن عساکر نے ابو جعفر امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ کونوا مع الصادقین سے مراد ہے کہ ہو تم ساتھ علی بن ابیطالب (علیہ السلام) کے

اور تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبد العزیز باب دہم صفحہ ٣٦٢ مطبوعہ ١٢٩٦ھ/١٨٧٩ء

مین ہے :-

" و از جملہ ایہام مرتضے علی است کہ باجماع شیعہ معصوم و باجماع اہلسنت صاحب دین است "

یعسوب الدین - ریاض النضرہ محب طبری جلد ثانی صفحہ (عہ)، مین ہے

وعن علی قال قال	علی بن موسی علیہ السلام سے
رسول اللہ صلعم انک سید المسلمین	مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے
وامام المتقین وقائد الغر المحجلین	کہ اے علی تو سید المسلمین و امام المتقین
ویعسوب الدین۔	اور قائد الغر المحجلین اور یعسوب الدین ہے

اور صفحہ ۱۵۵ مین ہے

وعن ابی ذر قال سمعت	ابو ذر سے مروی ہے کہ کہا سنا
رسول اللہ صلعم یقول لعلی انت	مین نے رسول اللہ سے کہ وہ حضرت علی کے
الصدیق الاکبر وانت الفاروق	متعلق ارشاد فرماتے تھے کہ تو صدیق اکبر ہے
الذی تفرق بین الحق والباطل	اور تو فاروق اعظم ہو تو حق اور باطل کے درمیان
وفی روایت وانت یعسوب	مین فرق کریگا اور ایک روایت مین ہے
الدین۔	کہ تو یعسوب الدین ہے۔

اور علامہ عینی حنفی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین حافظ مغلطائی کی تلویح شرح بخاری کے حوالہ سے نقل کیا ہے (منقول از عبقات الانوار مدینہ ج ۲ ص ۴۵)

عہ کشف الظنون مین ہے۔ ریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ لمحب الدین احمد بن عبد اللہ بن محمد الطبری الشافعی المکی وذخائر العقبی المتوفی ۶۹۴ھ اور زرقانی جلد ثانی صفحہ ۲ مین ہے (وقال الطبری) احمد بن عبد اللہ الحافظ محب الدین المکی (فی کتابہ ذخائر العقبی)

وفی التلویح ومن خواص
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیما ذکرہ
ابو الثناء انہ کان اقضی الصحابۃ
وان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم تخلف عن اصحابہ
لاجلہ وانہ باب مدینۃ العلم
وانہ لما اراد کسر الاصنام
التی فی الکعبۃ المشرفۃ اصعدہ
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
برجلیہ علی منکبیہ وانہ حاز
سھم جبرئیل علیہ الصلوٰۃ
والسلام بتبوک فقیل فیہ
علی حوی سھمین من غیر ان غزا
غزاۃ تبوک حبذا سھم مسھم
وان النظر الی وجھہ عبادۃ روتہ
عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا
وانہ احب الخلق الی اللہ بعد

تلویح میں ہے کہ علی ؑ کے
مخصصات سے بنابر ابو الثنا کے توثیق
کے یہ امر ہے کہ وہ حضرت جملہ صحابہ میں
سب سے زیادہ فیصلہ کرنے والے حق و عدالت پر
قادر تھے اور جب رسول خدا نے تمام اصحاب
میں سے انھیں کو روز تبوک خلیفہ بنایا
اور وہ حضرت باب مدینۂ علم ہیں۔ اور جب
حضرت علی نے کعبہ میں بت شکنی کا قصد
فرمایا تو رسول خدا نے انھیں قدم سمیت
اپنے دوش پر چڑھا لیا۔ اور حضرت
علی تبوک میں سہم جبرئیل کے مالک
بنے اور
علی بغیر جنگ آزما ہوئے تبوک میں دو حصوں کا حقدار ہوا
کیا کہنا حصہ پانے والے کا۔
وجہ علی پر نظر کرنا عبادت ہے۔
اس روایت کی راوی جناب عائشہ ہیں
اور علی کے مخصوصات سے یہ بات بھی ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ	وہ بعد رسولؐ خدا کی بارگاہ میں
وسلم رواہ انس فی حدیث الطائر	احب خلق ہیں حدیث طائر
وسماہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ	اس روایت کے انس راوی ہیں۔ نیز
وسلم یعسوب الدین	رسول خدا نے آپؑ کا نام یعسوب الدین
	رکھا۔

اولیٰ بالمومنین اسی واقعہ غدیر میں رسول اللہ نے فرمایا ہے جیسا کہ کتاب ارجح المطالب باب دوم ص۲۶ اور باب چہارم ص۵۶۸ میں اسناد طویلہ کو چھوڑ کر ابوہرہ کی سند سے فقیہ ابن المغازلی اور ابراہیم نطنزی کے حوالہ سے وارد ہے جو عبقات الانوار غدیر کے حصہ سیوم ص۵۴۹ و ص۵۵۰ سے کل اسناد کے ساتھ نقل کیجاتی ہے۔

قال ابوالحسن علی بن محمد[ع]	ابوالحسن بن محمد بن الخطیب
بن الخطیب المعروف بابن المغازلی	ابن المغازلی نے خبر دی ہم کو ابو بکر بن
اخبرنا ابو بکر احمد بن محمد	احمد بن طاوان نے کہا خبر دی ہمکو ابوالحسین
بن طاوان قال اخبرنا ابوالحسین	احمد بن الحسن بن سماک نے کہا حدیث
احمد بن الحسین بن السماک	کی مجھ سے ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر خلدی
قال حدثنی ابو محمد جعفر بن محمد	نے کہا حدیث کی مجھ سے علی بن سعید بن

ع کتاب انساب سمعانی میں ہے کہ ابوالحسن علی بن محمد بن الخطیب الجلابی المعروف بابن المغازلی من اہل واسط العراق کان فاضلا عارفا برجالات واسط وحدثہم وکان حریصا علی سماع الحدیث وطلبہ الخ

بن نصير الجلدي حدثني علي
بن سعيد بن قتيبة الرملي قال
حدثني ضمرة بن ربيعة القرشي عن
ابن شوذب عن مطر الوراق عن
شهر بن حوشب عن ابو هريرة
قال صام ثمانية عشر من ذي الحجة
كتب له صيام ستين شهراً
وهو يوم غدير خم لما اخذ
النبي صلعم بيد علي بن
ابي طالب فقال الست اولى
بالمومنين من انفسهم قالوا
بلى يا رسول الله قال من
كنت مولاه فعلي مولاه
فقال عمر بن الخطاب بخ
بخ لك يا ابن ابي طالب اصبحت
مولائي ومولى كل مومن ومومنة
فانزل الله تعا اليوم اكملت لكم دينكم

قتیبہ رملی نے کہا حدیث کی مجھ سے ضمرہ
بن ربیعہ قرشی نے ابن شوذب سے اُسنے
مطر وراق سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے
ابو ہریرہ سے کہا کہ اُنہوں نے کہ جو کوئی
اٹھارہ دین ذیحجہ کو روزہ رکھیگا لکھا جائیگا
واسطے اُسکے ساٹھ مہینے کے روزے کا ثواب
اور وہ غدیر خم کا دن ہو جبکہ آنحضرت نے
علی بن ابیطالب کا ہاتھ پکڑکر فرمایا کیا مین
مومنین کے لئے اُنکی جانون سے اولی
نہین ہون حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ
بیشک آپ اولی ہین ارشاد فرمایا جس کا
مین مولیٰ ہون پس علیؑ اسکا مولی ہے۔ عمر
بن خطاب کہنے لگے آفرین آفرین اے
ابن ابیطالب تو میرا اور ہر ایک مومن اور
مومنہ کا آقا قرار دیا گیا ہے پس خدا تعالے
نے یہ آیت نازل فرمائی آجکے دن مین نے
تمھارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی

اسی ۱۸ ذیحجہ سے ۱ ربیع الاول تک اکیاسی دن اور ۹ ذیحجہ عرفہ سے گیارہ ربیع الاول تک نوّے دن یعنی تین مہینے ہوئے یہ آخری مدّت کا حساب شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنے تحفہ میں اور شاہ عبدالقادر محدث دہلوی نے اپنی اُردو تفسیر موضح القرآن میں عرفہ سے شمار کرکے بیان کیا ہے جسکی کوئی روایت تائید نہیں کرتی اور اکیاسی یوم کی مدت ابن عباسؓ کے سند کی ہے اور یہ روایت تفسیر درمنثور سیوطی جلد ثانی صفحہ ۲۵۹ کی مویّد ہے۔

اخرج ابن جریر عن ابن جریج قال	یعنی ابن جریر نے ابن جریج سے
مکث النبی صلی اللہ علیہ وسلم	روایت کی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعد ما نزلت ہذہ الآیۃ احدی	بعد نازل ہونے آیہ الیوم اکملت لکم
وثمانین لیلۃ قولہ الیوم اکملت	دینکم کے اکیاسی رات ٹھہرے
لکم دینکم۔	

یہ مُدّت ۱۸ ذیحجہ غدیر خم کے روز سے یعنی آیہ یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربّک کے یوم نزول سے مطابقت کرتی ہے اور جس کو ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابی سعید خدری کی سند سے غدیر خم کے روز جناب علی ابن ابی طالب کی شان میں نازل ہونا روایت کی ہے۔ دیکھو تفسیر درمنثور سیوطی صفحہ ۲۹۸

لیکن علامہ جلال الدین سیوطی تفسیر درمنثور کے صفحہ ۲۵۹ میں ابوسعید خدری اور ابوہریرہ کے مخرجہ روایت آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کی نسبت لبند ضعف کے ضافی لفظ کو لکھکر اسطرح وارد کی ہے درانحالیکہ آیہ بلغ کا نزول یوم غدیر خم ۱۸ ذیحجہ کو

تسلیم کیا ہے۔ اور ہر دو آیات باہم لازم و ملزوم ہیں)۔

اخرج ابن مردویہ و — حافظ ابن مردویہ اور حافظ ابن عساکر
ابن عساکر بسند ضعیف — نے (بسند ضعیف) ابو سعید خدری سے
عن ابی سعید الخدری قال — روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ
لما نصب رسول اللہ صلی اللہ — علیہ وسلم نے علی کو نصب کیا غدیر خم
علیہ وسلم یوم غدیر خم علیاً — میں پس رسول اللہ نے علی کی ولایت
فنادی لہ بالولایۃ ھبط — کی ندا کی تو جبرئیل علیہ السلام
جبرئیل علیہ بھذہ الآیۃ — آیۂ الیوم اکملت لکم
الیوم اکملت لکم دینکم — دینکم لیکر نازل ہوئے

جسکی تائید تفسیر مجمع البیان طبرسیؒ کے صفحہ ۲۸۱ سے ہوتی ہے جو بہ تفسیر آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کے ہے

وانہ صلعم بعد ذلک — بالتحقیق رسول اللہ صلعم گزرے بعد
بلحد و ثمانین لیلۃ والمروی — نازل ہونے آیۂ الیوم اکملت لکم
عن الامامین ابی جعفر و — دینکم کے اکیاسی راتوں پر اور روایت
ابی عبد اللہ انہ انما انزل — کیگئی ہے دونوں اماموں امام جعفر اور
بعد نصب النبی صلعم — امام باقر علیہما السلام سے اس بات کی کہ
علیاً علماً للانام یوم غدیر خم — جز این نیست کہ نازل ہوئی۔ آیۃ

بعد منصرفہ عن   الیوم اکملت لکم دینکم بعد اسکے کہ منصوب کیا علیؑ کو مراد

حجۃ الوداع   وہ خلیفہ تھے غدیر خم کے روز وقت واپسی حجۃ الوداع کے

پھر جلال الدین سیوطی تین حفاظ حدیث سے یہ روایت بیان کرتے ہیں. لیکن بسند ضعیف کے اضافی لفظ کے ساتھ (اسی حدیث کو امام ازہری سنہ ۳۷۰ھ مین صحیح کر چکے ہین یہی روایت اکیاسی یوم کی مدت سے مطابقت کرتی ہے) وہ یہ ہے

اخرج ابن مردویہ والخطیب   حافظ ابن مردویہ اور حافظ خطیب

وابن عساکر بسند ضعیف عن   اور حافظ ابن عساکر نے (الفظ بسند ضعیف

ابی ھریرۃ قال لما کان یوم   سیوطی کی تصنیف کردہ ہے) ابو ہریرہ سے

غدیر خم وھو یوم ثمانی عشر   روایت کی ہے جبکہ یوم غدیر خم ہوا اور وہ اٹھارہ تاریخ

من ذی الحجۃ قال النبی صلی   ذی الحجہ تھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ   جسکا میں مولی ہوں اسکا علی مولا ہے تو

فعلی مولاہ فانزل اللہ الیوم   خدائے تعالی نے آیہ الیوم اکملت

اکملت لکم دینکم   لکم دینکم نازل فرمایا۔

اسی ابوہریرہ کی روایت میں حضرت عمر کا ولایت جناب امیرؑ پر مبارکباد دینا مذکور ہے جو پہلے نقل ہو چکی۔

اور زرقانی شرح مواہب جلد صفحہ ۱۵ مین حضرت ابو بکر اور حضرت عمر دونوں کا ذکر ہے۔

روی الدارقطنی عن سعد   حافظ دارقطنی نے سعد سے روایت کی ہے

قال لما سمع ابو بکر و عمر	کہ جب سنا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے
ذلك قالا امسیت یا ابن	حضرت کا ارشاد من کنت مولاہ فعلی مولاہ
ابی طالب مولی کل مؤمن	تو کہا دونوں نے اے ابن ابیطالب مبارک ہو تمنے
ومؤمنة	اس حالت میں شام کی کہ ہر مومن اور مومنہ کے مولی ہوئے

اور مرأۃ المومنین ولی اللہ لکھنوی مین ہے۔

بالجملہ چون این حدیث در	حدیث غدیر (من کنت مولاہ
غدیر خم واقع شد ہر صحابی کہ از حضرت	فعلی مولاہ) کے بعد جو صحابی
امیر ملاقات می کرد مبارکباد	جناب امیر سے ملاقات کرتا وہ
می داد۔	مبارکباد دیتا۔

علامہ سبط ابن جوزی تذکرۂ خواص الامۃ مین آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم کے اختلاف سبب نزول کا ذکر فرما کر بربناے افادۂ امام ازہری (امام ازہری ۳۷۰ھ میں ابن مردویہ اور خطیب و ابن عساکر سے پہلے گذرے) لکھتے ہین:۔

فان روایۃ حبشون احتملت ان	روایت حبشون اس بات پر محتمل ہے کہ
الآیۃ نزلت مرتین مرۃ بعرفۃ	یہ آیت دو مرتبہ نازل ہوئی ایکمرتبہ بروز عرفہ
ومرۃ بیوم الغدیر کما نزلت	اور دوسری مرتبہ بروز غدیر جس طرح بسم اللہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم مرتین مرۃ	الرحمن الرحیم دو مرتبہ نازل ہوئی
بمکۃ ومرۃ بالمدینۃ۔	ایک مرتبہ مکے مین اور دوسری مرتبہ مدینے مین

یہ جشنون والی روایت وہی ہے جس کو ابو ہریرہ نے اخراج کی ہے اسی کو سیوطی نے اپنی طرف سے بسند ضعیف کے اضافی لفظ کو بڑھا کر لکھا ہے لیکن اکیاسی یوم کی مدت اُسی یوم غدیر یعنی ۱۸ ذیحجہ سے گیارہ ربیع الاول تک ٹھیک مطابق ہوتی ہے جس کو ۱۲ ربیع الاول وفات النبی غلط بیان کیا گیا ہے کیونکہ ۱۲ تاریخ پر اکانوے دن عرفہ سے اور ۸۲ دن ۱۸ ذیحجہ سے ہوتے ہین۔ اور مدت خلافت حضرت ابوبکر کی حضرت عائشہ کی سند سے دو سال تین مہینے دس راتین اسی گیارہ ربیع الاول کی شام شب سہ شنبہ بارھوین ربیع الاول ۱۱ھ سے ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ تک ٹھیک ہوتی ہے دیکھو ص۵ اور ص۱۰ الکتاب تحمیل موٴلف

اب ہم ابوہریرہؓ کی روایت جسمین جشنون واقع ہے اور جسکو حافظ خطیب بغدادی اور حافظ علی بن عمر دار قطنی نے اخراج کی ہے اور جسکے اجزار حدیث تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی اور تاریخ بدایہ والنہایہ حافظ ابن کثیر (یہ دونوں کتابین بانکی پور پٹنہ کے کتبخانہ میں ہیں) سے نقل کرتے ہیں۔

رواہ ابوبکر احمد بن ثابت	روایت کی احمد بن ثابت
الخطیب البغدادی عن عبداللہ	الخطیب حافظ بغدادی نے عبداللہ

ل۱ شیخ عبدالقادر جیلانی نے اپنی غنیۃ الطالبین مترجمہ اردو مطبوعہ صدیقی لاہور ۱۳۰۹ھ ص۴۳۴ و ۴۳۵ فصل ۲۷ رجب کے روزہ مین اسناد مذکورہ کے ساتھ یہ روایت لکھی ہے جسکو حافظ دمیاطی شیخ ذہبی نے اسناد چھوڑ کر ابوہریرہ کی سند سے لکھا ہے جو سیرت حلبی ج اول ص۲۵۴ پر ہے۔ اصل حدیث بالکل ایک ہے جسکو ہم غنیۃ الطالبین سے لکھتے ہین باقی حاشیہ ص۴۶

بن علی بن محمد بن بشر عن	بن علی بن محمد بشر سے اُسنے حافظ علی
علی بن عمر الدارقطنی عن	بن عمر دارقطنی سے اُس نے ابو نصر
ابو نصر جبشون بن موسی	جبشون بن موسی بن ایوب خلال
بن ایوب الخلال واحمد	اور احمد بن عبداللہ بن احمد

باقی حاشیہ صفحہ

قال عبدالقادر الجیلانی اخبرنا الشیخ ابو البرکات ھبۃ اللہ السقطی قال اخبرنا الشیخ الحافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی عن عبداللہ بن علی بن محمد بن بشر عن علی بن عمر الدارقطنی عن ابو نصر جبشون بن موسی بن ایوب الخلال اخبرنا علی بن سعید الرملی اخبرنا ضمرۃ بن ربیعۃ القرشی عن ابن شوذب عن مطر الوراق عن شھر بن حوشب عن ابی ھریرۃ رض عن النبی صلعم قال من صام یوم السابع والعشرین من رجب کتب لہ ثواب صیام ستین شھرا واول یوم نزل فیہ جبرئیل علیہ السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالرسالۃ یعنی کہا عبدالقادر جیلانی نے کہ خبر دی ہمکو شیخ ابو البرکات ھبۃ اللہ سقطی نے کہا خبر دی ہمکو شیخ حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی نے عبداللہ بن علی بن محمد بن بشر سے اُسنے علی بن عمر دارقطنی سے اُسنے ابو نصر جبشون بن موسی بن ایوب خلال سے کہا خبر دی ہمکو علی بن سعید رملی نے کہا خبر دی ہمکو ضمرہ بن ربیعہ قرشی نے ابن شوذب سے انھون نے مطر وراق سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے ابوہریرہ سے اُنھون نے نبی صلعم سے فرمایا آپنے جو شخص ماہ رجب کے ستائیسوین دن کا روزہ رکھیگا تو لکھا جاویگا اُسکے لیے ثواب ساٹھ مہینے کے روزہ کا اور وہ پہلا دن ہے جسمین نزول فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتھ پیغمبری کے

اس حدیث کے رواۃ اور متن والی حدیث کے رواۃ بالکل ایک ہین بلکہ متن کی روایت مذکورہ مین جبشون کے ساتھ دوسرا راوی احمد بن عبداللہ ویردی زائد ہے جن دونون نے علی بن سعید رملی سے لیکر ابوہریرہ تک ۱۸ ذیحجہ غدیر خم کے دن بعد حدیث غدیر کے آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم کے نزول کی روایت کی ہے جو اس حاشیہ والی حدیث سے صحیح تر و قوی تر ہے اسی وجہ سے امام ازہری نے جبشون کی روایت کو ضعیف نہین کہا بلکہ غدیر مین آیۂ موصوفہ کو مان لیا ہے غرضکہ جبشون والی روایت ابوہریرہ کے سند کی جو علی بن سعید رملی

بن عبد اللہ بن احمد الدیروی	دیروی (یہ دونوں سچے ہیں) سے
وہما صدوقان) عن علی بن	اُن دونوں نے علی بن سعید رملی
سعید الرملی عن ضمرة عن ابن	سے اُس نے ضمرہ سے اُس نے ابن
شوذب عن مطر الوراق	شوذب سے اُنے مطر وراق سے

باقی حاشیہ صفحہ ۴۶

کے واسطہ سے ضمرہ بن ربیعہ کے طریق سے متن مین نقل ہے صحیح ہوگئی تو عرفہ جمعہ کی حدیث باطل اور دروغ ہوگئی اور یہ کہ ۱۸ ذی الحجہ یوم غدیر مین کل سورۂ مائدہ نازل ہوا۔ شیخ عبد القادر بھی اپنے غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۷ مین لکھتے ہین

الیوم اکملت لکم دینکم ہذہ الآیۃ نزلت بعرفات دون سایر آیات ہذہ السورۃ لانہا نزلت بالمدینۃ وھی سورۃ المائدۃ قولہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم یعنی شرایع دینکم من الحلال والحرام نزلت ہذہ الآیۃ یوم عرفۃ بعرفات فی حجۃ الوداع ثم مکث رسول اللہ صلعم بعد نزولہا احدی وثمانین یوما ثم قبضہ اللہ تعالیٰ الی رحمتہ ورضوانہ مروی ذلک عن عبد اللہ بن عباس وغیرہ من المفسرین قال محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ نزلت ہذہ الآیۃ یوم فتح مکۃ

آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم یہ آیت عرفات مین اُتری ہے اس سورہ کی باقی آیتون کے سوا کیونکہ وہ مدینہ مین اُتری ہین اور یہ سورۂ مائدہ ہے قولہ تعالیٰ آج مین نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا یعنی تمہارے دین کی شریعتین حلال و حرام سے اپنی نعمت تم پر پوری کی نازل ہوئی یہ آیت عرفہ کے دن عرفات مین حجۃ الوداع مین پھر ٹھہرے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بعد نازل ہونے اس آیت کے اکیاسی دن پھر قبض کیا اللہ نے اپنی رحمت اور رضامندی کی طرف عبد اللہ بن عباس اور سوا اُن کے مفسرین سے یہ روایت مروی ہے۔
اور محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ آیت فتح مکہ کے دن اُتری ہے۔ یہ روایت شیخ صاحب موصوف نے بالکل غلط نقل کی ہے چونکہ حوالہ نہین ہے کیونکہ کسی تفسیر مین یہ روایت دیکھی نہین گئی۔
البتہ علامہ عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری مین اور علامہ سیوطی نے اتقان اور تفسیر درمنثور مین اور علامہ شوکانی نے تفسیر فتح القدیر مین اور نواب صدیق حسن خان نے اپنی تفسیر فتح البیان ج۔۳۔ صفحہ ۲ مطبوعہ مصر ۱۳۰۱ھ مین بہ تفسیر سورۂ مائدہ لکھا ہے

قال قرطبی (سورۃ المائدۃ) بالاجماع مدنیۃ وبہ قال قتادۃ وعن محمد بن کعب القرظی قال انہا نزلت فی حجۃ الوداع فیما بین مکۃ والمدینۃ۔

یعنی قرطبی نے سورۂ مائدہ کو بالاجماع مدنی کہا ہے اور قتادہ نے بھی یہی کہا ہے اور کہا محمد بن کعب قرظی نے

عن شہر بن حوشب عن ابی	اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے ابو ہریرہ
ھریرۃ قال لما اخذ رسول اللہ	سے کہا اُنہوں نے کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بید علی قال	صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑا تو کہا
من کنت مولاہ فعلی مولاہ	جسکا میں مولیٰ ہوں اُس کے علی
فانزل اللہ عزوجل الیوم اکملت	مولا ہیں تو خدا نے یہ آیت الیوم
لکم دینکم قال ابو ھریرۃ	اکملت لکم دینکم نازل کی کہا
وھو یوم غدیر خم من صام	ابو ہریرہ نے اور وہ دن غدیر خم تھا
یوم ثمانی عشرۃ من ذی الحجۃ	جو شخص روزہ رکھے اٹھارھویں ذیحجہ
کتب لہ صیام ستین شھرًا	یوم غدیر کو تو اُسکے لئے ساٹھ مہینے
فانہ حدیث منکر جدًا بل	کے روزہ کا ثواب لکھا جائے گا (ابن کثیر
کذب لمخالفتہ لما ثبت فی	کہتے ہیں) لیکن یہ حدیث قابل انکار ہے

باقی حاشیہ صہ ۴۷

کہ یہ سورۂ مائدہ نازل ہوا حجۃ الوداع میں درمیان مکہ اور مدینہ (یعنی یوم غدیر خم میں) اور آیہ اکمال دین سورۂ مائدہ کی آیات سے شیخ صاحب کو تسلیم ہے جنکے رجال حدیث حبشون وغیرہ نے غدیر خم ۱۸ ذیحجہ مین نازل ہونا روایت کی ہے اور ابو سعید خدری کے سند سے متن والی روایت مین عرفہ کو (شنبہ) ۱۸ ذیحجہ غدیر خم کو (پنجشنبہ) تھا جہان سے گیارہ ربیع الاول دوشنبہ تک اکیاسی دن ہوتے ہین- یہی وجہ ہے کہ شیخ صاحب رسول اللہ کا فاتحہ ہر مہینے کی گیارہ تاریخ کو کیا کرتے تھے چنانچہ گیارھوین نامہ مطبوعہ چمن پریس فتح پور سنہ ۱۹۲۹ء کی صفا مین ہے کہ جناب ملا نعیم اللہ بہرائچی معمولات مظہریہ کے حاشیہ مین لکھتے ہین "چونکہ آپ (یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی) آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فاتحہ شریف ہر مہینے کی گیارھوین تاریخ کیا کرتے تھے اس وجہ سے آپ کا عُرس ہندوستان مین گیارھوین تاریخ کو مقرر و مشہور ہو گیا ۱۲

الصحیحین عن امیر المومنین عمر
بن الخطاب ان هذه الآیة
نزلت فی یوم الجمعة[ع۵] یوم
عرفة ورسول الله واقف بها
کما قدمنا وکذا قوله
ان صیام یوم الثامن
عشر من ذی الحجة وهو یوم
غدیر خم یعدل صیام
ستین شهراً لا یصح لانه
قد ثبت ما معناه فی
الصحیحان صیام شهر
رمضان بعشرة اشهر فکیف یکون

بلکہ دروغ ہے کیونکہ صحیحین (بخاری مسلم)
میں عمر بن خطاب سے یہ ثابت ہوچکا
ہے کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم
روز جمعہ یوم عرفہ مین نازل ہوئی اور
پیغمبر مقام عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے
جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا اور یونہین
ابو ہریرہ کا یہ قول کہ اٹھارہ ذیحجہ کا
روزہ یعنی یوم غدیر خم کا روزہ ساٹھ مہینے
کے برابر ہوتا ہے صحیح نہیں ہے
اسلئے کہ صحیح میں یہ ثابت ہوچکا ہے
کہ ماہ صیام کا روزہ دس مہینے کے روزون
کے برابر ہے تو کیونکر ممکن ہے کہ ایک

ع۵ اس عرفہ جمعہ کو حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۸ باب قولہ الیوم اکملت لکم دینکم مطبوعہ انصاری دہلی ۱۳۰۳ھ میں اس حدیث ابن عباس سے باطل کر دیا ہے۔

ما اخرجہ الطبری بسند فیہ ابن لہیعة عن ابن عباس ان هذه الآیة نزلت یوم الاثنین ابن جریر نے ابن لہیعہ کے طرق ابن عباس کی سند سے روایت کی ہے کہ بتحقیق یہ آیۃ الیوم اکملت لکم دینکم بروز دوشنبہ نازل ہوئی۔ یہ دوشنبہ ۱۸ ذیحجہ (یوم غدیر خم) واقع ہوتا ہے جسکی مراجعت سے ۹ ذیحجہ عرفہ کو (شنبہ) یکم ذیحجہ (جمعہ) ۳۰ ذیقعدہ (پنجشنبہ) ۲۹ ذیقعدہ (چہارشنبہ) ۲۵ ذیقعدہ (شنبہ)۔ اس تاریخ کا شنبہ حافظ دمیاطی شیخ ذہبی اور حافظ مغلطائی نے اپنی اپنی سیرت میں اختیار کیا ہے۔
اسی یکم ذیحجہ (جمعہ) سے محرم صفر تینون مہینے ۳۰ - ۳۰ کے ۱۲ ربیع الاول کو دوشنبہ آتا ہے (دیکھو فتح الباری مذکور ص ۹۵ قولہ بحکم اور زرقانی جلد ۳ ص ۔۔۔ اور حاشیہ ص ۔۔ کتاب دلچسپ) مؤلف

صیام واحد یعدل ستین	روزہ ساٹھ مہینے کے برابر ہو یہ باطل
شھرا ھذا باطل وقد قال	ہے اور ہمارے شیخ حافظ ابو عبداللہ ذہبی
شیخنا حافظ ابو عبد اللہ	نے اس حدیث کے ذکر کے بعد کہا ہے
الذھبی بعدا یراد ھذا الحدیث	کہ یہ حدیث قابل انکار ہے اسکی روایت
منکر جدا رواہ حبشون الخلال	حبشون خلال اور احمد بن عبداللہ دیروی
واحمد بن عبد اللہ الدیروی	(یہ دونوں سچے ہیں) نے علی بن سعید
ھما صدوقان عن علی بن سعید	رملی سے اُنہے ضمرہ سے رُوایت کی ہے اور اسکی
الرملی عن ضمرة قال ویروی	روایت عمر بن خطاب اور مالک بن الحویرث
ھذا الحدیث من حدیث عمر	اور انس بن مالک اور ابوسعید وغیرہم
بن الخطاب ومالک بن الحویرث	سے ضعیف سندوں سے بھی کی گئی ہے
وانس بن مالک وابی سعید	ذہبی کا قول ہے اور ابتدائے حدیث یہ تو
وغیرھم باسانید واھیۃ قال د	متواتر ہے مجھے یقین ہے پیغمبر نے کہا
صدر الحدیث متواتر تیقن ان	کہا رہ گیا جملہ اللھم وال من والاہ
رسول اللہ صلعم قالہ واما اللھم	یہ ایک ایسی زیادتی ہے جسکے اسناد قوی
وال من والاہ فزیادة قویۃ الاسناد	ہیں رہ گیا روزہ تو وہ صحیح نہیں ہے اور واللہ یہ آیہ
واما ھذا الصوم فلیس بصحیح ولا	الیوم اکملت لکم دینکم کیونکہ وہ یوم عرفہ میں
واللہ نزلت الآیۃ یوم عرفۃ قبل غدیر خم	(غدیر خم سے ۹ دن پہلے) اُترا

حافظ ابن کثیر ابو ہریرہ کی روایت آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم کو غدیر خم مین نازل ہونے کی اسوجہ سے صحیح نہین قرار دیتے کہ عمر بن خطاب کی روایت اُس حدیث کے مخالف ہے جسمین اُنکا بیان ہے کہ آیۂ موصوفہ یوم جمعہ عرفہ مین نازل ہوا۔ لیکن یوم جمعہ والی روایت صحیح نہین ہے اسلئے کہ آیۂ موصوفہ کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ اکیاسی (۸۱) یوم زندہ رہے بعض نے تین مہینے کی مدت حدیث کے علاوہ بیان کی ہے اور جمعہ کا اکیاسیوان (۸۱) دن (شنبہ) ہوتا ہے۔ اس لئے یوم جمعہ غلط ہے اور یوم جمعہ سے تین مہینے پر گیارہ ربیع الاول کو (جمعرات) اور اکانوے (۹۱) دن ۱۲ ربیع الاول کو (جمعہ) ہوتا ہے اسلئے بھی عرفہ کا جمعہ غلط اور باطل ہے۔ اور حافظ ذہبی نے تاریخ دول الاسلام جلد اول مین اور حافظ ابن کثیر نے اپنی تاریخ بدایہ والنہایہ مین وفات النبی بارہ ربیع الاول (دوشنبہ) بیان کیا ہے۔ حالانکہ ۱۲ ربیع الاول کو (شنبہ) ہوتا ہے جسکی مراجعت سے یکم ربیع الاول (جمعہ) ۲۹ صفر (پنجشنبہ) ۲۸ صفر (چہارشنبہ) اسی روز رسول اللہ کے دردسر کا آغاز ہوا۔ دیکھو عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری علامہ عینی حنفی جلد ۸ باب بعث النبی اسامۃ فی مرضہ صفحہ ۵۸۴ مطبوعہ مصر ۱۳۰۸ھ

قال ابن اسحاق لما کان	ابن اسحاق نے کہا ہے کہ جب یوم چہارشنبہ
یوم الاربعاء للیلتین بقیتا	آخر صفر کا کہ دو راتیں ماہ صفر کی
من صفر بدئ برسول اللہ صلعم	باقی تھین یعنی ۲۸ صفر (چہارشنبہ) تو
وجعہ فحم وصدع۔	رسول اللہ صلعم کو تپ درد سر لاحق ہوا

یہ ابن اسحق صاحب سیرۃ وہی ہیں جنکو حافظ ذہبی نے تاریخ دول الاسلام میں شعبہ بن الحجاج کے قول سے امیر المومنین فی الحدیث لکھا ہے۔ اسی ۲۸ صفر (چہار شنبہ) کے مراجعت سے ۱۸ ذیحجہ (پنجشنبہ) ۹ ذیحجہ (شنبہ) ہو جسکی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے چنانچہ ابو المؤید[1] موفق بن احمد المعروف باخطب خوارزم مناقب[2] جناب امیر میں یہ روایت وارد فرماتے ہیں جسکو عبقات الانوار غدیر جلد سوم صفحہ ۷۰۵ سے نقل کیا جاتا ہے۔

اخبرنی سید الحفاظ	خبر دی مجکو سید الحفاظ ابو منصور
ابو منصور شہردار بن شیرویہ	شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی
بن شہردار الدیلمی فیما کتب	نے منجملہ اُن چیزون کے جو میرے پاس
الیّ من ہمدان قال اخبرنا ابو الفتح	شہر ہمدان سے لکھ بھیجا کہا کہ خبر دی
عبدوس بن عبد اللہ بن	مجکو ابو الفتح عبدوس بن عبد اللہ نے
عبدوس الہمدانی کتابۃ قال	عبدوس ہمدانی نے کتابت کی حیثیت سے
حدثنا عبد اللہ بن اسحاق	کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے عبد اللہ ابن اسحاق
البغوی قال حدثنا	بغوی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے

---

[1] کشف الظنون میں بعد ذکر اختصار اسمعیل بن عیسی ارغانی جامع مسانید خوارزمی کے ہے
واختصرو ایضا الامام ابو البقاء احمد بن ابی الضیاء محمد القرشی الصاغانی المکی ... فہذا المختصر مسند الامام الاعظم الذی جمعہ الامام ابو المؤید الخوارزمی حذفت الاسانید منہ وما کان مکررا عندہ سمیتہ المستند فی مختصر المسند

[2] اور اسی کشف الظنون کے حرف میم میں ہے مناقب علی بن ابی طالب للامام احمد بن حنبل ذکرہا فی فضائل العشرۃ ولابی المؤید موفق بن احمد الخوارزمی المتوفی ۵۶۸ھ

الحسن بن عقیل الغنوی	حسن بن عقیل غنوی نے اور اُسنے کہا
قال حدثنا محمد بن عبد الرحمن	کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد الرحمن
الذراع قال حدثنا قیس بن	ذراع نے اور اُسنے کہا کہ حدیث بیان کی
حفص قال حدثنی علی بن	ہمسے قیس بن حفص نے اور اُسنے کہا کہ حدیث
الحسین بن الحسن العبدی عن	بیان کی مجھ سے علی بن حسین بن حسن عبدی
ابی ھارون العبدی عن ابی سعید	نے ابو ہارون عبدی سے اور اُنھوں نے
الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ	ابو سعید خدری سے کہ جناب رسالتمآب
وسلم یوم دعا الناس الی غدیر خم	صلواۃ اللہ علیہ نے حجۃ الوداع سے واپس
امر بما کان تحت الشجرۃ	آتے ہوے بروز پنجشنبہ غدیر خم میں پہونچکر
من الشوک فقم وذلک	لوگوں کو ولایت مرتضوی کی طرف
یوم الخمیس ثم دعا الناس الی	دعوت فرمائی اور حکم دیا کہ درختوں کے نیچے
علیؑ فاخذ بضبعیه ثم رفعها	سے کانٹے وغیرہ صاف کیے جائیں
حتی نظر الناس الی بیاض	بعد ازاں حاضرین جلسہ کے روبرو حضرت علی
ابطه ثم لم یفترقا	کے دونوں بازو پکڑکر انھیں اسقدر بلند کیا
حتی نزلت ھذہ الآیۃ	کہ لوگوں نے رسول خدا کے بغلوں کی سپیدی
الیوم اکملت لکم	مشاہدہ کی پس لوگ ابھی متفرق نہوے تھے
دینکم واتممت علیکم	کہ آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم و

نعمتی ورضیت لکم الاسلام	اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم
دینا فقال رسول اللہ صلی	الاسلام دینا نازل ہوا پس آنحضرت نے
اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علی	اکمال دین اور اتمام نعمت پر تکبیر کہی
اکمال الدین واتمام النعمۃ	نیز اس امر پر کہ خدائے عزوجل انکی رسالت
ورضا الرب برسالتی والولایۃ	اور اُن کے بعد علیؑ کی ولایت سے
لعلی بن ابی طالب	راضی وخوشنود ہوا

حدیث مذکورہ سے ۱۸ ذیحجہ یوم غدیر خم مین (پنجشنبہ) اور آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم کا نزول حتماً جزماً ثابت و متحقق ہوگیا جس سے ۹ ذیحجہ عرفہ کو (شنبہ) پس یہی (شنبہ) بارہ ربیع الاول کو ہوا۔ جو ۹ ذیحجہ (شنبہ) سے ۲۹ ذیحجہ (دوشنبہ) تک ۲۰ دن یکم و ۲۹ محرم (شنبہ) ۳۰ محرم (چہارشنبہ) ۳۰ دن یکم و ۲۹ صفر (پنجشنبہ) ۲۹ دن یہ ۷۹ دن جمیں یکم ربیع الاول جمعہ سے ۱۲ ربیع الاول (شنبہ) تک اکانوے ۹۱ دن ہوئے اور ایسے ہی ۱۸ ذیحجہ سے ۲۹ صفر (پنجشنبہ) تک ۷۰ دن یکم ربیع الاول (جمعہ) سے گیارہ ربیع الاول (دوشنبہ) تک اکیاسی دن صحیح آگئے۔ اور ایسے ہی علامہ زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ جلد ثالث ص ۱۳۱ میں یہ حدیث بیان کی ہے:-

عن ابن سعد من طریق	ابن سعد نے عمر بن علی کے طریق
عمر بن علی بن ابی طالب عن	سے اُنھون نے اپنے پدر جناب علیؑ بن
ابیہ قال اشتکی صلی اللہ علیہ وسلم	ابیطالب سے روایت کی ہو کہ رسول خدا

یوم الاربعاء للیلة بقیت
من صفر۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز چہار شنبہ جبکہ
ایک شب ماہ صفر کی باقی تھی۔

یعنی ۲۸ صفر (چہار شنبہ) کو شکایت ہوئی

اسی ۲۸ صفر کی مراجعت سے ۱۸ ذیحجہ (پنجشنبہ) یوم غدیر کو واقع ہوا اور آگے تیرھوین دن وفات النبی ہے جو گیارہ ربیع الاول دوشنبہ کو پڑتا ہے اور اکیاسی دن بھی ٹھیک ہوتے ہین۔ (دیکھو نقشہ جنتری نمبر(۱) کا دوسرا خانہ صفحہ ۱۹ کتاب تکمیل" مولف)

اور ابو سعید خدری کی روایت مسبوق الذکر کی تائید اس تاریخ یعقوبی (ابن واضح کاتب عباسی) کے صفحہ ۴۳ جلد ثانی مطبوعہ لیدن (یورپ) ۱۸۸۳ء سے ہوتی ہے۔

وقد قیل انه آخر
ما نزل علیه الیوم اکملت
لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتی ورضیت
لکم الاسلام دینا وهی
الروایة الصحیحة الثابتة الصریحة
وکان نزولها فی امیر المؤمنین علی بن
ابی طالب صلوٰة الله علیه بغدیر خم

اور بتحقیق کہا گیا ہے کہ بروایت صحیحہ
ثابت صریحہ رسول اللہ صلعم پر جو آیت
سب سے آخر مین نازل ہوئی وہ الیوم
اکملت لکم دینکم واتممت علیکم
نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا
ہے اور یہ آیت غدیر خم مین در باب
امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰة
والسلام نازل ہوئی

چنانچہ ۸ عبارتین عدد زبر کی اور آٹھ عبارتین عدد بینہ کی یہ سب ۱۶ عبارتین ہیں:

پوری ہو چکی ہیں جو سب کی سب حدیث کے مطابق ہیں اب مجموعہ زبر و بیّنہ جس کے کل عدد (۶۵۶۳) ہوتے ہیں جس کی ۳۰۰ عبارتیں لکھی جاتی ہیں جس سے کل (۵۳) حرف کی (۱۵۳) عبارتیں ہونگی

(۱)

انزلت بولایۃ علی بن ابیطالب یوم الخمیس ثامن عشر
۴۸۸ ۴۴۹ ۱۱۰ ۱۰۷ ۷۹۷ ۱۱۶۱

من ذی الحجۃ سنۃ عشرۃ من الھجرۃ
۱۲۴۲ ۵۱۰ ۹۷۰ ۷۲۹

۶۵۶۳

(۲)

نزلت فی علی یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجۃ سنۃ
۴۸۷ ۲۰۰ ۷۹۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲ ۵۱۰

عشرۃ من الھجرۃ بعد العصر
۹۷۰ ۷۲۹ ۷۶ ۳۹۱

۶۵۶۳

(۳)

ھذہ الآیۃ انزلت بولایۃ سیّد الصدیقین ولی المتقین علی
۷۱۰ ۳۴۲ ۴۸۸ ۴۴۹ ۳۶۹ ۶۷۷ ۱۱۰

بن ابی طالب ثامن عشر من ذی الحجۃ ھو یوم الخمیس
۱۰۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲ ۱۱ ۷۹۷

۶۵۶۳

(۴)

ھی انزلت بولایۃ علیؑ الزکی باب الدین علیہ السلام
۱۵ ۴۸۸ ۴۴۹ ۱۴۸ ۱۰۰ ۲۷۷

یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجۃ بغدیر خم
۷۹۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲ ۱۸۵۶

۶۵۶۳

(٥)

هذه الآية نزلت على النبي بولاية علي الهادي وصي الانبياء

٧١٠ ٤٤٣ ٤٨٧ ٣٠٣ ٤٤٩ ١٦١ ٦٤٣

عليه السلام يوم الخميس ثماني عشر من ذي الحجة ٦٥٦٣

٢٧٧ ٧٩٧ ١١٦١ ١٢٣٢

(٦)

هذه الآية انزلت على احمد النبي بولاية علي ابن ابي طالب هو

٧١٠ ٤٤٣ ٤٨٨ ١١٠ ١٣٦ ٤٤٩ ١٦٣ ٥٥ ١١

يعسوب قريش يوم الخميس الثامن عشر من ذي الحجة ٦٥٦٣

٧٥٨ ٧٩٧ ١١٩٢ ١٢٣٢

(٧)

هذه الآية نزلت بولاية مولى المؤمنين امام المتقين

٧١٠ ٤٤٣ ٤٨٧ ٤٤٩ ٨٦ ٣٢٧ ٧١٣

علي الولي الهادي هو ابو الائمة الطاهرين ثامن عشر من ذي الحجة

٢٣٨ ١١ ٧٩٧ ١١٦١ ١٢٣٢ ٦٥٦٣

(٨)

هذه الآية اليوم الى لكم الاسلام دينا انزلت بولاية باب الدين امير المؤمنين

٧١٠ ٤٤٣ ٨٧ ٤١ ٣١٦ ٤٨٨ ٤٤٩ ١٠٠ ٤٧٨

علي ابن ابيطالب بيوم الخميس لثمان عشر من ذي الحجة

١١٠ ١٠٦ ٧٩٩ ١١٩١ ١٢٣٢ ٦٥٦٣

(٩)

نزلت على خاتم النبيين بولاية علي و خير الوصيين يوم الخميس

٤٨٧ ١١٠ ١١٩٣ ٤٤٩ ١١٠ ٦ ١٠٠٧ ٧٩٧

ثامن عشر من ذي الحجة

٦٥٦٣ ١٢٣٢ ١١٦١

(١٠)

هذه الآية نزلت بولاية يعسوب المومنين امام المتقين علي الولي

٧١٠ ٤٤٣ ٤٨٧ ٤٤٩ ١٤٨ ٣٢٧ ٧١٣ ١٨٧

يوم الخميس ثامن عشر من ذي الحجة

٧٩٧ ١١٦١ ١٢٣٢ ٦٥٦٣

(۱۱)

انزلت بولایة علی الزکی بن ابیطالب سید المسلمین قائد الغر المحجلین
۴۸۸ ۴۴۹ ۱۷۸ ۱۰۷ ۷۴ ۲۶۱ ۱۳۴۶ ۱۷۲

علیه السلام ثامن عشر من ذی الحجة هو یوم الخمیس ۶۵۶۳
۲۷۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲ ۱۱ ۷۹۷

ینابیع المودة شیخ سلیمان حنفی قندوزی بلخی صفحہ ۴۹۵ مطبوعہ اسلامبول ۱۳۰۱ھ صفحہ ۱۱۴ مطبوعہ بمبئی ۱۳۱۱ھ مین ہے۔

عن یاسر الخادم عن علی الرضا عن ابیه عن ابائه عن رسول الله صلعم قال یا علی انت حجة الله وانت باب الله وانت الطریق الی الله وانت النبأ العظیم وانت الصراط المستقیم وانت المثل الاعلی وانت امام المسلمین وامیر المومنین وخیر الوصیین وسید الصدیقین یا علی انت الفاروق الاعظم و انت الصدیق الاکبر وان حزبك

یاسر خادم نے امام علی رضا صلوات اللہ علیہ سے انھون نے اپنے پدر بزرگوار سے اور انھون نے اپنے آباء کرام کے ذریعہ سے رسول اللہ صلوات اللہ علیہ روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے علی تم حجۃ اللہ ہو اور تم باب اللہ ہو اور تم ذریعہ ہو خدا تک پہونچنے کیلئے اور نبأ عظیم ہو اور تم صراط مستقیم ہو اور تم مثل اعلی ہو اور امام المسلمین اور امیر المومنین اور خیر الوصیین اور سید الصدیقین ہو اے علی تم فاروق اعظم اور صدیق اکبر ہو اور تمھارا گروہ میرا

حزبی وحزبی حزب الله وان	اور میرا گروہ خدا کا گروہ ہے اور تمہارے
حزب اعدائك حزب الشیطان	دشمنوں کا گروہ گروہ شیطان ہے

اور ریاض النضرہ (حافظ محب الدین طبری) جلد ثانی صفحہ ۱۷۷ مطبوعہ مصر ۱۳۲۷ھ

میں ہے :-

عن عبد الله بن اسعد بن	عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ نے
زرارہ عن ابیہ قال قال رسول الله	اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلی الله علیہ وسلم لیلة اسری	صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شب معراج
لی انتهیت الی ربی عزوجل	جبکہ میں منتہی ہوا اپنے رب جل جلالہ
فاوحی الی أوأمرنی شك الراوی	کی جانب تو اُسنے وحی کی میری جانب
فی علی بثلث انہ سید المسلمین	یا یہ کہ مجھے مامور کیا (راوی نے شک کیا)
وولی المتقین وقائد الغر المحجلین	علی کے امر میں تین آیات کے ساتھ وہ یہ ہیں
خرجہ المحاملی	سید المسلمین و ولی المتقین و قائد الغر المحجلین۔

ینابیع المودۃ صفحہ ۲۳۶ میں ہے

عن عبد الله بن عباس	ابن عباس سے روایت ہے کہ
قال قال رسول الله صلعم علی بن	فرمایا رسول خدا نے کہ علی بن ابیطالب
ابی طالب باب الدین من دخل	باب الدین ہیں یعنی دروازہ ہیں دین کے جو
منہ کان مومنا ومن خرج منہ	دروازہ میں داخل ہوا وہ مومن ہے جو

کان کافراً (رواہ صاحب الفردوس) — خارج رہا وہ کافر ہوا۔

اور اسی کتاب مین ہے

عن ابن عباس علی باب — ابن عباس سے روایت کی ہے

حطۃ من دخل منہ کان — کہ علی باب حطہ ہین جو داخل ہوا

مومناً و من خرج منہ کان — وہ مومن جو خارج ہوا وہ کافر

کافرا — ہوا۔

(رواہ دیلمی فی فردوس الاخبار)

اور کفایۃ الطالب باب ۴۴ مین ہے۔

قال محمد بن یوسف گنجی — محمد بن یوسف گنجی نے کہا کہ ہم کو

اخبرنا علامۃ مفتی الشام ابو نصر — خبر دی علامہ مفتی شام ابو نصر محمد بن

محمد بن ھبۃ اللہ القاضی اخبرنا — ہبۃ اللہ قاضی نے ان کو خبر دی ابو القاسم

ابو القاسم مسعدۃ اخبرنا ابو القاسم — مسعدہ نے اور ان کو خبر دی ابو القاسم

الحافظ اخبرنا ابو القاسم السمرقندی — حافظ نے انکو خبر دی ابو القاسم سمرقندی

اخبرنا ابو القاسم مسعدۃ اخبرنا — نے انکو خبر دی ابو القاسم مسعدہ نے انکو

عبد الرحمن بن عمرو الفارسی — خبر دی عبد الرحمن بن عمرو فارسی نے انکو

اخبرنا ابو احمد بن عدی حدثنا — خبر دی ابو احمد بن عدی نے ان سے حدیث

علی بن سعید بن بشیر حدثنا — بیان کی علی بن سعید بن بشیر نے انسے

عبداللہ بن داھر الرازی
حدثنا ابی عن الاعمش عن
عبایۃ عن ابن عباس قال
ستکون فتنۃ فمن ادرکھا
منکم فعلیکم بخصلتین کتاب
اللہ وعلی بن ابیطالب فانی
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھو اخذ بید علی وھو
یقول ھذا اول من امن بی و
اول من تصافحنی وھو فاروق
ھذہ الامۃ یفرق بین الحق
والباطل وھو یعسوب المومنین
والمال یعسوب الظالمین و
ھو الصدیق الاکبر وھو
بابی الذی اوتی منہ وھو
خلیفتی من بعدی

بیان کی عبداللہ بن داہر رازی نے
اُنسے حدیث بیان کی ابی نے اُنھون نے
روایت کی اعمش سے اُنھون نے عبایہ سے
اُنھون نے ابن عباس سے کہا اُنھون نے کہ
عنقریب ایک فتنہ ہوگا جو کوئی تم مین
سے اسکو پاوے تو لازم ہے کہ اُن دو چیزونکو
اختیار کرے ایک کتاب اللہ دوسرے
علی بن ابیطالب اسلیئے کہ مین نے سُنا ہے
رسالتماب صلوات اللہ علیہ سے اس
حالت مین کہ وہ علی کا ہاتھ پکڑے ہوئے
تھے اور فرما رہے تھے کہ یہ اُن تمام لوگون
مین اول ہین جو مجھپر ایمان لائے اور
اُن تمام لوگون مین اول ہین جو مجھ سے
مصافحہ کرینگے اور وہ فاروق ہین اس امت کے فرق
کرینگے درمیان حق اور باطل کے اور وہ یعسوب المومنین ہین
اور مال یعسوب الظالمین ہے اور وہ صدیق اکبر ہین اور وہ میرے
وہ دروازہ ہین کہ جس جانب سے مجھ تک پہونچنا ممکن ہے ...

اور وہ میرے خلیفہ ہین میرے بعد

عبقات غدیر حصہ رابع صفحہ ۲۴۹ میں حافظ ابن عقدہ کی کتاب الولایۃ سے یہ حدیث مرقوم ہے۔

حدثنا مثنی بن القاسم	حدیث بیان کی ہم سے مثنی ابن
الحضرمی عن هلال بن ایوب	قاسم حضرمی نے ہلال بن ایوب صیرفی سے
الصیرفی عن ابی کثیر	اور انھوں نے عبداللہ بن اسعد ابن زرارہ
الانصاری عن عبد الله بن	سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے کہا
اسعد بن زرارہ عن ابیہ قال	کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قال رسول الله صلی الله علیه	جسکا میں مولا ہوں اسکے علی مولا ہیں
وسلم من کنت مولاہ فعلی	مجھپر وحی کی گئی ہے علی کے بارے
مولاہ اوحی الی فی علی انه	میں کہ وہ امیر المومنین ہیں۔ اور
امیر المومنین وسید المسلمین	سید المسلمین ہیں اور قائد
وقائد الغر المحجلین	الغر المحجلین ہیں۔

جمال الدین محدث شیرازی کے اربعین میں ہے

رواہ ابو سعید الخدری وفیه	روایت کیا ہے ابو سعید خدری نے
الاستشهاد بالشعر المذکور و	اسمیں استشہاد شعر مذکور کے ساتھ اور
فیه التاریخ وزیادة البیان	اسمیں تاریخ اور بیان کے اعتبار سے
مالم یرو عن غیره فقال	وہ چیز ہے کہ نہیں روایت کی گئی ہے اسکے غیر

لما نزل النبی صلی اللہ علیہ	پس کہا ابو سعید خدری نے جبکہ اترے
وسلم بغدیر خم یوم الخمیس	رسول خدا غدیر خم میں پنجشنبہ کے دن
ثامن عشر من ذی الحجۃ	اٹھارھویں ذیحجہ کو تو بلایا لوگوں کو علیؑ
دعا الناس الی علی فاخذہ	کی طرف اور پکڑ علیؑ کے دونوں بازوں کو
بضبعیہ فرفعھا حتی نظر	اتنا بلند کیا کہ لوگوں نے آنحضرت کے
الناس الی بیاض ابطی رسول	زیر بغل کی سفیدی شاہدہ کی پس
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال	فرمایا حضرت نے کہ اللہ اکبر حمد خدا
اللہ اکبر الحمد للہ علی اکمال	دین کے کامل اور نعمت کے پورا کرنے
الدین واتمام النعمۃ و	پر اور راضی ہوا پروردگار میری رسالت
رضی الرب برسالتی والولایۃ	اور میرے بعد علی ابن ابیطالب کی ولایت
لعلی من بعدی من کنت	سے جسکا میں مولا اور صاحب اختیار ہوں
مولاہ فعلی مولاہ	اسکا علی مولا اور صاحب اختیار ہے۔

(منقول از عبقات حدیث ولایت) ص ۵۶۵ مطبوعہ ۱۳۰۳ھ

انما	نزلت	بولایۃ	علی الہادی	یوم الخمیس	ثامن عشر	من ذی الحجۃ
۵۷	۴۸۷	۴۴۹	۱۶۱	۷۹۷	۱۱۶۱	۱۲۴۲
سنۃ	عشرۃ	من الھجرۃ				
۵۱۰	۹۷۰	۷۲۹				۶۵۶۳

(٢)

هٰذه الآية نزلت بولاية يعسوب المومنين و ولی المتقين
٧١٠ ٤٤٢ ٤٨٧ ٤٤٩ ١٤٨ ٢٢٧ ٦٨٣

علی بن ابیطالب یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجۃ ٦٥٦٣
١١٠ ١٠٧ ٧٩٧ ١١٦١ ١٢٤٢

(٣)

انها انزلت بولاء علیؑ الزکی علیه السّلام یوم الخمیس ثامن عشر
٥٧ ٤٨٨ ٤٠ ١٤٨ ٢٧٧ ٧٩٧ ١١٦١

من ذی الحجۃ بغدیر خم بعد العصر ٦٥٦٣
١٢٤٢ ١٨٥٦ ٤٦٧

(٤)

هٰذه الآية نزلت بولاية مولی المومنين امام المتقین علیؑ الولی
٧١٠ ٤٤٢ ٤٨٧ ٤٤٩ ٨٦ ٢٢٧ ٧١٣ ١٨٧

الهادی ثامن عشر من ذی الحجۃ هو یوم الخمیس ٦٥٦٣
٥١ ١١٦١ ١٢٤٢ ١١ ٧٩٧

(٥)

الیوم الی لکم الاسلام دینا هی نزلت بولایۃ علی یوم الخمیس ثامن عشر
٨٧ ٤١ ٣١٨ ١٥ ٤٨٧ ٤٤٩ ١١٠ ٧٩٧ ١١٦١

من ذی الحجۃ بغدیر خم ٦٥٦٣
١٢٤٢ ١٨٥٦

(٦)

هٰذه الآية الیوم الی لکم الاسلام دینا انزلت بولایۃ یعسوب المسلمین
٧١٠ ٤٤٢ ٨٧ ٤١ ٣١٨ ٤٨٨ ٤٤٩ ١٤٨ ٢٦١

وسید الوصیین علی بیوم الخمیس لثامن عشر من ذی الحجۃ ٦٥٦٣
٢٧٧ ١١٠ ٧٩٩ ١١٩١ ١٢٤٢

(۷)

انزلت علی خاتم النبیین بولایة علی الهادی خیر الاوصیاء
۴۸۸ ۱۱۰ ۱۱۹۴ ۴۴۹ ۱۶۱ ۹۵۰

ثامن عشر من ذی الحجة هو یوم الخمیس ۶۵۶۳
۱۱۶۱ ۱۳۴۲ ۱۱ ۷۹۷

(۸)

هٰذه الآیة فی سورة المائدة نزلت فی القرآن بولایة علی الهادی
۷۱۰ ۴۴۲ ۹۰ ۶۶۶ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۷۲ ۴۴۹ ۱۶۱

علیه السلام بغدیر خم بعد العصر ۶۵۶۳
۲۷۷ ۱۸۵۶ ۳۶۷

(۹)

هٰذه الآیة فی سورة المائدة نزلت علی احمد النبی الامی بولایة
۷۱۰ ۴۴۲ ۹۰ ۶۶۶ ۴۸۶ ۴۸۷ ۱۶۳ ۱۲۵ ۴۴۹

علی الولی الهادی ابی الائمة الطاهرین بغدیر خم ۶۵۶۳
۲۳۸ ۸۰۱ ۱۸۵۶

(۱۰)

هٰذه الآیة نزلت علی احمد سید النبیین بولایة علی و سید الوصیین
۷۱۰ ۴۴۲ ۴۸۷ ۱۶۳ ۲۲۷ ۴۴۹ ۱۱۰ ۶ ۲۷۱

یوم الخمیس الثامن عشر من ذی الحجة بعد العصر ۶۵۶۳
۷۹۷ ۱۱۹۲ ۱۳۴۲ ۳۶۷

(۱۱)

هٰذه الآیة انزلت علی سید النبیین بولایة علی الهادی و سید الوصیین
۷۱۰ ۴۴۲ ۴۸۸ ۱۱۰ ۲۲۷ ۴۴۹ ۱۶۱ ۶ ۲۷۱

بیوم الخمیس لثمان عشر من ذی الحجة بعد العصر ۶۵۶۳
۷۹۹ ۱۱۹۱ ۱۳۴۲ ۳۶۷

لفظ خیر الاوصیا کی یہ صحیح حدیث حافظ محمد بن یوسف گنجی کی مخرجہ عبقات الانوار طبع جلد ثانی صفحہ ۸۵ سے طولانی اسناد چھوڑ کر نقل کیجاتی ہے۔

سفیان بن عیینہ عن علی بن	سفیان بن عیینہ علی بن ہلال سے
الھلال عن ابیہ قال دخلت علی	وہ اپنے باپ ہلال سے روایت کرتے ہین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شکایتہ	کہ مین جناب رسول خدا صلعم کے شکایت
التی قبض فیھا فاذا فاطمۃ عند	مرض مین جس مین حضرت نے وفات پائی حاضر خدمت
راسہ قال فبکت حتی ارتفع صوتھا	ہوا جناب سیدہ سلام اللہ علیہا رو رہی
فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	تھین یہان تک کہ آواز بلند ہوئی تو
طرفہ الیھا وقال حبیبتی فاطمۃ	آنحضرت نے رونے کی آواز سنکر فرمایا کہ اے
ما الذی یبکیک فقالت اخشی	میری پارہ جگر تم کس لئے روتی ہو جناب
الضیعۃ من بعدک فقال یا	سیدہ نے جوابدیا کہ میرے اوپر آپکے بعد
حبیبتی اما علمت ان اللہ اطلع	کیا ہونے والا ہے۔ مین تو یہی سوچ کر
علی الارض اطلاعۃ فاختار	رو رہی ہون۔ یہ سنکر آنحضرت نے فرمایا
منھا اباک فبعثہ بالرسالۃ ثم	کہ اے میری پارہ جگر خدائے تعالی نے
اطلع اطلاعۃ فاختار بعلک	تمام آسمان و زمین کی چیزون سے مجکو
واوحی الی ان انکحک ایاہ یا فاطمۃ	اطلاع فرمائی ہے۔ اور ہم کو تمام لوگون مین
ونحن اھل بیت قد اعطانا اللہ	نبوت و رسالت کے واسطے مبعوث فرمایا
سبع خصال لم یعط احد قبلنا	ہے۔ پس اسی طرح مجکو تیرے شوہر کے
ولا یعطی احد بعدنا انا خاتم النبیین	اختیار کرنے مین مختار فرمایا ہے۔ اور مجھ

واکرم النبیین علی اللہ واحب — وحی بھیجی کہ میں تیرا نکاح اسکے ساتھ کردوں

المخلوقین الی اللہ وانا ابوک — فاطمہ خدائے تبارک و تعالیٰ نے ہم اہلبیت کو سات شرف ہیں

ووصی خیر الاوصیاء واحبہم — ایسی عنایت فرمائی ہیں جو کسی کو بھی ہم سے قبل نہیں عنایت

الی اللہ وھو بعلک الخ بطولہ — فرمائی تھیں اور نہ اب کسی اور کو عنایت کیجائیگی کیونکہ میں

خاتم النبیین ہوں اور سب سے تمام لوگوں سے تیرے باپ کو ممتاز فرمایا اور ہمیں لوگوں میں سے وصی خیر الاوصیا کو خیار کیا جو تیرا شوہر ہے

لفظ ولایۃ) اسی ولایت کا سوال موقف حشر میں امت سے ہوگا۔

وفی تفسیر قولہ تعالیٰ — تم سے اسدن نعمتوں کی بابت

لتسئلن یومئذ عن النعیم — ضرور باز پرس ہوگی۔

فی ینابیع المودۃ ابو نعیم الحافظ — ینابیع المودۃ میں آیہ موصوفہ کی

بسندہ عن جعفر الصادق رضی اللہ — تفسیر میں حافظ ابو نعیم نے اپنی سند

عنہ فی ہذہ الآیۃ قال النعیم — کے ساتھ جناب امام جعفر صادق ع سے

ولایۃ امیر المومنین علی بن — روایت کی ہے کہ نعیم سے ولایت جناب

ابیطالب کرم اللہ وجہہ — امیر المومنین علی علیہ السلام مراد ہے۔

اور اسی ینابیع المودۃ صفحہ ۲۹۶ میں ہے

اخرج الدیلمی عن ابی سعید — دیلمی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے

الخدری ان النبی صلعم قال — کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

وقفوھم انھم مسئولون عن — کہ ارشاد باری ہے اپنے فرشتوں کو ٹھہراؤ انکو

ولایۃ علی وکان ھذا امراد الواحدی	بیشک انسے ولایت علی بن ابیطالب کے بارے میں سوال
لقولہ انھم مسئولون عن ولایۃ	کیا جائیگا اور یہی مراد علامہ واحدی کی اس آیت انھم
علی واھل البیت لان اللہ	مسئولون سے کہ ولایت علی و اہلبیت کی بابت سے کہ
افترض المودۃ فی القربی	اللہ تعالیٰ نے مودۃ فی القربی کو واجب فرمایا ہے

ایضاً ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱۲ میں بہ تفسیر آیہ کریمہ "وقفوھم انھم مسئولون" ہے۔

عن ابوسعید الخدری عن	ابوسعید خدری نے رسول خدا سے اور
النبی صلعم وابو نعیم اخرج بسندہ	ابو نعیم نے اپنی سند سے شعبی سے اسنے سعید
عن الشعبی عن سعید بن جبیر	بن جبیر سے اور اسنے ابن عباس سے انہونے
عن ابن عباس عن النبی صلعم	رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آیہ
فی ھذہ الایۃ انھم مسئولون	انھم مسئولون سے ولایت علی ابن
عن ولایۃ علی بن ابیطالب	ابیطالب مراد ہے۔

محمد اسمعیل بن شیخ عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب منصب امامت صفحہ ۲، فاروقی دہلی میں [illegible] لکھتے ہیں۔

قال النبی صلعم الستم تعلمون	فرمایا نبی صلعم نے کیا تم کو معلوم
انی اولی بالمومنین من انفسھم	نہیں کہ میں مومنین کے جانوں سے بہتر
قالوا بلی فقال اللھم من کنت	ہوں کہا کیوں نہیں پھر فرمایا اے اللہ میں
مولاہ فعلی مولاہ وقال اللہ تعالیٰ	جسکا ولی ہوں علی بھی اسکا ولی ہے

ویوم ندعوا کل اناس	اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جس دن بلاوینگے
بامامهم وقفوهم انهم	ہم سب کو انکے اماموں کے ساتھ اور کھڑا
مسئولون قال النبی انهم	کرو ان کو تم سے دریافت ہوگا فرمایا رسول اللہ
مسئولون عن ولایة علی	صلعم نے دریافت ہوگا حضرت علی کی ولایت کی بابت

قال اللہ تبارک و تعالیٰ

ان الابرار یشربون من	بیشک نیک لوگ پئیں گے پیالہ
کاس کان مزاجها کافورا عینا	کہ ملونی اسکی کافور ہے ایک چشمہ ہے کہ پیتے
یشرب بها عباد الله یفجرونها	ہیں اس سے بندے اللہ کے چلاتے
تفجیرا ۔	ہیں اسکی نالیاں ۔
موضح القرآن شاہ عبدالقادر[1]	مترجمہ موضح القرآن شاہ عبدالقادر[1]
مراد عباد اللہ درین مقام حضرت	مراد عباد اللہ سے اس مقام میں حضرت
مرتضیٰ و حضرت زہرا و امامین شہیدین	مرتضیٰ و حضرت زہرا اور امامین شہیدین
علیہم السلام اند	علیہم السلام ہیں ۔ (دیکھئے حاشیہ [illegible])

---

[1] تفسیر عزیزی فارسی ملقب بہ فتح العزیز پارہ ۲۹ تبارک الذی مطبوعہ [illegible] محمدی لاہور سورۂ ہل اتیٰ کی تفسیر صفحہ ۲۶۲ سطر ۲ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے صفحہ ۲۲۵ تک ہر صفحہ ۲۶۴ سطر ۲ سے ۴ تک ہے ۔

و ازین مقام گفتہ اند کہ حضرت امیرالمومنین کرم اللہ وجہہ ملک دنیا را بنان خود گرفتہ اند و ملک عقبیٰ را بہ جان خریدہ اند

اور صفحہ ۶۹ و ۷۰ مین ہے :-

نکتہ اول امامت ظل رسالت است	نکتہ اول امامت ظل رسالت ہے
بنائے آن بر اظہار است نہ بر اخفا	بنا اسکا اظہار پر ہے نہ اخفا پر بخلاف
بخلاف سائر ارباب ولایت ہیں چنانچہ	جملہ ارباب ولایت کے جس طور پر کہ
ادعائے منازل وجاہت وادعائے مقامات	منازل وجاہت کا دعوی اور مقامات
ولایت وبیان معاملات ربانی وکشف	ادعا اور معاملات ربانی کا بیان اور اسرار
اسرار روحانی درحق ارباب ولایت	روحانی کا اظہار ارباب ولایت کے حق
مظنہ سلب وزوال است ہمچنین در حق	مین مظنہ سلب وزوال ہے ایسے ہی انکے
ایشان باعث ترقی وکمال آنچہ از قسم	حق مین باعث ترقی وکمال ہو جو کچھ کہ ائمہ ہدا
کلمات فخریہ ائمہ ہدی سر بر میزند مثل آنچہ	کے کلمات فخریہ مشہور ہین جیسے امیر المومنین علی
حضرت امیر المومنین علی مرتضی منقول است	مرتضی سے منقول ہو مین بڑا سچا ہون میرے
انا الصدیق الاکبر لا یقولہا بعدی الا	پیچھے نہ کہیگا اسکو مگر جھوٹا اور میری باتین
کذاب وانا القرآن الناطق	قرآن کے موافق ہین" (یہ ترجمہ کتاب امامت کا ہے)

اور خود شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (جد مولوی محمد اسمعیل کے) اپنے ازالۃ الخفا کے صفحہ ۲۷۶ پر لکھتے ہین :-

حضرت مرتضی فرمود کہ این	علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ یہ قرآن
قرآن قرآن صامت است و	قرآن خاموش ہے اور مین قرآن ناطق

من قرآن ناطقم — یعنی بولنے والا قرآن ہون

اور اُسی کتاب امامت کے صفحہ ۴۸ مین ہے۔

قال النبی القران مع — فرمایا نبی صلعم نے کہ قرآن شریف

علی وعلی مع القران — ساتھ علی کے اور علی ساتھ قرآن کے۔

وقال النبی صلعم انی — اور فرمایا نبی صلعم نے مین چھوڑے جاتا ہون

تارك فیكم الثقلین كتاب الله — تمہارے اندر دو بھاری چیزین قرآن شریف

وعترتی اهلبیتی ولن تیفرقا — اور عترت اہلبیت اپنے اور (یہ دونون) جدا نہین

حتی یردا علی الحوض — ہونیگے یہانتک کہ حوض پر آوین۔

اسی حدیث ثقلین کے بعد جسکو رسول اللہ نے غدیر خم مین فرمایاہے جسکو مسلم نے اپنے صحیح مین وارد کیاہے۔ اور مولوی محمد سمعیل کتاب امامت کے صفحہ ۷۰ مین لکھتے ہین۔

قال النبی صلعم الستم — فرمایا نبی صلعم نے کیا تم کو معلوم نہین

تعلمون انی اولی بالمومنین من — کہ مین مومنین کی جانون سے بہتر ہون

انفسهم قالوا بلی فقال اللهم — کہا کیون نہین پھر فرمایا اے اللہ مین جسکا

من كنت مولاه فعلی مولاه — ولی ہون علی بھی اُنکا ولی ہے اور فرمایا

وقال الله تعالی ویوم ندعوا — اللہ تعالی نے اور جس دن بلا دینگے ہم کل

كل اناس بامامهم وقفوهم — اُنکے اماموں کے ساتھ اور کھڑا کرو ان کو

انهم مسئولون قال النبی — اُنسے دریافت ہوگا فرمایا نبی صلعم نے دریافت ہوگا

انهم مسئولون عن ولایة علی — حضرت علی کی ولایت کی بابت

ازالة الخفا شاہ ولی اللہ صفحہ ۲۹۳ مطبوعہ صدیقی بھوپال ۱۲۸۶ھ سے حدیث ثقلین

اور حدیث ولایت کا غدیر خم مین ارشاد فرمانا اور اسکا ثبوت

اخرج الحاکم من طریق — حاکم نے طریق سلیمان اعمش سے انھون نے

سلیمان الاعمش عن حبیب — حبیب بن ابی ثابت سے انھون نے

بن ابی ثابت عن ابی الطفیل — ابی الطفیل سے انھون نے زید بن ارقم سے

عن زید بن ارقم قال لما رجع — روایت کی ہے کہا انھون نے کہ جب جناب

رسول اللہ صلعم من حجة الوداع — رسول خدا نے حجة الوداع سے مراجعت کی

ونزل غدیر خم امر بدوحات — اور مقام غدیر خم مین نزول اجلال فرمایا

فقممن قال کانی قد دعیت — حکم دیا کہ منبر تیار کیا جائے چنانچہ منبر

فاجبت انی قد ترکت فیکم — تیار کیا گیا آنحضرت نے اسپر رونق افروز

الثقلین احدهما اکبر من الآخر — ہو کر فرمایا کہ مین جناب باری مین بلایا گیا ہون اور

کتاب اللہ وعترتی فانظروا — مین نے حکم الٰہی قبول کر لیا ہے اب مین تم مین دو عظیم

کیف تخلفونی فیهما فانهما — چیزین چھوڑتا ہون ایک کتاب دوسری اپنی عترت

لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض — یہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہونگے تا آنکہ میرے پاس حوض

ثم قال ان اللہ عزوجل — (کوثر پر وارد ہون پس دیکھو کہ میرے بعد قرآن و عترت سے

مولای وانا ولی کل مومن ثم — کیونکر برتاؤ کرتے ہو پھر آنحضرت نے فرمایا

اخذ بید علی رضی اللہ عنہ
فقال من کنت ولیہ فھذا
ولیہ اللھم وال من والاہ
وعاد من عاداہ وذکر الحدیث
بطولہ واخرج الحاکم من
طریق سلمۃ بن کھیل عن
ابی الطفیل انہ سمع زید بن
ارقم یقول نزل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بین مکۃ
والمدینۃ فصلی ثم قام
خطیبا فحمد اللہ واثنی علیہ
وذکر ووعظ فقال ما شاء اللہ
ان یقول ثم قال یا ایھا
الناس انی تارک فیکم
امرین لن تضلوا ان
اتبعتموھما وھما کتاب
اللہ واھلبیتی عترتی ثم

(سنو!) میرا مولی اللہ تعالی
ہے اور میں کل مومنین کا ولی
ہوں پھر حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا
(دیکھو) جسکا میں ولی ہوں علی بھی اس کا
ولی ہے خداوندا دوست رکھ اسکو جو علی کو
دوست رکھے اور دشمن رکھ اسکو جو علی سے
دشمنی رکھے حاکم نے سلمہ بن کہیل کے طریق
سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے
ابو طفیل سے روایت کی ہے کہ تحقیق
سنا میں نے زید بن ارقم سے کہ جناب
رسالتمآب نے درمیان مکہ اور مدینہ
(یوم غدیر خم) نزول اجلال فرماکر نماز
ادا فرمائی پھر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد کیا
اور بعد حمد وثنائے الہی فرمایا کہ ایہا الناس
میں تم میں دو امر چھوڑتا ہوں قرآن مجید
اور اپنی عترت اہلبیت۔ اگر تم ان
دونوں کا اتباع کروگے تو ہرگز گمراہ

قال تعلمون انی اولی	ہو گے پھر فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو
بالمومنین من انفسهم	کہ مین جمیع مومنین کے لئے اُن کے
ثلث مرات قالوا نعم	نفس سے اولی ہون (اس لفظ) کی
فقال رسول الله صلی	تین مرتبہ تکرار فرمائی سب نے کہا
الله علیه وسلم من کنت	بیشک پس آنحضرت نے ارشاد کیا کہ
مولاه فعلی مولاه	(سنو) جسکا کہ مین مولی ہون اُسکے

علی مولی ہین۔

نیز شاہ ولی اللہ نے اپنی کتاب قرۃ العین مین یہ حدیث بھی وارد کی ہے۔

عن البراء بن عازب	بروایت احمد بن حنبل براء بن
وزید بن ارقم ان رسول	عازب اور زید بن ارقم سے مروی ہے
الله صلی الله علیه وسلم	جبکہ رسول خدا غدیر خم مین وارد ہوے
لما نزل بغدیر خم اخذ	تو علی بن ابی طالب کا ہاتھ پکڑ کر لوگون
بید علی فقال الستم	سے ارشاد کیا کہ کیا تم نہین جانتے کہ
تعلمون انی اولی بالمومنین	مین مومنین کے لئے اُنکے نفوس سے
من انفسهم قالوا بلی	اولی ہون سب نے کہا بیشک پھر آپنے
قال الستم تعلمون انی	فرمایا کیا تم نہین جانتے کہ مین ہر مومن
اولی بکل مومن من نفسه	کے لئے اُسکے نفس سے اولی ہون سب نے

قالوا بلی فقال اللهم من	عرض کیا کہ درحقیقت یا رسول آپ ہر
کنت مولاہ فعلی مولاہ	مومن کیلئے اسکے نفس سے اولیٰ ہین تب
اللھم وال من والاہ وعاد	آپ نے ارشاد کیا کہ جس کا مین مولیٰ ہون
من عاداہ فلقیہ عمر	علی بھی اسکا مولیٰ ہے الٰہی دوست رکھ
بعد ذلک فقال لہ	اسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ
ھنیئا یا ابن ابی طالب	اسکو جو علی کو دشمن رکھے اسکے بعد
اصبحت وامسیت مولی	حضرت عمر نے حضرت علی سے ملکر فرمایا کہ
کل مومن ومومنۃ	مبارک ہو تمکو اے فرزند ابوطالب کے آج
(اخرجہ احمد)	تم ہر مومن ومومنہ کے مولا ہوے۔

ازالۃ الخفا اور قرۃ العین شاہ ولی اللہ کے تینون حدیثون کے بیان سے حجۃ الوداع کی مراجعت مین مقام غدیر خم پر وارد ہوکر خطبۃ الوداعی کے الفاظ کے ساتھ حدیث ثقلین اور حدیث ولایت کو ایک سلسلہ مین بیان فرمایا ہے۔ نیز ایک حدیث مین غدیر خم ہے اور دوسری حدیث مین بین مکہ والمدینہ پھر تیسری حدیث مین غدیر خم ہے۔ اور زرقانی علی المواہب مجلد ہفتم ص۱۵ مطبوعہ مصر مین ہے۔

وللطبرانی وغیرہ باسناد	طبرانی وغیرہ سے سند صحیح ہے
صحیح انہ صلی اللہ علیہ	روایت کی ہے کہ خطبہ ارشاد فرمایا حضرت
وسلم خطب بغدیر خم	نے غدیر خم مین اور وہ ایک مقام ہے

وهو موضع بالجحفة — جحفہ میں پلٹتے ہوئے حجۃ الوداع سے
مرجعه من حجة الوداع — بعد اسکے حدیث کو ذکر کیا ہے اور
فذكر الحديث وفيه — اسمیں ہے کہ اے گروہ مردم تحقیق کہ خدا
يا ايها الناس ان الله — مولا ہے میرا اور میں مولی مومنین کا
مولای وانا مولی المومنين — ہوں اور میں اُن کے لئے اولی ہوں
وانا اولی بهم من — اُن کے نفسوں سے پس جسکا میں مولا
انفسهم فمن كنت مولاه — ہوں اسکے علی مولا ہیں خدایا دوست
فعلی مولاه اللهم — رکھ اُسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن
وال من والاه وعاد — رکھ اُسکو جو علی کو دشمن رکھے اور تو دوست
من عاداه واحب من — رکھ اُسکو جو اُنسے دوستی رکھے اور بغض
احبه وابغض من — کر اُن سے جو اُنسے بغض رکھے اور مدد
ابغضه وانصر من نصره — کر اُسکی جو اُن کی مدد کرے اور
واخذل من خذله و — چھوڑ دے اُسکو جو چھوڑے علی کو اور حق کو دا
وادر الحق معه حيث دار — رکھ اُنکے ساتھ جسطرف کہ وہ جائیں اور
وزعم بعض ان زيادة اللهم وال الخ — گمان کرنا بعض لوگوں کا اللهم وال الخ
موضوعة مردود بان ذلك جاء — جو زیادتی ہے یہ موضوع ہے یہ گمان مردود ہے
من طرق صحيح الذهبی كثيرا — اسلئے کہ یہ زیادتی آئی ہے طرق صحیح ذہبی بکثرت

اور سیرۃ النبی شبلی مجلد ثانی کے صفحہ ۱۳۱ مین ہے۔

"آپ نے مہاجرین و انصار کے ساتھ مدینہ کی طرف مراجعت فرمائی، راہ مین ایک مقام خم پڑا جو جحفہ سے تین میل پر ہے، یہان ایک تالاب ہے عربی مین تالاب کو غدیر کہتے ہین اور اس لئے اس مقام کا عام نام غدیر خم آتا ہے"۔

رسول خدا صلعم کا درمیان مکہ اور مدینہ کے قیام فرما کر خطبہ فرمانا خدا کے اس حکم سے ہوا اور وہ خدا کا حکم اس سورہ مائدہ کی آیت

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل	اے رسول پہونچا دو اس حکم کو جو
الیک من ربک .... الخ	خدا نے تم پر نازل کیا ہے

جس کے بارے مین عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری علامہ عینی حنفی مجلد ہشتم کے صفحہ ۵۷۲ باب سورہ مائدہ مین ہے۔

قال مقاتل ھی مدنیۃ	مقاتل نے کہا ہے کہ یہ سورہ مائدہ
کلھا نزلت بالنھار	کل مدنیہ ہے جو دن مین نازل ہوا۔
وذکر ابو عبیدۃ عن محمد	اور ذکر کیا ہے ابو عبیدہ نے محمد
بن کعب القرظی قال نزلت	بن کعب قرظی سے کہا اُسنے نازل ہوا
سورۃ المائدۃ علی سیدنا	سورہ مائدہ رسول اللہ صلعم پر حجۃ الوداع
رسول اللہ فی حجۃ الوداع فیما بین مکۃ والمدینۃ	مین درمیان مکہ اور مدینہ کے۔

اور اسی کتاب مذکورہ کے صفحہ ۵۸۴ مین ہے۔

ذكر الواحدي من حديث الحسن بن محمد قال حدثنا علي بن عباس عن الاعمش وابي الجحاف عن عطية عن ابي سعيد قال نزلت هذه الآية يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك الآية يوم غدير خم في علي بن ابيطالب وقال ابو جعفر محمد بن علي بن حسين معناه بلغ ما انزل اليك من ربك في فضل علي بن ابيطالب فلما نزلت هذه الآية اخذ بيد علي وقال من كنت مولاه فعلي مولاه

امام واحدی نے حسن بن محمد کی حدیث اعمش اور ابو حجاف کے واسطہ سے بروایت ابو سعید خدری ذکر کیا ہے کہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک بروز غدیر خم حضرت علی کی شان مین نازل ہوا۔ اور جناب ابو جعفر محمد بن علی علیہما السلام سے مروی ہے کہ آیۂ بلغ ما انزل الیک کے معنی یہ ہین کہ اے رسول پہونچا دو اس امر کو کہ جو تمہارے رب نے علی بن ابیطالب کے فضل مین نازل فرمایا ہے چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو پیغمبر صاحب نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی جس کا مین مولا ہون اسکے علی مولا ہین

اور قاضی شوکانی اپنی تفسیر فتح القدیر مین بتفسیر سورۂ مائدہ لکھتے ہین:-

واخرج ابو عبيد عن	ابو عبید نے محمد بن کعب قرظی سے
محمد بن كعب القرظي انها	روایت کی ہے کہ تحقیق یہ سورۂ مائدہ
نزلت فی حجة الوداع فيما بين	حجۃ الوداع مین درمیان مکہ و مدینہ کے
مكة والمدينة وهكذا اخرج	نازل ہوا اور ایسے ہی ابن جریر نے ربیع
ابن جرير عن الربيع بن انس	بن انس سے اسی زیادتی کے ساتھ روایت
بهذه الزيادة	کی ہے۔

اور ینابیع المودۃ شیخ سلیمان حنفی بلخی جلد اول صفحہ ۱۲۰ مین بہ تفسیر آیۂ یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک کے ہے،۔

اخرج الثعلبی عن ابی صالح	ثعلبی نے ابی صالح کے طریق
عن ابن عباس و عن محمد الباقر	ابن عباس کے سند اور امام محمد باقر
رضی الله عنه قالا نزلت هذه	علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آیۂ

ہے (توثیق ثعلبی و واحدی) ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ مطبوعہ مطبع صدیقی بھوپال سنہ ۱۲۸۶ ہجری مقصد دوم صفحہ ۵ سطر ۵ مین ہے ،، وہمچنین قرا سبعہ در قراءت و شیخ ابو الحسن اشعری در علم کلام و ثعلبی و واحدی وامثال ایشان در تفسیر و محمد ابن اسحاق در علم سیرت علی ہذا القیاس ،، نیز ابو اسحاق ثعلبی نے جن رجال حدیث ابی صالح عن ابن عباس سے آیۂ بلغ کے نزول کی روایت کی ہے انھیں رجال حدیث سے شیخ عبد القادر جیلانی (جو شاہ ولی اللہ کے پیر ہین) اپنے غنیۃ الطالبین مین یہ روایت کی ہے وعن ابی صالح عن ابن عباس قال سميت ترویة و عرفة لأن ابراهيم عليه السلام رای ليلة الترویة فی منامه انه يؤمر بذبح ابنه ... الخ روایت ہے ابو صالح سے انھے ابن عباس سے کہ ترویہ و عرفہ اسلئے نام رکھا گیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام ترویہ کی رات کو خواب مین دیکھا کہ وہ حکم کیے گئے ہین اپنے بیٹے کے ذبح کرنے مین۔

الآیۃ فی علی ایض الحموینی
فی فرائد السمطین اخرجہ
عن ابی ھریرۃ ایض المالکی اخرج
فی فصول المھمۃ عن
ابی سعید الخدری قال
نزلت ھذہ الآیۃ فی
علی فی غدیر خم ھکذا ذکرہ
الشیخ محی الدین النووی

بلغ علی کی شان مین نازل ہوا۔ اور
حموینی نے فرائد السمطین مین ابوہریرہ کے
سند سے اور علامہ مالکی نے اپنی کتاب
فصول المہمہ مین ابوسعید خدری سے روایت
کی ہے کہ آیت جناب علی علیہ السلام کی
شان مین غدیر خم کے روز نازل ہوئی۔
ایسے ہی شیخ محی الدین نووی نے بھی
ذکر کیا ہے۔

اور آیۂ موصوفہ کا ابوہریرہ کی سند سے نازل ہونے کی تائید اتقان فی علوم القرآن سیوطی جلد اول صفحہ ۲۰ سطر ۱۷ و ۱۸ مطبوعہ سنہ ۱۳۰۶ھ سے ہوتی ہے۔

واللہ یعصمک
من الناس فی صحیح ابن
حبان عن ابی ھریرۃ
انھا نزلت فی السفر۔

یعنی آیہ واللہ یعصمک من
الناس جو آیہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل
الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ
واللہ یعصمک من الناس کا آخری جزو ہے
جو سفر مین نازل ہوا۔

اور آیۂ موصوفہ کا آخری جزو ہونے کا ثبوت تفسیر درمنثور سیوطی مجلد ثانی صفحہ ۲۹ مین یہ ہے:۔

اخرج ابن ابی حاتم و
ابن مردویہ و ابن عساکر عن
ابی سعید الخدری قال نزلت
ھٰذہ الآیۃ یا ایھا الرسول بلغ
ما انزل الیک من ربک علی
رسول اللہ صلعم یوم غدیر خم
فی علی بن ابی طالب و اخرج
ابن مردویہ عن ابن مسعود
قال کنا نقرأ علی عھد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا
الرسول بلغ ما انزل الیک من
ربک ان علیا مولی المومنین
وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ
واللہ یعصمک من الناس۔

ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ
اور ابن عساکر نے ابی سعید خدری
سے روایت کی ہے کہ یہ آیت
"یا ایھا الرسول بلغ ما انزل
الیک من ربک" رسول اللہ
صلعم پر یوم غدیر حضرت علی کی
شان میں نازل ہوئی اور ابن
مردویہ نے ابن مسعود سے روایت
کی ہے کہ ہم رسالت مآب صلعم کے
زمانہ میں اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے
کہ اے رسول پہونچا دے اس چیز کو جو تیرے
رب کی طرف سے تیری طرف اتاری
گئی یہ کہ علی کل مومنین کا مولیٰ ہے
اور اگر اسکا ابلاغ نہ ہوا تو گویا تو نے میری رسالت
نہیں پہنچائی اور اللہ تجھ کو لوگوں سے بچائیگا

اور تفسیر غرائب القرآن[۱] علامہ نظام نیشاپوری جو جامع البیان طبری جلد ۶ کے

---

[۱] کشف الظنون میں ہے غرائب القرآن و رغائب الفرقان فی التفسیر للعلامہ نظام الدین حسن بن محمد بن حسین القمی النیسابوری المعروف بنظام الاعرج الخ

حاشیہ پر مطبوعہ مصر ۱۳۲۱ھ ہے جس کے صفحہ ۱۷۰ مین ہے

یا ایها الرسول بلغ عن
ابی سعید الخدری ان هذه
الآیة نزلت فی فضل علی بن
ابی طالب رضی الله عنه وکرم
الله وجهه یوم غدیر خم فاخذ
رسول الله صلی الله علیه وسلم
بیده وقال من کنت مولاه
فهذا علی مولاه اللهم وال
من والاه وعاد من عاداه
ولقیه عمر وقال هنیئاً لك
یا ابن ابیطالب اصبحت
مولای ومولا کل مومن و
مومنة وهو قول ابن عباس
والبراء بن عازب ومحمد
بن علی

ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ
آیۂ یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک الآیہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ کی فضیلت
مین بروز غدیر خم نازل ہوا اسکے نزول
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حضرت علی بن ابی طالب کا ہاتھ پکڑ کر
فرمایا کہ جسکا مین مولا ہون پس اُسکا علی
مولا ہے اللہ دوست رکھ اُسکو جو علی کو
دوست رکھے اور دشمن رکھ اسکو جو علی سے
دشمنی رکھے پھر حضرت عمر نے حضرت علی کو
مبارکباد دی اور کہا کہ مبارک ہو اے ابن
ابیطالب کہ تم آج سے جمیع مومنین و
مومنات کے مولی ہو گئے اور یون ہی
عبداللہ بن عباس اور براء بن عازب اور
محمد بن علی علیہما السلام سے مروی ہے۔

اور حضرت براء بن عازب کی روایت مین ۱۸ ذیحجہ کو (پنجشنبہ) تھا وہ روایت

یہ ہے جسکو عبقات الانوار غدیر جلد سیوم صفحہ ۱۹۲ مطبوعہ ۱۲۹۴ھ سے نقل کیا جاتا ہے اور جسکو شیخ جمال الدین محمد بن یوسف زرندی نے اپنی کتاب نظم درر السمطین فی فضائل المصطفیٰ والمرتضی والبتول والسبطین مین وارد فرمایا ہے۔

روی الامام الحافظ ابو بکر
احمد بن الحسین البیهقی رحمه
الله بسنده الی البراء بن عازب
قال قبلنا مع النبی صلی الله
علیه وسلم فی حجة الوداع حتی
اذا کنا بغدیر خم یوم الخمیس ثامن
عشر من ذی الحجة فنودی فینا
الصلوٰة جامعة وکسح للنبی صلی
الله علیه وسلم تحت شجرتین
فاخذ النبی صلی الله علیه وسلم
بید علی ثم قال لست اولی
بالمومنین من انفسهم قالوا بلی

امام حافظ بیہقی نے بسند خود براء
بن عازب سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ
نبی صلوات اللہ علیہ کے ساتھ حجۃ الوداع
سے چلے حتی کہ غدیر خم مین ۱۸ ذی الحجہ
پنجشنبہ کے روز وارد ہوئے پس الصلوٰۃ
جامعہ کی ندا دی گئی اور آنحضرت کیلئے
دو درختون کے نیچے صفائی کی گئی منبر
تیار کیا گیا پھر آنحضرت نے حضرت
علی کا ہاتھ پکڑ کر لوگون سے ارشاد کیا
کیا مین مومنین کے لئے اُن کے نفوس
سے اولیٰ نہین ہون۔ سب نے
عرض کیا بیشک۔ پھر فرمایا

---

۵ ذکر کتاب درر السمطین کشف الظنون مین ہے۔ دُرر السمطین فی فضائل المصطفیٰ والمرتضیٰ والبتول والسبطین للشیخ جمال الدین محمد بن یوسف الزرندی محدث الحرم النبوی المتوفی خمسین سبعمائة ۷۵۰ھ

قال الست اولی بکل مومن من	کیا میں ہر مومن کے لیے انکے نفس سے
نفسہ قالوا بلی قال الیس ازواجی	اولیٰ نہیں ہوں سب نے عرض کیا کہ بیشک
امہاتکم قالوا بلی فقال رسول اللہ	پھر فرمایا آنحضرت نے کیا میری بیبیاں
صلی اللہ علیہ وسلم فان ہذا علی	تمہاری مائیں نہیں ہیں سب نے کہا
من انا مولاہ اللہم وال من	بیشک ہیں پس فرمایا آنحضرت نے کہ
والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ	جسکا میں مولا ہوں اسکا یہ علی مولا ہے خدایا
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	دوست رکھ اسکو جو دوست رکھے علی کو اور
بعد ذلک فقال ہنیئالک یا ابن	دشمن رکھ اسکو جو دشمن رکھے علی کو اسکو بعد
ابی طالب اصبحت وامسیت مولی	حضرت عمر بن خطاب نے حضرت علی سے ملکر مبارکباد دی
کل مومن ومومنۃ الخ	اور کہا کہ خوشی ہو تمکو اے ابوطالب کے بیٹے صبح کی

یہ مسلمات سے ہے کہ آیہ تبلیغ سورہ مائدہ کا آخری جزو ہے اور سورہ مائدہ حجۃ الوداع میں درمیان مکہ اور مدینہ کے نازل ہوا یعنی یوم غدیر خم اٹھارہ ذی الحجہ کے دن میں نازل ہوا اسی کے نازل ہونے کے چند گھنٹے بعد اسکے بعد آیت الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی جسکے نازل ہونے پر رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شکریہ فرمایا ہے۔ اور اسی آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول خدا اکیاسی شبانہ روز زندہ رہے ہیں۔ چنانچہ شیخ عبد القادر جیلانی اپنے غنیۃ الطالبین میں اور جناب فاضل علامہ ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ نے مناقب آل ابیطالب مطبوعہ بمبئی کے جلد ثالث صفحہ ۲۰ میں اور مولوی صدیق حسن خاں بھوپالی نے

اپنی تفسیر فتح البیان جلد ثالث مطبوعہ مصر ۱۳۰۱ھ کے صفحہ ۱۹ مین اور سیرت شبلی حصہ ثانی
کے حاشیہ صفحہ ۱۳۶ مین ابن عباس کے سند سے اکیاسی یوم کے مدت کی روایت نقل کی ہے
اور شاہ ولی اللہ اپنی تفسیر فتح الرحمن مین لکھتے ہین :-

و این آیت آخر آیات قرآن است — یعنی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم آخر آیات
بعد از این ہیچ آیت نازل نشد۔ — قرآن مجید ہے اسکے بعد کوئی آیت نہین اتری

اور اوپر کے صفحات سے گزر چکا ہے کہ واحدی اور ثعلبی مفسرین سنے آیۂ تبلیغ کا یوم غدیر (۱۸ ذی الحجہ)
مین نازل ہونا مستند روایت سے وارد کیا ہے جس سے صاف ظاہر اور ثابت ہو گیا کہ
۱۸ ذی الحجہ کے بعد کوئی آیت نہین اتری - اور دونون تفاسیر واحدی و ثعلبی مقبولہ و مسلمہ شاہ ولی اللہ
ہین - اسلئے آیۂ اکمال دین غدیر خم مین نازل ہوا -

اور شاہ ولی اللہ سرور المحزون مطبوعہ ۱۲۵۰ھ صفحہ ۴۴ مین لکھتے ہین

وفات یافت آنحضرت صلعم — آنحضرت صلعم نے دو شنبہ کے دن جو
روز دو شنبہ دفن کردہ شد — ۱۲ ربیع الاول کو وفات پائی اور چودہ دن بعد
بتاریخ دوازدہم از ربیع الاول — یعنی ۲۸ و ۲۹ ماہ صفر اور بارہ روز شروع ماہ
دنیا را ماند چہاردہ روز — ربیع الاول کے کل ۱۴ دن باقی کے ہوگئے -

سیرت مغلطائی (حافظ علاء الدین مغلطائی بن قلیج مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ) کے صفحہ ۱۰۰ مین ہے :-

ثم سریۃ اسامۃ بن زید — پھر سریہ ہے اسامہ بن زید کا

الی اهل ابنی بالسراة ناحیة البلقا — اہل ابنی پر مقام سراة مین جو بلقا کے

یوم الاثنین لاربع لیال بقین — گوشہ مین ہے واقع ہے ۲۶ صفر دوشنبہ ۱۱ھ

من صفر سنۃ احدی عشر لغزو — کے دن اسلئے غزوہ روم کے اپنے باپ کے

الروم مکان قتل ابیہ..... الخ — قتلگاہ تک الخ

مزید ازین تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبدالعزیز مطبوعہ ثمر ہند لکھنؤ نولکشور سنہ ۱۲۹۶ھ ۱۸۷۹ء آخر باب دوم

صفحہ ۲۰۴ مین ہے ا-

بست و ششم (۲۶) صفر روز دوشنبہ — ۲۶ صفر دوشنبہ کے دن حضرت نے

آنحضرت امر فرمود مردم را کہ ساختگی لشکر — لوگون کو حکم دیا کہ جنگ روم پر انتقام

کنند برائے جنگ روم و انتقام — زید بن حارثہ کے لئے جانے کی تیاری کرین

زید بن حارثہ در روز سہ شنبہ اسامہ بن — اور سہ شنبہ کے دن اسامہ بن زید کو امیر

زید را امیر لشکر ساخت و روز چہار شنبہ — فوج کا فرمایا اور ۲۸ صفر چہار شنبہ

بست و ہشتم (۲۸) صفر مذکور آنحضرت را مرض — کے دن حضرت ص کو بیماری لاحق

طاری شد..... الخ — ہوئی۔

اور اس مہینے صفر کے ۲۸ صفر (چہار شنبہ) اور ۲۹ صفر (پنجشنبہ) دو دن اور بارہ دن، ماہ ربیع الاول ۱۲ھ کے کل چودہ دن ہو گئے۔ یعنی ماہ صفر ۲۹ دن کا مان کر بارہ ربیع الاول کو چودہ دن بیماری کے بتائے گئے ہین۔ ۲۸ صفر چہار شنبہ کا چودھوان دن بارہ ربیع الاول ہوا۔ اور ہر چہار شنبہ کا پندرھوان دن چہار شنبہ اور چودھوان دن (سہ شنبہ) ہونا بدیہیات سے ہے

نیز یکم ربیع الاول و ۸ ربیع الاول (جمعہ) ۹ ربیع الاول (شنبہ) ۱۰ ربیع الاول (یکشنبہ) ۱۱ ربیع الاول (دوشنبہ) ہوا اور حضرت صلعم کل تیرہ[۱۳] دن بیمار رہے۔ اور رسول خدا نے دوشنبہ کو وفات فرمائی ہے۔ پس گیارہ ربیع الاول کے مراجعت سے یکم ربیع الاول (جمعہ) ۲۹ صفر (پنجشنبہ) یکم صفر (پنجشنبہ) ۳۰ محرم (چہارشنبہ) ۲۹ و یکم محرم (سہ شنبہ) ۲۹ و یکم و ۸ و ۱۵ ذیحجہ (دوشنبہ) ۱۶ (سہ شنبہ) ۱۷ (چہارشنبہ) ۱۸ ذیحجہ (پنجشنبہ) ہوا۔ ابوسعید خدری نے اسی ۱۸ ذیحجہ کے پنجشنبہ ہونے کی روایت کی ہے۔ چنانچہ علامہ شہر ابن آشوب نے مناقب آل ابیطالب ج ثالث صفحہ ۲۳ میں لکھا ہے وفی روایۃ الخدری انہ کان یوم الخمیس۔ ابوسعید خدری کی روایت میں یوم غدیر کو پنجشنبہ تھا۔

وابوسعید خدری وجابر الانصاری قال لما نزلت الیوم اکملت لکم دینکم قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضا الرب برسالتی وولایۃ علی بن ابی طالب بعدی رواہ النطنزی[۱] فی الخصائص

پوری روایت مذکورہ خصائص العلویہ ابوالفتح نطنزی[۱] کی عبقات الانوار غدیر

---

[۱] انساب سمعانی میں بعد ذکر نطنزی کی ہے۔ وسبطہ ابوالفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی افضل من بخراسان وعراق فی اللغۃ والادب والقیام بصنعۃ الشعر قدم علینا مرو سنۃ احدی وعشرین و قرأت علیہ طرفا صالحا من الادب واستفدت منہ واغترفت من بحرہ ثم لقیتہ بھمدان ثم قدم علینا ببغداد غیر مرۃ فی مدۃ مقامی بہا وما لقیتہ الا وکتبت عنہ واقتبست منہ سمع باصبہان ابا سعد المطرز وابا علی الحداد وعاصم بن ابی نصر البرجی وببغداد ابا القاسم بن بیان الرزاز وابا علی بن نبہان الکاتب وطبقتہم سمعت منہ اجزاء بمرو من الحدیث وکانت ولادتہ سنۃ ثمانین واربعمائۃ ۴۸۰ھ ترجمہ سمعانی استاذ نطنزی کشف الظنون میں ہے الانساب السمعانی ہو الامام ابوسعید عبدالکریم بن محمد المروزی الشافعی الحافظ المتوفی سنۃ ۵۶۲ھ

مجلد سیوم صفحہ ۵۷۷ سے نقل ہے۔

اخبرنا الحسن بن احمد بن	خبر دی ہمکو حسن بن احمد بن حسن
الحسن المهری قال حدثنا احمد بن	مہری نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن
عبداللہ بن احمد قال حدثنا محمد	عبداللہ بن احمد نے کہا حدیث کی ہم سے
بن احمد بن علی قال حدثنا محمد	محمد بن احمد بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے
بن عثمان بن ابی شیبۃ قال	محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے کہا حدیث
حدثنا یحییٰ الحمانی قال حدثنا	کی ہم سے یحییٰ حمانی نے کہا حدیث کی ہمسے
قیس بن الربیع عن ابی هارون	قیس بن ربیع نے ابی ہارون عبدی سے
العبدی عن ابی سعید الخدری	اسنے ابو سعید خدری سے روایت کی کہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ نے لوگوں کو بلایا علی کی طرف
دعا الناس الی علی فی غدیر خم	غدیر خم میں اور فرمایا کہ درختوں کے نیچے سے
وامر بما تحت الشجرۃ من الشوک فقم	کانٹے وغیرہ صاف کئے جائیں پھر (وہاں لوگوں
وذلک یوم الخمیس فدعا علیاً	کو جمع کیا) یہ پنجشنبہ کا دن تھا پس بلایا علی کو اور
فاخذ بضبعیه فرفعهما حتی نظر	انکے دونوں بازوؤں کو پکڑکر اسقدر بلند کیا کہ لوگوں نے
الناس الی بیاض ابطیه رسول اللہ	رسول خدا کے بغلوں کی سفیدی مشاہدہ کی پس لوگ
صلعم ثم لم یتفرقوا حتی نزلت هذه	ابھی متفرق نہوے تھے۔ یہانتک کہ نازل ہوئی
الآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم	یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم

واتممت علیکم نعمتی	واتممت علیکم نعمتی
ورضیت لکم الاسلام	ورضیت لکم الاسلام
دینا۔ فقال رسول اللہ صلعم	دینا۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ اکبر علی اکمال	اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ اکبر
الدین واتمام النعمۃ و	(خدا کا شکر) اکمال دین اور اتمام
رضی الرب برسالتی والولایۃ	نعمت پر اور اس امر پر کہ خداوند عالم
لعلی من بعدی قال	میری رسالت اور میرے بعد
من کنت مولاہ فعلی مولاہ	علی کی ولایت سے خوشنود ہوا فرمایا
اللھم وال من والاہ و	جسکا مین مولا ہون اُس کا علی مولا
عاد من عاداہ وانصر من	ہے الٰہی دوست رکھ اُسکو جو دوست رکھے
نصرہ واخذل من خذلہ	علی کو اور دشمن رکھ اسکو جو دشمن رکھے علی کو اور مدد کر
ھذا حدیث لہ طرق	اسکی جو مدد کرے علی کی اور چھوڑ دے اسکو جو چھوڑ دے
کثیرۃ الی ابی سعید الخدری	علی کو۔ یہ حدیث بہت طریقون سے ابو سعید خدری سے مروی ہے

مجموعہ عدد زبر و بیّنہ جس کی مجموعی تعداد ۶۵۶۳ عدد ہوتے ہین اور جس کی ۲۲ عبارتین گزر چکین پندرہ عبارتین ذیل مین لکھی جاتی ہین اور پہلی عبارت کر کی مع سنہ ہجری کے ہے

(۱)

نزلت بولایۃ علی الولی یوم الخمیس الثامن عشر من ذی الحجۃ سنۃ عشرۃ من الھجرۃ

نزلت	بولایۃ	علی الولی	یوم الخمیس	الثامن عشر	من ذی الحجۃ	سنۃ	عشرۃ	من الھجرۃ	
۴۸۷	۴۴۹	۱۸۷	۷۹۷	۱۱۹۲	۱۲۴۲	۵۱۰	۹۷۰	۷۲۹	۶۵۶۳

(۲)

هٰذه الآیة الیوم الی لکم الاسلام دینا انها نزلت بالنص

۷۱۰ ۴۴۲ ۸۷ ۴۱ ۳۱۸ ۵۷ ۴۸۷ ۱۷۳

بولایة امیر المؤمنین علی ثامن عشر من ذی الحجة هو یوم الخمیس ۶۵۶۳

۴۴۹ ۴۷۸ ۱۱۰ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲ ۱۱ ۷۹۷

(۳)

هٰذه الآیة انزلت بولایة خیر الوصیّین والمسلمین یوم الخمیس

۷۱۰ ۴۴۲ ۴۸۸ ۴۴۹ ۱۰۰۷ ۲۶۷ ۷۹۷

ثامن عشر من ذی الحجة ۶۵۶۳

۱۱۶۱ ۱۲۴۲

(۴)

هٰذه الآیة فی سورة المائدة انزلت علی احمد النبی الامّی بولایة

۷۱۰ ۴۴۲ ۹۰ ۱۱۵۲ ۴۸۸ ۳۳۸ ۴۴۹

علی الولی بن ابی طالب علیه السلام بغدیر خم بعد العصر ۶۵۶۳

۱۸۷ ۱۰۷ ۲۷۷ ۱۸۵۶ ۴۶۷

(۵)

ان الآیة الیوم الی لکم الاسلام دینا انزلت علی سید النبی الامّی بولایة علی

۵۱ ۴۴۲ ۸۷ ۴۱ ۳۱۸ ۴۸۸ ۱۱۰ ۲۴۹ ۴۴۹ ۱۱۰

یعسوب الدین علیه السلام یوم الخمیس الثامن عشر من ذی الحجة بالعصر ۶۵۶۳

۲۴۳ ۲۷۷ ۷۹۷ ۱۱۹۲ ۱۲۴۲ ۴۶۷

(۶)

انّ هٰذه الآیة نزلت بولایة سیّد المومنین امام المتقین علی فی

۵۱ ۷۱۰ ۴۴۲ ۴۸۷ ۴۴۹ ۳۰۱ ۷۱۳ ۱۱۰ ۹۰

یوم الخمیس ثمانی عشر من ذی الحجة ۶۵۶۳

۷۹۷ ۱۱۷۱ ۱۲۴۲

(۷)

انزلت علی النبی بولایة خیر الوصیین وصالح المؤمنین علی علیه السلام

۴۸۸ ۲۰۳ ۴۴۹ ۱۰۰۷ ۳۶۲ ۱۱۰ ۲۷۰

یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجة بعد العصر

۷۹۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲ ۴۶۷ — ۶۵۶۳

(۸)

هذه الآیة نزلت بولایة امام المتقین علی الزکی بن ابیطالب علیه السلام

۷۱۰ ۴۴۲ ۴۸۷ ۴۴۹ ۷۱۳ ۲۸۵ ۲۷۷

یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجة

۷۹۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲ — ۶۵۶۳

(۹)

هذه الآیة الیوم اکملت لکم الاسلام دینا انزلت بولایة ابی النجباء

۷۱۰ ۴۴۲ ۸۷ ۴۱ ۳۱۹ ۴۸۸ ۴۴۹ ۱۰۱

امیر المؤمنین علی بن ابیطالب بیوم الخمیس لثمان عشر من ذی الحجة

۴۷۸ ۲۱۷ ۷۹۹ ۱۱۹۱ ۱۲۴۲ — ۶۵۶۳

(۱۰)

هذه الآیة انزلت بولایة اولی بالمومنین امام المتقین علی الزکی بن ابیطالب

۷۱۰ ۴۴۲ ۴۸۸ ۴۴۹ ۴۷ ۲۲۹ ۷۱۳ ۲۸۵

یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجة

۷۹۷ ۱۱۶۱ ۱۲۱۲ — ۶۵۶۳

(۱۱)

هذه الآیة فی سورة المائدة هی نزلت علی النبی الامی. بولاء علی

۷۱۰ ۴۴۲ ۹۰ ۶۶۶ ۴۸۶ ۱۵ ۴۸۷ ۲۰۳ ۸۲ ۴۰ ۱۱۰

بیوم الخمیس لثمان عشر من ذی الحجة

۷۹۹ ۱۱۹۱ ۱۲۴۲ — ۶۵۶۳

(۱۲)

هٰذه الآیة انزلت بولایة یعسوب الامة والمسلمین علی علیه السلام

۷۱۰ ۴۴۳ ۴۸۸ ۴۴۹ ۶۲۰ ۲۶۷ ۱۱۰ ۲۷۷

یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجة ۶۵۶۳

۷۹۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲

(۱۳)

انّ هٰذه الآیة الیوم الی لکم الاسلام دینا انزلت بولایة ابی تراب

۵۱ ۷۱۰ ۴۴۲ ۸۷ ۴۱ ۳۱۸ ۴۸۸ ۴۴۹ ۶۱۶

علی الهادی یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجة ۶۵۶۳

۱۶۱ ۷۹۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲

(۱۴)

هٰذه الآیة انزلت بولایة مولی المومنین امام المتقین علی

۷۱۰ ۴۴۲ ۴۸۸ ۴۴۹ ۳۱۳ ۷۱۳ ۱۱۰

بن ابی طالب یوم الخمیس الثامن عشر من ذی الحجة ۶۵۶۳

۱۰۷ ۷۹۷ ۱۱۹۲ ۱۲۴۳

(۱۵)

انّ الآیة الیوم الی لکم الاسلام دینا انزلت بولایة مولی المومنین

۵۱ ۴۴۲ ۸۷ ۴۱ ۳۱۸ ۴۸۸ ۴۴۹ ۳۱۳

وامام المتقین علی الزکی علیه السلام یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجة ۶۵۶۳

۷۱۹ ۱۶۸ ۲۷۷ ۷۹۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲

عبقات الانوار غدیر مجلد چہارم حاشیہ صفحہ ۲۳۰ میں ہے:-

قال سلیمان بن احمد الطبرانی کہا سلیمان بن احمد طبرانی نے

فی المعجم الصغیر حدثنا محمد	معجم صغیر مین کہ حدیث بیان کی
بن مسلم بن عبد العزیز الاشعری	ہم سے محمد بن مسلم بن عبد العزیز اشعری
الاصفهانی حدثنا مجاشع بن	صفہانی نے کہ حدیث بیان کی ہم سے
عمرو بهمدان سنہ ۲۳۵ھ حدثنا	مجاشع بن عمرو نے ہمدان مین ۲۳۵ھ مین
عیسی بن سوادہ الرازی حدثنا	کہا حدیث بیان کی ہم سے ہلال بن
هلال بن ابی حمید الوزان	ابو حمید وزان نے عبد اللہ بن حکیم جہنی سے
عن عبد الله بن حکیم الجهنی	کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
قال قال رسول الله صلی الله	وسلم نے کہ اللہ جل شانہ نے شب معراج
علیه وسلم ان الله عزوجل	مین میری طرف وحی فرمائی علی
اوحی الی فی علی ثلثة اشیاء لیلة	کے بارے مین تین چیزون کے لئے
اسری بی انه سید المؤمنین	کہ وہ سید المؤمنین وامام المتقین
امام المتقین وقائد الغر	اور قائد الغر المحجلین ہے۔

المحجلین

مجموعہ فتاوی مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی فرنگی محلی مین ہے :-

سوال	سوال
لفظ مصطفے در القاب آنحضرت	لفظ مصطفے القاب آنحضرت
علیہ السلام ولفظ مرتضی در القاب حضرت علی	علیہ السلام اور لفظ مرتضی القاب جناب علی

کرم اللہ وجہہ آنقدر تخصیص یافتہ کہ بحکم علم
رسیدہ در کتب قدیم اینقدر تخصیص یافتہ
نمی شود معلوم نیست کہ از کدام زمان
شہرت یافتہ

جواب

(شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)

وجہ تلقیب آنحضرت علیہ السلام بمصطفی
در مواہب لدنیہ و سیرت شامیہ و
شروح دلائل الخیرات ہمین مذکور ہست
کہ ان اللہ اصطفی من ولد ابراھیم
اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل
کنانۃ واصطفی قریشا من کنانۃ
واصطفا ہاشما من قریش
واصطفانی من بنی ھاشم و
ہر چند اصطفی در حق حضرت موسی و حضرت
مریم بلکہ تمامی رسل و انبیا وارد ست
وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

علیہ السلام سے اسقدر خصوصیت کے ساتھ
مشہور ہو گیا ہے کہ اصل نام سمجھا جاتا ہے
قدیم کتابون مین اتنی خصوصیت نہین
پائی گئی بمعلوم نہین کہ شہرت کس زمانہ سے ہے

جواب

(شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)

سبب ملقب ہونے جناب رسول خدا کا
لفظ مصطفے سے کتاب مواہب لدنیہ قسطلانی
و سیرت شامیہ اور شروح دلائل الخیرات سے
یہ (حدیث شریف) مذکور ہے کہ تحقیق اللہ تعالی
نے اولاد ابراہیم علیہ السلام سے حضرت اسمعیل
کو مصطفے کیا اور حضرت اسمعیل کی اولاد سے کنانہ
کو اور کنانہ کی اولاد سے (حضرت) قریش کو اور
قریش کی اولاد سے (حضرت) ہاشم کو مصطفے کیا
اور ہاشم سے بنی ہاشم کو اور اُنسے مجکو مصطفے کیا حالانکہ
یہ اصطفی (غیر انبیا مین) حضرت مریم کو اور
(انبیا و رسل) مین حضرت موسیٰ وغیرہ کے لئے ہے

لیکن اصطفار خاص کہ مرتب بچند
مرتبہ واقع شدہ باشد مخصوص بآنجناب
است و در سیرت شامیہ و مواہب مذکور است
کہ المصطفی من اشہر اسمائہ صلی اللہ
علیہ وسلم اما استعمال این اسم در صدر
اول کمتر بود دیگر در کلام ابن مسعود
روایتے دیدہ شدہ ۔ در تلقیب حضرت
علی کرم اللہ وجہہ بمرتضی در احادیث دیدہ
نشدہ و نہ در صدر اول این لفظ مستعمل بود
و در احادیث صحیحہ کنیت ایشان بابو تراب
و ابو الریحانتین و تلقیب ایشان بذو القرنین
و یعسوب الدین و صدیق و فاروق و
سابق و یعسوب الامۃ و یعسوب قریش و
بیضۃ البلد و امین و شریف و ہادی و مہتدی
و ذو الاذن الواعی مروی و ثابت است ه

اور سلام ہو اُن بندوں پر جو مصطفی ہیں
لیکن یہ اصطفائیت خاص کہ چند مرتبہ کے
ساتھ پہونچی وہ مخصوص آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ہے چنانچہ سیرت
شامیہ اور مواہب لدنیہ میں لکھا ہے
کہ مصطفی حضرت کے مشہور ناموں
سے ہے لیکن استعمال اس نام کا
صدر اول میں کم تھا لیکن ابن مسعود کے قول
میں ایک روایت دیکھی گئی اور لقب حضرت
علیؑ میں لفظ مرتضی حدیث میں نہیں دیکھا
نہ صدر اول میں اس لفظ کا استعمال تھا اور احادیث صحیح
میں کنیت جناب موصوف کی ابو تراب و ابو ریحانتین
اور لقب ذو القرنین یعسوب الدین صدیق اور فاروق
اور سابق اور یعسوب الامۃ اور یعسوب قریش اور بیضۃ البلد اور امین
اور شریف اور ہادی اور مہتدی اور ذو الاذن الواعی مروی و ثابت ہے

ہ تفسیر فتح العزیز پارہ ۲۹ سورہ الحاقہ مطبوعہ لاہو محمدی کے صفحہ ۸۰ میں بہ تفسیر لفظ اذن واعیہ کے ہے :۔
قواعد نجات از نقل گناہان را بحضرت امیر المومنین القا فرمود و ایشان را تمام ساختن و کمال عل خود را بصورت
ایشان مصور نمودن ضرور افتاد کہ ایشان بحکم ابوت آن کمال را تر و تازہ بصاحبزادہ ہا رسانند و این سلسلہ تا قیام قیامت
توسط ایشان جاری ماند و لہذا حضرت امیر المومنین را یعسوب المومنین خطاب دادند

و مرزا محمد بن معتمد خان حارثی مورخ
مشہور این شہر در رسائل فضائل خلفاو
فضائل اہلبیت کہ این ہر دو رسالہ از عمدہ
تصانیف اوست بلقب ایشان مرتضی
نیز ذکر نمودہ اما اینوقت فقیر را یاد نیست
کہ بکدام حدیث تمسک کردہ و از حدیث انس
بن مالک در قصہ تزویج حضرت سیدۃ النساء و
خطبہ حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق
ایشان را لفظے مفہوم میشود کہ مرتضی و مختار
بودن حضرت امیر درین امر یعنی تزویج حضرت
سیدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا از ان
ثابت می شود۔

اور مرزا محمد بن معتمد خان حارثی مورخ
مشہور اس شہر (دہلی) کے اپنے رسائل
(مفتاح النجا ونزل الابرار) فضائل خلفاء
وفضائل اہلبیت میں کہ یہ دونوں رسالے
انکے عمدہ تصنیفات سے ہیں لقب جناب علی
مرتضی کا لفظ مرتضی سے بھی ذکر کیا ہے لیکن
اسوقت مجھ فقیر کو یاد نہیں ہے کہ کس حدیث کی سند
سے تمسک کرکے اختیار کیا ہے اور حدیث انس بن مالک سے
قصہ تزویج حضرت سیدۃ النساء اور خطبہ مانگنی حضرت ابوبکر
صدیق و عمر فاروق میں جناب علی کے لئے لفظ مرتضی کا مفہوم کہ
مرتضی اور مختار ہونا جناب امیر علیہ السلام کا اس امر یعنی تزویج
حضرت سیدۃ النساء رضی کا اس سے ثابت ہے،

غالباً مرزا محمد بن معتمد خان نے اس حدیث صیحانی سے لفظ مرتضیٰ کا استعمال کیا ہے جو ارجح المطالب مولوی عبید اللہ امرتسری کے صفحہ ۱۴۴ میں ہے

عن جابر بن عبد اللہ قال
سمعت علیا یقول بجماعۃ من
الصحابۃ اتدرون لم سمی الصیحانی

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں نے
جناب امیر کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صحابہ کہہ رہے
تھے کیا تمکو معلوم ہے کہ صیحانی کھجور کا نام کیوں صیحانی

صیحانیا قلنا اللھم لا قال	رکھا گیا وہ عرض کرنے لگے بخدا نہیں میں
خرجت مع رسول اللہ صلعم	معلوم ہے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ ایک
ذات یوم نمشی فی طرقات	دفعہ میں جناب رسول مقبول کیساتھ مدینہ
المدینة اذ مررنا بنخل	سے باہر راستوں میں جا رہا تھا، ہم
من نخلھا فصاحت نخلة	کھجوروں کے جھنڈ کے پاس سے گزرے
باخری ھذا النبیؐ	ایک کھجور کے درخت نے دوسرے
المصطفی وھذا علی	سے کہا یہ نبی مصطفےٰ ہیں اور یہ علی مرتضیٰ
المرتضی ثم جزناھا	ہیں پھر ہم وہاں سے آگے بڑھے ایک
فصاحت ثانیة بثالثة	دوسرے کھجور کے درخت نے تیسرے سے
ھذا موسیٰ واخوہ ھارون	کہا یہ موسیٰ ہیں اور انکے بھائی ہارون ہیں
ثم جزناھا فصاحت	پھر ہم وہاں سے آگے بڑھے چوتھے
رابعة بخامسھا ھذا	نے پانچویں سے کہا یہ نوحؑ ہیں اور یہ
نوح وھذا ابراھیم	ابراہیمؑ ہیں۔ پھر ہم وہاں سے
ثم جزناھا فصاحت	آگے بڑھے چھٹے نے ساتویں سے کہا
سادسة بسابعة ھذا	یہ محمد سید النبیینؐ ہیں اور یہ علی
محمد سید النبیین	سید الوصیینؑ ہیں جناب
وھذا علی سید الوصیین	رسالتمآب یہ سنکر ہنس پڑے

فتبسم النبی صلعم ثم	پھر حضرت نے فرمایا یا علی
قال یا علی انما سمی	یہ وجہ ہے کہ ان کھجوروں کو
نخل المدینة صیحانیا	صیحانی یعنی پکارنے والی کھجوریں
لانہ صاح بفضلی و	کہتے ہیں وہ میرے اور تیرے
فضلك۔	فضیلت میں پکارتی ہیں۔

یہی حدیث باسناد دیگر مناقب اخطب خوارزم موفق بن احمد المکی الحنفی مطبوعہ ایران ۱۳۱۳ھ میں باین طریق مذکور ہے:۔

اخبرنا شہردار ھذا	شہردار نے ہم سے یہ خبر بحق اجازہ
اجازة حدثنا ابی شیرویہ	بیان کی وہ کہتے ہیں کہ میرے باپ
بن شہردار الدیلمی	شیرویہ بن شہردار دیلمی نے خبر دی
اخبرنا ابو الفضل احمد	وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو الفضل احمد بن الحسن
بن الحسن بن خیرون	باقلانی نے اس اجازہ میں خبر دی
الباقلانی الامین فیما	جو مجھے عنایت کیا تھا وہ کہتے ہیں کہ
اجازنی اخبرنا ابو الحسن	مجھے ابو الحسن بن حسن بن دوما نے خبر دی
بن الحسن بن دوما ببغداد	بغداد میں وہ کہتے ہیں کہ مجھے احمد
اخبرنا احمد بن النصر	بن نصر بن عبد اللہ بن فتح ذارع
بن عبد اللہ بن الفتح	ہزدوان نے خبر دی وہ کہتے ہیں

الذارع بالنهروان حدثنا	کہ مجھے صدقہ بن موسیٰ بن تمیم
صدقة بن موسی بن	بن ربیعہ ابوالعباس نے خبر دی وہ
تمیم بن ربیعة ابوالعباسؒ	کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے
حدثنا ابی حدثنا الرضا	بیان کیا اون سے امام رضاؑ نے بیان کیا
عن ابیه موسی بن جعفر	اون جناب سے اُنکے باپ موسیٰؑ بن جعفر
عن ابیه جعفر بن محمد	نے اون سے اون کے باپ جعفر بن
عن ابیه محمد بن علی	محمد نے اُن سے اُن کے باپ محمد
عن ابیه علی بن الحسین	بن علی نے اُن سے اُن کے باپ علی
عن ابیه الحسین بن علی	بن الحسین نے اُن سے اُنکے باپ حسین
بن ابی طالب عن ابیه	بن علی بن ابیطالب نے اُن سے
قال خرجت مع رسول	اُنکے پدر جناب علی علیہ السلام نے روایت
الله صلعم ذات یوم	کی ہے کہ ایکدفعہ میں جناب رسول
نمشی فی طرقات المدینۃ	مقبول کیساتھ مدینہ کے باہر راستوں میں
اذ مررنا بنخل من نخلها	جارہا تھا ہم کھجوروں کے جھنڈ کے
فصاحت نخلة بالاخری	پاس سے گذرے۔ ایک کھجور کے
هٰذ النبی المصطفیٰ و	درخت نے دوسرے سے کہا یہ نبی مصطفیٰ
علیؑ المرتضی ثم جزناها	اور یہ علی مرتضیٰ ہیں پھر ہم وہاں سے

فصاحت ثانیة بثالثة هذا	آگے بڑھے ایک دوسرے کھجور کے درخت
موسیٰ وهذا هارون ثم جزناها	نے تیسرے سے کہا یہ موسیٰ ہیں اور انکے
فصاحت رابعة بخامسة هذا	بھائی ہارون ہیں پھر ہم وہاں
نوح وهذا ابراهيم	سے آگے بڑھے چھٹے نے پانچویں سے
ثم جزناها فصاحت	کہا یہ نوح ہیں اور یہ ابراہیم ہیں
سادسة بسابعة	پھر وہاں سے آگے بڑھے چھٹے نے
هذا محمد سيد النبيين	ساتویں سے کہا یہ محمد سید النبیین
وهذا علی سيد الوصيين	ہیں اور یہ علی سید الوصیین ہیں
فتبسم النبی صلعم ثم قال	جناب رسولخدا صلعم یہ سنکر ہنس پڑے
یا علی انما سمی نخل المدینة	پھر حضرت نے فرمایا یا علی یہ وجہ ہے کہ
صیحانیا لانه صاح	ان کھجوروں کو صیحانی یعنی پکارنے
بفضلی وفضلك	والی کھجوریں کہتے ہیں وہ میرے اور
	تیرے فضیلت میں پکارتی ہیں۔

اور اسی مناقب خطب مطبوعہ کے صفحہ ۲۲ میں جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کے یہ القاب ہیں۔

الالقاب امیر المومنین	امیر المومنین ۔ یعسوب الدین
ویعسوب الدین والمسلمین	والمسلمین ومبیر الشرک
ومبیر الشرك والمشركين	والمشرکین وقاتل الناکثین
وقاتل الناكثين والقاسطين	والقاسطین وقاتل المارقین
والمارقين ومولى المومنين	مولی المومنین شبیہ
وشبيه هارون والمرتضى	ہارون ومرتضیٰ

ونفس الرسول واخو	ونفس رسول و اخو
وزوج البتول وسیف اللہ المسلول	و زوج البتول وسیف اللہ المسلول
وابو السبطین وامیر البررۃ	ابو السبطین و امیر البررہ
وقاتل الفجرۃ وقسیم الجنۃ	و قاتل الفجرہ و قسیم الجنۃ
والنار وصاحب اللواء	والنار و صاحب لواء
وسید العرب والعجم و	و سید العرب و العجم و
خاصف النعل وکاشف الکرب	خاصف النعل و کاشف الکرب
والصدیق الاکبر وابو الریحانتین	و صدیق اکبر و ابو الریحانتین
وذو القرنین الھادی	و ذو القرنین و ھادی
والفاروق والواعی والشاھد	و فاروق و داعی و شاہد
وباب المدینۃ وبیضۃ البلد	و باب مدینہ و بیضۃ البلد
والولی والوصی وقاضی	و ولی و وصی و قاضی
دین الرسول ومنجز وعدہ	دین رسول و منجز وعدہ

مولوی محمد مبین لکھنوی کی وسیلۃ النجاۃ کے صفحہ ۶۰ مطبوعہ گلشن فیض نولکشور لکھنو سنہ ۱۳۱۳ھ میں جناب علیؑ کے القاب میں سے اشہر لقب لفظ مرتضیٰ کا ہونا لکھا جاتا ہے

ودر بعضے کتب سیر از بریدہ	بعض کتابوں میں بریدہ سے
نقل کردہ کہ با عباس با جمعی از بنی ہاشم	روایت ہے کہ ہم اور عباس مع بنی ہاشم

وعبد المطلب در مسجد الحرام نشسته بودیم
ناگاه فاطمه بنت اسد مادر علی حیدر
بهم رسید بطواف کعبه مشغول گردید واثنای
طواف به درد زه مبتلا شد و آثار ولادت
وعلامت زائیدن بروے ظاهر گشت و
طاقتش نماند دیدم که دیوار خانۂ کعبه شق
شد و فاطمه درون رفت ما هر چند خواستیم
که درون در آئیم میسر نه شد روز چهارم
علی را بردست گرفته بیرون آمد
ابوطالب خواست که مولود مسعود را زید
نام کند مادرش اراده نمود که آن فرزند ارجمند را
به حیدر موسوم سازد آخر پدر و مادر بحسب
اشارۂ خیر البشر نامش علی قرار دادند
و در مدارج النبوة آنست که تسمیه کرد
ابوطالب بعلی و تسمیه نمود پیغمبر خدا
بصدیق و لقب کرد بامین و شریف
وهادی و مهدی و اذن واعیه

اور اولاد عبد المطلب کے ایک
گروہ کے مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے
اتفاقاً علی حیدر کی مادر گرامی فاطمہ
بنت اسد تشریف لائیں اور طواف
میں مشغول ہوگئیں اثنائے طواف میں
درد زہ میں مبتلا ہوگئیں اور آثار ولادت
اور جننے کی علامت اُن معظمہ پر ظاہر ہوئے کہ
طاقت نہ رہی دیکھا گیا کہ خانہ کعبہ کی دیوار شق
ہوئی اور فاطمہ بنت اسد خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہوگئیں
ہم لوگوں نے بہت چاہا کہ اندر پہونچیں لیکن ممکن
نہ ہوسکا چوتھے دن علی کو ہاتھوں پر لئے ہوئے برآمد ہوئیں
ابوطالب نے چاہا کہ مولود مسعود کا نام زید رکھیں اور
مادر گرامی نے ارادہ کیا کہ اُس مبارک بیٹے کا نام حیدر
رکھیں آخر کار رسولخدا کے ارشاد کے موافق ماں باپ
نے اُس فرزند کا نام علی رکھا اور مدارج النبوة میں ہے
کہ ابوطالب نے علی اور رسولخدا نے صدیق کے نام سے
انکو موسوم کیا اور امین و شریف اور ہادی اور مہدی

ویعسوب الامة وکنیتش — اور اذن واعیہ اور یعسوب الامۃ اور

ابوالحسن وابوالحسین وابوتراب — کنیت ابوالحسن وابوالحسین وابوتراب

وابوالسبطین وابوالریحانتین — وابوالسبطین وابوالریحانتین اور

واشہر القابش مرتضی و — مرتضی واسد اللہ الغالب وحیدر الوصی

اسد اللہ الغالب وحیدر الوصی — امیرالمومنین وسید المسلمین اور امام المتقین

وامیرالمومنین وسید المسلمین — اور یعسوب المومنین اور

وامام المتقین ویعسوب المومنین — سید العرب اور ابراروں کے

وسید العرب وامام البررة و — امام اور فاجروں کے

قاتل الفجرة وذوالقرنین و — قاتل ذوالقرنین اور تقسیم کنندہ

وقسیم النار والجنة وغیر ذلک — دوزخ وبہشت انکے مشہور القاب ہیں اور انکے سوا

مما یطول شرحہا بود — اور القاب بھی ہیں جنکا ذکر باعث طوالت ہے

مصطفی

لفظ مصطفی ومرتضی ومجتبی ومختار باہم مرادف وہم معنی ہیں تفسیر مدارک التنزیل و تفسیر معالم التنزیل وغیرہ میں ہے:-

ان اللہ اصطفی آدم — بے شک اللہ نے آدم کو برگزیدہ

اختار آدم اصطفی اختار افتعل — کیا اصطفی یعنی اختار افتعل کے وزن

من الصفوة وھی الخالص من — پر ہے جسکا مادہ صفوة ہے اور وہ

کل شئی ان اللہ اصطفی لکم الدین — ہر خالص شئے ہے یعنی خدا نے تمہارے

دینھم الذی ارتضی دین کو اصطفے کیا یعنی مرتضیٰ

لھم ای اختار (سورہ آل عمران وبقرہ ونور) کیا اور اختیار کیا۔

زرقانی جلد ثالث میں ہے:۔

المجتبیٰ اسم مفعول من الاجتباء مجتبیٰ مصدر جتباء سے مشتق ہے اور

وھو الاصطفاء اسم مفعول ہے اور وہ اصطفیٰ (کا مرادف) ہے

المختار اسم مفعول من الاختیار مختار مصدر اختیار سے ہے اور اسم مفعول

وھو الاصطفاء اور وہ اصطفیٰ (کا ہم معنی) ہے

المرتضیٰ الذی رضیہ اللہ مرتضیٰ اسکو کہتے ہیں جسکا مولا جس سے خوش ہو

ای احبہ واصطفاہ اور اسے دوست رکھے اور منتخب کرے۔

تفسیر جلالین میں سترہ انبیا کا مجتبیٰ یعنی مختار ہو کر ہادی صراط مستقیم ہونا۔

ووھبنا لہ اسحٰق[1] ویعقوب[2] کلا ھدینا ونوحا[3] ھدینا من قبل ومن ذریتہ

داؤد[4] وسلیمٰن[5] وایوب[6] ویوسف[7] وموسیٰ[8] وھرون[9] وکذلک نجزی المحسنین

وزکریا[10] ویحیٰی[11] وعیسیٰ[12] والیاس[13] کل من الصلحین واسمعیل[14] والیسع[15] ویونس[16] ولوطا[17]

وکلا فضلنا علی العالمین ومن اٰبائھم وذریتھم واخوانھم واجتبینٰھم وھدینٰھم

الی صراط مستقیم یعنی واخترناھم وھدینٰھم الی الصراط المستقیم اور ہم نے ان سب کو

برگزیدہ کیا اور اُن کو راہ راست بتائی یعنی ہم نے اُن سب کو اختیار کیا اور راہ راست دکھائی

مختار رسول کا خطاب ہے مصطفیٰ اور علی کا خطاب ہے مرتضیٰ اور مصطفیٰ و مرتضے

دونوں کے ایک معنی ہیں مختار اسلئے علی کے مختار ہونے پر چند حدیثیں پیش کی جاتی ہیں (کہ ان احادیث میں لفظ مختار دلیل سے مرتضیٰ و مصطفیٰ ہوگا)

قال رسول اللہ صلعم	جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے رسول اللہ نے
لفاطمۃ ان اللہ اطلع علی اھل	فرمایا بتحقیق جب اللہ تعالیٰ مطلع ہوا
الارض فاختار اباك و	تمامی اہل زمین سے تو تمھارے باپ اور
و بعلك	شوہر کو برگزیدہ کیا۔

(دیکھو منصب امامت محمد اسمٰعیل نبیرۂ شاہ عبدالعزیز دہلوی) مطبع فاروقی دہلی

مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی کے مودۃ ثالثہ میں یہ حدیث ہے۔

عن علی علیہ السلام قال	جناب امیر سے مروی ہے کہ رسول خدا نے مجھے
قال رسول اللہ صلعم ان اللہ	فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو دیکھا اور مجھ کو تمام
اشرف الدنیا فاختارنی علی	عالم کے مردوں میں منتخب کیا پھر دوسری بار
رجال العالمین ثم اطلع الثانیۃ	دنیا کو دیکھا اور اے علی تم کو تمام عالم کے
واختارك علی رجال العالمین ثم	مردوں میں منتخب کیا پھر تیسری مرتبہ
اطلع الثالثۃ فاختار الائمۃ من	دنیا کو دیکھا پس اماموں کو جو تمھاری
ولدك علی رجال العالمین ثم	اولاد سے ہونگے تمام عالم کے مردوں میں منتخب
اطلع الرابعۃ فاختار فاطمۃ علیٰ	کیا چوتھی بار دنیا پر نگاہ کی اور فاطمہ کو
نساء العالمین۔	تمام عالم کی عورتوں میں منتخب کیا۔

دلیل دوم نیز اصطفیٰ کے معنی ہیں مختار دلیل علامت اصطفیٰ ہے سلام بحکم آیۂ کریمہ قل الحمد للہ سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ (اے محمد کہہ حمد اللہ کے واسطے ہے اور اُسکے بندوں پر جنکو اُسنے برگزیدہ کیا سلام ہے) لہذا مصطفےٰ و مختار کی علامت ہے سلام۔ اور صدر اول ہی سے حضرت علی و بتول کے لئے لفظ سلام ضرور سمجھا گیا اور اصحاب و تابعین و رواۃ حدیث نے انھیں علیہ السلام کہا اور لکھا گیا لہذا علی و بتول ہیں مصطفےٰ۔ اسباب[1] النزول واحدی صفحہ ۲۶۶ و ۲۶۷ مطبوعہ مصر ۱۳۱۵ھ میں یہ حدیث ہے،

اخبرنا ابوبکر الحارثی	خبر دی ہم کو ابوبکر حارثی نے کہا خبر
قال اخبرنا ابو محمد بن حبان	دی ہم کو ابو محمد بن حبان نے کہا خبر
قال اخبرنا احمد بن عمرو	دی ہم کو احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے
بن ابی عاصم قال اخبرنا	کہا خبر دی ہم کو ابو الربیع زہرانی نے کہا
ابو الربیع الزہرانی قال	خبر دی ہم کو عمار بن محمد ثوری نے
اخبرنا عمار بن محمد	کہا خبر دی ہم کو سفیان نے
الثوری قال اخبرنا	ابی حجاف سے اُس نے
سفیان عن ابی الجحاف[2]	عطیہ سے اوس نے ابو سعید

ع۱ توثیق (اسباب النزول) کشف الظنون میں ہے۔ اسباب النزول للشیخ الامام ابی الحسن علی بن احمد الواحدی المفسر المتوفی سنہ ۴۶۸ھ وھو اشہر ما صنف فیہ ع۲ توثیق (ابی الجحاف) صحیح ترمذی جلد ثانی ابواب المناقب میں ہے۔ ابو الجحاف اسمہ داؤد بن ابی عوف ویروی عن سفیان الثوری قال نا ابو الجحاف وکان مرضیا یعنی ابو الجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ کہا اُسنے حدیث کی ہم سے ابو الجحاف نے اور یہ شخص پسندیدہ تھا۔

عن عطیۃ عن ابی سعید	سے کہ آیہ انما یرید اللہ لیذھب
انما یرید اللہ لیذھب عنکم	عنکم الرجس اھل البیت یطھرکم
الرجس اھل البیت و یطھرکم	تطھیرا پنجتن پاک کے حق میں
تطھیرا قال نزلت فی خمسۃ	نازل ہوئی ہے اور وہ پنجتن رسولخدا
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	صلعم اور علی و فاطمہ و حسن
وعلی و فاطمۃ والحسن والحسین	و حسین علیہم السلام ہیں۔
علیھم السلام	

خصائص نسائی کے نمبر ۱۲۳ کی یہ حدیث زمانہ تزویج جناب فاطمہ علیہا السلام کی لکھی جاتی ہے۔

ابنانا احمد بن شعیب قال اخبرنا	احمد بن شعیب نے کہا کہ ہمسے جریر بن حریث نے اُس سے
الجریر بن حریث قال ابنانا الفضل	فضل بن موسیٰ نے حسین بن موسیٰ سے اُسنے واقدی
بن موسی عن الحسین بن معسی عن واقد	اسنے عبداللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے پدر بریدہ سے
عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال خطب	روایت کی ہے کہ ابوبکر و عمر نے اپنی النبت کا پیغام
ابوبکر و عمر فاطمۃ علیہا السلام فقال رسول اللہ	حضرت فاطمہ علیہا السلام سے بھیجا تاکہ حضرت صلعم

۵ وثیق (عطیہ) یہ غیر منسوب صحابی ہیں جنکی توثیق صفحہ ۱۴ کتاب تکمیل میں گذرچکی جنکی حدیث آیہ تطہیر باسناد دیگر بھی ہے اور صحیح مسلم جلد ثانی صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ دہلی میں ہے۔ حدثنا ابوبکر بن ابی شیبہ و محمد بن عبداللہ بن نمیر واللفظ لابی بکر قال ثنا محمد بن بشر عن زکریا عن مصعب بن شیبۃ عن صفیۃ بنت شیبۃ قالت قالت عائشۃ خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلھا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ اور صحیح ترمذی کی حدیث آیہ تطہیر حضرت ام سلمہ کے سند کی دیکھو صفحہ ۲۵۹۔ کتاب تکمیل

صلی اللہ علیہ وسلم انہا صغیرۃ ؏ — انکا نکاح ہمارے ساتھ کردیں حضرت نے فرمایا

فخطبہا علی علیہ السّلام — وہ ابھی چھوٹی ہیں پھر حضرت علی نے نکاح کا پیغام

فزوجہا منہ — بھیجا پس رسولؐ خدا نے جناب فاطمہ علیہا السلام کا نکاح علی علیہ السلام کے ساتھ کردیا۔

؏ جناب فاطمہ کا عقد نکاح سنہ ۲ ھ میں جبکہ دسویں سال میں تھیں واقع ہوا کیونکہ وہ جناب بعثت نبوی کے پانچ سال بعد پیدا ہوئی ہیں کتاب روضۃ الشہدا فارسی حسین بن علی واعظ کاشفی صاحب تفسیر حسینی کے باب چہارم صفحہ ۵۰ مطبوعہ نولکشور سنہ ۱۸۷۳ء اور تاریخ حبیب السیر جز اول جز سیم صفحہ ۸۹ سنہ ۱۸۵۷ء میں شیخ ابو محمد خشاب تاریخ موالید و وفات اہلبیت و سید کائنات باسناد خود از ابی جعفر محمد بن علی الباقر روایت نمودہ کہ تولد فاطمہ بعد ظہور نبوت و نزول وحی بہ پنج سال اتفاق افتاد یعنی روضۃ الشہدا اور تاریخ حبیب السیر میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ولادت باسعادت جناب فاطمہ علیہا السلام کی ظہور نبوت اور نزول وحی کے پانچ سال بعد واقع ہوئی یعنی چھٹے سال کے آغاز میں ولادت ہوئی جس سے کہ میں آٹھ سال کی تھیں باقی ۱۰ سال ۷۵ دن مدینہ میں چنانچہ روضۃ الندیہ سید محمد بن اسمٰعیل امیر صنعانی کے صفحہ ۱۱ مطبوعہ انصاری دہلی سنہ ۱۳۲۲ھ میں ہے ذکر الامام ابو بکر احمد بن نصر بن عبد اللہ انہ روی فی کتاب تاریخ موالید اہل البیت علیہم السّلام انہا توفیت وہی ابنۃ ثمان عشرۃ [۱۸] وخمس سبعین [۷۵] یوماً منہا بمکۃ ثمان سنین و باقی بالمدینۃ.. وکانت ولادتہا بعد النبوۃ بخمس سنین۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جب حضرت شعب ابوطالب میں محصور رہے ہیں تو حضرت فاطمہ کا سن تقریباً ایک سال کا تھا چنانچہ سیرۃ النبی شبلی جلد اول میں ہے ....

صفحہ ۱۷۹ | محرم سنہ ۷ نبوی شعب ابو طالب میں محصور ہونا | ابو طالب مجبور ہوکر تمام خاندان ہاشم کے ساتھ شعب ابو طالب میں پناہ گزیں ہوئے تین سال تک بنو ہاشم نے اس حصار میں بسر کی یہ زمانہ ایسا سخت گذرا کہ طلح کے پتے کھا کھا کر رہتے تھے۔

صفحہ ۱۹۳ ابو طالب آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) سے ۳۵ برس عمر میں بڑے تھے، ابو طالب کی وفات کے چند ہی روز بعد حضرت خدیجہ نے بھی وفات کی۔ حضرت خدیجہ نے رمضان سنہ ۱۰ نبوی میں وفات کی۔ ابو طالب اور خدیجہ کے اٹھ جانے کے بعد قریش کو کسکا پاس تھا؟ اب وہ نہایت بے رحمی و بیباکی سے آنحضرت صلعم کو ستاتے تھے۔

صفحہ ۱۹۶ ایک دفعہ آپ حرم میں نماز پڑھ رہے تھے رؤسائے قریش بھی موجود تھے ابو جہل نے کہا کاش اسوقت کوئی جاتا اور اونٹ کی اوجھ نجاست سمیت اٹھا لاتا کہ جب محمد سجدہ میں جاتے تو اُن کی گردن پر ڈال دیتا عقبہ نے کہا یہ خدمت میں انجام دیتا ہوں چنانچہ اوجھ لاکر آپکی گردن پر ڈالدی قریش مارے خوشی کے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے کسی نے جاکر حضرت فاطمہ کو خبر کی کہ وہ اگرچہ اسوقت صرف پانچ چھ برس کی تھیں لیکن جوشش محبت سے دوڑی آئیں اور اوجھ کو ہٹا کر عقبہ کو بُرا بھلا کہا اور بددعائیں دیں، پس شبلی صاحب کی تحقیق کے مطابق اسوقت یعنی سنہ ۱۰ نبوی میں حضرت فاطمہ پانچ سال کی تھیں جسکی تائید حدیث مذکورہ سے ہوتی ہے سنہ ۶ نبوی میں ولادت سنہ ۷ سنہ ۸ سنہ ۹ و سنہ ۱۰ نبوی میں پانچ سال، اور سنہ ۱۳ نبوی میں آٹھ سال کی عمر صحیح ہوگئی۔ مولف

حدیث مذکورہ میں دو صحابی حضرت عبداللہ و حضرت بریدہ اور چند تابعی جناب علی کو علیہ السلام کے ساتھ بموجب حکم آیت صدر روایت کرتے ہیں۔ اور خصائص نسائی کی حدیث نمبر ۱۱۷ میں ہے۔

عن ابن یحیی قال قال	یعنی ابن یحیی سے روایت ہے کہ
علی علیہ السلام کان لی	علی علیہ السلام نے فرمایا میرے لئے حضرت
من رسول اللہ صلعم مدخلان	صلعم کے پاس آنے کے دو وقت
مدخل باللیل ومدخل بالنہار	تھے ایک وقت رات کا ایک وقت دن کا ہر

اور سر الشہادتین شاہ عبدالعزیز دہلوی میں ہے:-

ابو نعیم عن اصبغ بن	ابو نعیم نے اصبغ بن نباتہ سے
نباتہ قال اتینا مع علی علیہ السلام	روایت کی ہے کہ ہم آئے تھے علی علیہ السلام
علی موضع قبر الحسین قال ھٰھنا مناخ	کے ساتھ قبر حسین پر سو کہا جناب امیر
رکابھم وموضع رحالھم	نے کہ یہ شہیدوں کے اونٹ بندھنے کا
ومھراق دماءھم فتیۃ من	مقام ہے اور یہ کجاوہ رکھنے کی جگہ ہے
آل محمد یقتلون بھذہ	اور یہ انکے خون بہنے کا مقام ہے کتنے
العرصۃ تبکی علیھم	جوان محمد کے اہلبیت اس میدان میں
السماء والارض	مارے جاویں گے جنپر روئے گا آسمان زمین

اور ینابیع المودۃ صفحہ ۱۲۶ مطبوعہ اسلامبول ۱۳۰۱ھ میں یہ حدیث ہے:-

فی المناقب عن اصبغ	مناقب میں اصبغ بن نباتہ نے جناب
بن نباتہ عن علی علیہ	علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
السلام قال نزل القرآن	قرآن چار حصوں پر نازل ہوا ایک
علی ربعۃ ارباع ربع	چہارم ہم آل محمد کے حق میں اور
فینا و ربع فی عدونا و	ایک چہارم ہمارے دشمنوں کی
ربع سنن و امثال و ربع	مذمت میں ایک چہارم سنن و
فرائض و احکام و لنا	امثال میں ایک چہارم فرائض
کرائم القرآن	و احکام میں۔

دلیل سوم آیۂ اصطفے سے آل محمد سلام اللہ علیہم کا ثبوت اصطفیٰ چنانچہ تفسیر ابو اسحاق ثعلبی[1] قلمی کہنہ جسکا سنہ کتابت ۶۱۹ھ ہجری ہے اور جو کتبخانہ جناب ممتاز العلماء طاب ثراہ واقع لکھنؤ میں موجود ہے۔

اخبرنی ابو محمد عبد اللہ	کہا خبر دی مجھکو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن
بن محمد بن عبد اللہ القائنی	عبد اللہ قائنی نے کہا خبر دی ہمکو
نا ابو الحسین محمد بن عثمان	ابو الحسین محمد بن عثمان

---

[1] مدح (ثعلبی) عبر شمس الدین ذہبی میں ہو قایع سنہ سبع و عشرین و اربعمائۃ و فیہا توفی ابو اسحاق الثعلبی احمد بن محمد بن ابراہیم النیسابوری المفسر روی عن ابی محمد المخلدی و طبقتہ من اصحاب الراج و کان حافظاً واعظاً راساً فی التفسیر و العربیۃ متین الدیانۃ توفی فی المحرم اور (مرآۃ الجنان یافعی میں ہے) ابو اسحاق الثعلبی احمد بن محمد بن ابراہیم النیسابوری المفسر المشہور کان حافظاً واعظاً فی التفسیر و العربیۃ و الدین و الدیانت فاق تفسیرہ الکبیر سائر التفسیر۔

بن الحسين النصيبي نا ابوبکر	بن الحسین نصیبی نے کہا خبر دی ہمکو
محمد بن الحسين بن صالح	ابو بکر محمد بن الحسین بن صالح
السبيعي نا احمد بن محمد	سبیعی نے کہا خبر دی ہمکو احمد بن محمد
بن سعيد نا احمد بن ميثم	بن سعید نے کہا خبر دی ہم کو احمد بن میثم
بن ابي نعيم نا ابو جنادة	بن ابو نعیم نے کہا خبر دی ہمکو ابو جنادہ
السلولي عن الاعمش عن	سلولی نے اعمش سے انھوں نے
ابي وائل[ع۵] قال قرأت في مصحف	ابو وائل سے روایت کی ہے کہ پڑھا میں نے
عبد الله ابن مسعود ان الله	مصحف عبد اللہ بن مسعود میں بتحقیق
اصطفى آدم ونوحا وآل	اللہ تعالٰے نے آدم اور نوح اور آل
ابراهيم وآل عمران وآل محمد	ابراہیم اور آل عمران اور آل محمد کو
على العالمين ذرية بعضها	سارے جہان سے برگزیدہ کیا اور بعض کی
من بعض والله سميع عليم	اولاد کو بعض سے اور خدا (سبکی) سنتا اور سب کچھ جانتا ہے

ع۵ توثیق (ابی وائل) طبقات ابن سعد جلد ۶ میں ہے۔ ابو وائل واسمه شقيق بن سلمة الاسدي احد بني مالك بن مالك بن ثعلبة ابن دودان بن اسد بن خزيمة وقد روى ابو وائل عن عمر وعلي وعبد الله وابا مسعود بن زيد وحذيفة وابي موسى وابن عباس وعزره بن قيس واتى الشام فسمع من ابي الدرداء وروى عن ابن الزبير وسلمان بن ربيعة وحضر غزوة بلنجر مع سلمان بن ربيعة. كان كثير الحديث وقال اخبرنا وكيع بن الجراح عن ابي العنبس عمرو بن مروان قال قلت لابي وائل هل ادركت النبي صلعم قال نعم وانا غلام امرد وللاكمال ايضا في الاكمال في الاسماء الرجال میں ہے۔ وهو كثير الحديث ثقة حجة مات زمن الحجاج وقيل سنة تسع وتسعين

آیت اصطفیٰ مذکورہ میں آخری حصہ ذرّیۃ بعضہا من بعض واللہ سمیع علیم
ہے جسکا ذکر اس حدیث طینت میں بھی وارد ہے صواعق محرقہ ابن حجر مکی مطبوعہ مصر کے
صفحہ ۱۰۳ اور ینابیع المودۃ کے صفحہ ۴۶ سے لکھی جاتی ہے۔

وقع لبریدۃ انہ کان مع علی
فی الیمن فقدم المدینۃ مغضبا
علیہ واراد شکایتہ بجاریۃ
اخذھا من الخمس فقالوا لہ
اخبرہ لیسقط من عینیہ و
رسول اللہ صلعم یسمع من وراء
الباب فخرج مغضبا فقال
ما بال قوام یبغضون علیا
من ابغض علیا فقد ابغضنی
ومن فارق علیا فقد فارقنی
ان علیا منّی وانا منہ خلق من
طینتی وخلقت من طینت ابراھیم
وانا افضل من ابراھیم ذریۃ
بعضہا من بعض واللہ سمیع علیم

واقع ہوئی بریدہ سے یہ بات کہ وہ
تھے علی کے ساتھ یمن میں اسکے بعد آئے مدینہ
میں غضبناک اور ارادہ کیا تھا شکایت
کا اُس لونڈی کی جو لے لیا تھا علی نے خمس سے
پس لوگوں نے کہا کہ خبر دو رسول خدا کو اس قصہ کی تاکہ
علی انکی نظر سے گر جائیں اور وہ اس قصہ کو رسول خدا پس در سے
سُن رہے تھے پس برآمد ہوئے غضبناک اور
فرمایا کہ کیا ارادہ ہے قوم کا غضبناک
کرنے میں علی کے اور جو غضبناک کریگا علی کو
اُسنے مجھے غضبناک کیا اور جو شخص مفارقت
کرے گا علی سے اُسنے مجھ سے مفارقت کی بتحقیق
علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں علی پیدا کئے گئے
میری مٹی سے اور میں پیدا کیا گیا ابراہیم کی مٹی سے
اور میں افضل ہوں ابراہیم سے ذریۃ بعضہا من بعض واللہ سمیع علیم

یا بریدۃ اما علمت ان لعلی   کی تفسیر ہم ہی ہیں اے بریدہ جانا تھنے
اکثر من الجاریة التی اخذھا   اس بات کو کہ واسطے علی کے زیادہ حصہ ہے
وانه ولیکم من بعدی   اُس لونڈی سے جسکو علی نے لیلیا ہے اور تحقیق علی
(اخرجہ الطبرانی)   میرے بعد تمھارا مالک و مختار ہے۔

دلیل چہارم جناب علی علیہ السلام ایسے آل محمد سے ہیں جنپر خود خداوند عالم مثل حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ و ہارون و عیسیٰ علیہم السلام کے سلام بھیجتا ہے نیز علامت اصطفیٰ ہے سلام اور آل یاسین پر کیا خدانے سلام اور آل یاسین سے مراد ہیں آل محمد لہٰذا آل محمد ہیں مصطفیٰ۔ قولہ تعالیٰ

سلامٌ علیٰ الِ یاسین   یعنی سلام ہو اوپر آل یاسین کے

تفسیر درمنثور سیوطی جلد پنجم صفحہ ۲۸۵ مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۴ھ کے حاشیہ پر سلام علیٰ الِ یٰسین علیحدہ علیحدہ لکھا ہے اور آخر صفحہ ۲۸۶ سطر ۳۵ میں ہے۔

اخرج ابن ابی حاتم والطبرانی   ابن ابی حاتم اور طبرانی اور ابن مردویہ
وابن مردویہ عن ابن عباس فی   نے ابن عباسؓ سے سلام علی آلِ یٰسین کی تفسیر
قولہ تعالیٰ سلامٌ علیٰ الِ یاسین   میں روایت کی ہے کہ سلام ہو اوپر آلِ یٰسین کے
قال نحن ال محمد ال یاسین   اس سے مراد ہم آل محمدؐ ہیں۔

اور صواعق محرقہ ابن حجر مکی کے صفحہ ۸۸ مطبوعہ مصر میں ہے (الآیة الثالثة)

قولہ تعالیٰ سلام علیٰ الِ یاسین فقد نقل جماعة من المفسرین عن

ابن عباس رضی اللہ عنہ ان المراد بذلک سلام علی آل محمد وکذا قال الکلبی
یعنی آیہ سلام علی آل یاسین کی تفسیر میں ایک گروہ مفسرین کا ابن عباس سے ناقل ہے
کہ اس قول سبحانہ تعالیٰ سے مراد سلام علی آل محمد ہے ایسے ہی کلبی نے بھی کہا ہے۔
اور تفسیر فتح القدیر شوکانی جلد سیوم سورہ والصافات کی آیت سلام علی آل یاسین
کی تفسیر میں ہے قال الکلبی المراد بآل یاسین آل محمد کلبی نے کہا ہے کہ آل یاسین سے مراد
آل محمد ہیں اور ینابیع المودۃ شیخ سلیمان قندوزی حنفی کے صفحہ ، مطبوعہ اسلامبول سے
یہ حدیث نقل کی جاتی ہے۔

اخرج ابونعیم الحافظ وجماعۃ المفسرین عن مجاہد وابی صالح عن ابن
عباس قال آل یاسین آل محمد ویاسین من اسماء محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ترجمہ)
حافظ ابونعیم اور ایک جماعت مفسرین قرآن نے منجملہ ان کے مجاہد اور ابی صالح تابعین
نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آل یاسین سے آل محمد مراد ہیں اور یہ کہ یاسین بھی
آنحضرت صلعم کے ناموں میں ایک نام ہے۔ اور یہ بھی اسی ینابیع المودۃ میں ہے:-

وفی عیون الاخبار عن الریان
بن الصلت ان الامام علی بن
موسی الکاظم فی مجلس المامون
وقد سئلہ عن تفسیر قولہ تعالی
سلام علی آل یاسین قال حدثنی

اسیطرح کتاب عیون الاخبار میں بحوالہ
ریان بن صلت مذکور ہے کہ دربار مامون الرشید
میں حضرت علی بن موسیٰ کاظم سے سلام
علی آل یاسین کی تفسیر پوچھی گئی تو اپنے
فرمایا کہ میرے باپ دادا علیہم الصلوٰۃ

ابی عن اٰبائه عن امیر المومنین
علی قال یاسین محمد و نحن اٰل
یاسین فقالت العلماء الذین
حوله یاسین محمد صلی الله علیه
واٰله وسلم لم یشك فیه احد
ثم قال لامام ان الله اعطی
محمد فضلا عظیما وذلك انه
لم یسلم علی اٰل احد من
الانبیاء الا اٰل محمد صلی الله
علیه واٰله وسلم فقال سلام
علی اٰل یاسین ان الله تبارك
وتعالی قال فی قصة الیاس
النبی علیه السلام سلام علی
الیاسین لو کان مراده تعالی هٰذه
النبی یقال سلام علی الیاس
وان قیل نه تعالی سلام علی
جمع الیاس فقلنا ان

والسلام نے جناب امیر المومنین علی
علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
لفظ یاسین سے صرف حضرت محمد مصطفےٰ
مراد ہیں اور ہم لوگ (یعنی اہلبیت
پیغمبر) آل یاسین ہیں۔ پھر فرمایا
کہ اُس زمانہ کے علماء میں سے
کسی ایک کو بھی "یاسین" سے حضرت
کی ذات اقدس کے مراد ہونے میں شک
نہوا پھر امام علیہ السلام نے فرمایا
کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے آخر الزماں
پیغمبر کو یہ بھی ایک فضل عظیم عطا
فرمایا ہے کہ اُنکی آل پر بایں طرز
سلام علی آل یاسین اپنا سلام بھیجایا
حالانکہ تمام انبیا کی آل اس فضل
سے محروم ہوگئی اور قرآن میں حضرت
الیاس کا ذکر ہے اور جہاں سلام علی
آل یاسین اب موجود ہے وہاں اگر خدا تعالےٰ

الیاس واحد لا متعدد و معنا نہ	کی مراد واقعی حضرت الیاس سے ہوتی تو سلام
لوکان الیاس ثلثۃ او اکثر	علی الیاس فرماتا یعنی تنہا الیاس پر اگر یہ اعتراض ہو
یقال سلام علی الالیاسین	کہ اللہ تعالےٰ نے اپنا سلام الیاس کی جماعت پر بھیجا ہے
بالمعروف باللام لان	اور اسلئے جمع کا صیغہ الیاسین استعمال فرمایا ہے تو ہم کہتے
قاعدۃ الجمع بالتعریف	ہیں کہ حضرت الیاس فرد واحد تھے اور متعدد آدمی نہ تھے تو فرضاً
باللام	الیاس تین تھے یا تین سے زیادہ تو اس صورت میں صیغۂ جمع کیلئے
	سلام علی الالیاسین قرآن میں ہوتا یہ قاعدہ ہے کہ جمع کے صیغہ کو
	اسم معرفہ بنانے کیلئے اصلی لفظ پر ایک الف لام اور بڑھایا۔

حاشیہ: لہذا لفظ الیاسین بمعنی آل یاسین ہے۔

دلیل پنجم نیز علامت اصطفی ہے وارث کتاب ہونا بدلیل آیۂ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا اور امیر المومنین ہی وارث کتاب لہذا جناب امیر مصطفےٰ ہیں۔ کتاب ینابیع المودۃ صفحہ ۲۳ مطبوعہ اسلامبول ۱۳۰۱ھ میں ہے۔

فی المناقب بسند عن	صاحب کتاب مناقب نے خود اپنی سند سے
عبد الاعلی بن اعین قال	عبد الاعلی ابن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے
سمعت جعفر ن الصادق یقول	جعفر صادق کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں رسولخدا
قد ولدنی رسول اللہ و انا اعلم	کا بیٹا ہوں اور میں کتاب خدا کا عالم ہوں
کتاب اللہ و فیہ بدء الخلق و	جس میں ابتدائی خلقت کے حالات لکھے ہوئے ہیں
ما ھو کاین الی یوم القیامۃ و	اور یہ درج ہے کہ تا قیامت کیا کچھ ہونیوالا ہے
فیہ خبر السماء و خبر الارض	اسمیں آسمان و زمین و بہشت و دوزخ کی
و خبر الجنۃ و خبر النار و	سب خبریں و نیز وہ تمام حالات

خبر ما كان وما يكون الى يوم — جو روئے زمین پہ پہلے گذر چکے ہیں اور
القيمة وانا اعلم ذلك كله — جو تا قیامت گذرنے والے ہیں سب کچھ
كانما انظر الى كفى ان الله يقول — درج ہیں اور ان سب امور کو میں نے
فيه تبيان كل شئ ويقول — اسطرح اسمیں دیکھا گویا وہ میرے ہاتھ
تعالى ثم اورثنا الكتاب الذين — کی ہتیلی میں لکھے ہوئے ہیں چونکہ قرآن میں ہر شئے کا
اصطفينا من عبادنا فنحن — بیان موجود ہے لہذا خدا نے فرمایا پھر ہم نے اپنی
الذين اصطفينا الله عزوجل — کتاب کا وارث ان برگزیدہ بندوں کو بنایا جو ہم نے
شانه واورثنا هذا الكتاب — اپنی مخلوق میں سے اس امت کیلئے چن لیا ہم ہی
وہ لوگ ہیں جنکو خدا نے منتخب کیا اور یہ قران جسکو
فى تبيان كل شئ — وراثتاً عطا فرمایا جسمیں ہر شئے موجود ہے۔

واضح ہے کہ اہلبیت خود مدعی ہیں کہ ہم ہیں مصطفیٰ ہم ہیں وارث کتاب اور کسی غیر نے نہ یہ دعویٰ کیا نہ اس دعویٰ کو باطل کیا۔

دلیل ششم نیز احادیث مظہر ہیں کہ رسول مصطفےٰ من بنی ہاشم ہیں اور علی من رسول ہیں لہذا یہ کل حدیثیں دلیل ہیں کہ علی مصطفےٰ ہیں۔

(الف) رسول مصطفے بنی ہاشم تاریخ صغیر بخاری جلد اول صفحہ ۶ مطبوعہ الٰہ آباد ۱۳۲۵ھ میں ہے

قال البخارى حدثنى سليمان بن — کہا بخاری نے حدیث کی مجھ سے سلیمان بن عبد الرحمن
عبد الرحمن الدمشقى قال حدثنا — دمشقی نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم اور شعیب بن
الوليد بن مسلم وشعيب بن اسحاق — اسحاق نے کہا دونوں نے کہ حدیث بیان کی

قال حدثنا الاوزاعی قال حدثنی	ہم سے اوزاعی نے کہا حدیث کی مجھ سے شداد
شداد ابو عمار قال حدثنی واثلة	ابو عمار نے کہا حدیث کی مجھ سے واثلہ بن الاسقع
بن الاسقع قال قال النبیؐ ان	نے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ برگزیدہ کیا اللہ
اللہ اصطفی کنانة من ولد اسمعیل	تعالیٰ نے اسمٰعیل کی اولاد سے کنانہ کو اور برگزیدہ
واصطفی قریش من کنانة واصطفی	کیا قریش کو کنانہ سے اور برگزیدہ
هاشما من قریش واصطفانی من	کیا قریش سے ہاشم کو اور برگزیدہ
بنی هاشم یہ حدیث صفحہ ۹۰ پر گذر چکی ہے	کیا مجھکو بنی ہاشم سے۔

اور صحیح ترمذی میں بھی حدیث مذکورہ بخاری کی سند سے باب فضل النبی میں جو تھی حدیث مذکور ہے۔ اور پہلی حدیث یہ ہے:۔

حدثنا خلاد بن اسلم البغدادی	حدیث کی ہم سے خلاد بن اسلم بغدادی نے
نا محمد بن مصعب نا الاوزاعی	کہا حدیث کی ہم سے محمد بن مصعب نے کہا حدیث کی
عن ابی عمار عن واثلة بن الاسقع	ہم سے اوزاعی نے ابی عمار سے اُسنے واثلہ بن
قال قال رسول اللہ صلعم ان اللہ	اسقع سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا نے اللہ تعالیٰ نے
اصطفی من ولد ابراهیم اسمعیل و	ابراہیم کی اولاد سے اسمٰعیل کو مصطفیٰ کیا اور اسمٰعیل
اصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانة واصطفی	کی اولاد سے بنی کنانہ کو مصطفیٰ کیا اور بنی
من بنی کنانة قریشا واصطفی من قریش بنی هاشم	کنانہ سے قریش کو مصطفیٰ کیا اور قریش سے بنی ہاشم
واصطفانی من بنی هاشم هذا حدیث صحیح	کو مصطفیٰ کیا اور بنی ہاشم سے مجھے مصطفیٰ کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

(ب) علی من رسول کتاب وسیلۃ النجات مولوی محمد مبین لکھنوی کے صفحہ ۹۴ مطبوعہ گلشن فیض مولوی گنج لکھنو ۱۳۱۲ھ میں ہے۔

قال البخاری والمسلم عن البراء	بخاری و مسلم میں براء بن عازب سے مروی ہے
بن عازب قال النبی صلعم لعلی	کہ فرمایا رسولخدا نے کہ اے علی تم مجھ سے ہو اور
انت منی و انا منک	میں تم سے ہوں۔

دلیل ہفتم ذیل کی حدیث ینابیع المودۃ امام قندوزی بلخی کے صفحہ ۴۸۰ مطبوعہ اسلامبول ۱۳۰۱ھ سے لکھی جاتی ہے جو ائمہ اہل بیت کا مصطفیٰ و مجتبیٰ و مرتضیٰ و مختار ہونا ثابت کرتی ہے

وفی المناقب ان جعفر الصادق	کتاب مناقب میں لکھا ہے کہ اپنے خطبہ میں
رضی اللہ عنہ قال فی خطبتہ	امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ نے
ان اللہ اوضح بائمۃ الھدیٰ من	اپنے دین (اسلام) کو اپنے نبی کے ائمہ اہلبیت کی
اھلبیت نبینا صلی اللہ علیہ	ہدایت کے ذریعہ سے واضح فرمایا اور انھیں
والہ وسلم دینہ وابلج بھم عن	کے ذریعہ سے اپنے علم کے مخفی سرچشمونکو ظاہر فرمایا
باطن ینابیع علمہ فمن عرف من	پس تمام امت میں سے جس کسی نے اپنے امام
الامۃ واجب حق امامہ وجد	کو پہچان لیا اور اسکے حق کو قبول کر لیا اُس نے
حلاوۃ ایمانہ و علم فضل طلاوۃ	ایمان کا مزہ بھی چکھ لیا اور اسلام کی خوبیت کو سمجھ لیا
اسلامہ لان اللہ و رسولہ نصب	اسلئے کہ خدا و اسکے رسول نے امام کو کھڑا کیا ہے

عہ توثیق ینابیع المودۃ ارجح المطالب مولوی عبید اللہ بسمل امرتسری میں ہے۔ ینابیع المودۃ للامام سلیمان البلخی القندوزی

الامام علم الخلقه وحجة على
اهل عالمه والبسه تاج الوقار
وغشاه نور الجبار يمد بسبب
من السماء لا ينقطع موادّه
ولا ينال ما عند الله الا بجهة
اسبابه ولا يقبل الله معرفة
العباد اياه الا بمعرفة الامام فهو
عالم بما يرد عليه من ملتبسات
الوحي ومعمات السنن ومشتبهات
الفتن فلم يزل الله تبارك و
تعالى يختارهم لخلقه من ولد
الحسين عليه السلام من عقب
كل امام ويصطفيهم لذلك و
يجتبيهم ويرضى بهم لخلقه
ويرتضيهم وكل ما مضى منهم
امام نصب الله لخلقه من عقب
الامام اماما وعلما بيّنا ومنارا نيرا

بطور ایک علم کے اللہ کی مخلوق کے لئے اور
بطور حجت کے اہل عالم کے
واسطے نیز خدا نے پہنایا ہے
انکو وقار کا تاج اور نور سے ڈھانپا ہے خدا انکی مدد
کرتا ہے باران آسمانی سے جسکا ذخیرہ کبھی ختم نہیں
ہوتا اور بغیر اسکے ذریعہ کے جو کچھ خدا کے پاس ہے
کوئی حاصل نہیں کر سکتا اور خدا کی معرفت بندوں کی
کیطرف سے قبول نہیں ہوتی بغیر امام کی معرفت کے
کیونکہ وہ جانتا ہے ان تمام مشتبہ ملتبس وحی
کی باتوں کو جو اُسپر وارد ہوتی ہیں اور نیز
سُنت رسول میں جو باتیں پیچیدہ یا جو مشتبہ باتیں
فتنہ کی ہوں خدائے تبارک و تعالی ہمیشہ اماموں کو چنتا
رہا ہے اور امام حسینؑ کی اولاد سے ایک
امام کے بعد دوسرا انکو اس مرتبہ کے لئے انتخاب
کرتا ہے اور پسند کرتا ہے اور اپنی مخلوق میں سے اُن
سے خوش ہوتا ہے ہر ایک جو اُنمیں سے ہو گذرا ہے
امام ہے جسکو خدا نے ایک امام کے بعد
دوسرا امام بنایا اور ایک بیّن علم
(نشان) اور ایک روشن منارہ وہ سب

ائمۃ من اللہ یھدون بالحق وبہ	وہ سب ائمہ ہیں اللہ کی طرف سے جو حق
یعدلون وھم خیرۃ من ذریۃ ادم	کی ہدایت کرتے ہیں اور اسکی مدد سے عدل
ونوح وابراھیم واسمعیل و	کرتے ہیں برگزیدہ ہیں آدم ونوح وابراہیم
صفوۃ من عترۃ محمد صلی اللہ	واسمعیل کی اولاد کے اور محمدؐ کے خاندان میں سے
علیہ وآلہ وسلم اصطنعھم اللہ	سب برتر ہیں خدا نے انھیں اپنا مقرب بنایا
فی عالم الذر قبل خلق جسمہ عن	عالم ذر میں قبل اسکے کہ انکے (آدم) کے جسم
یمین عرشہ فحبوا بالحکمۃ فی علم	کو مخلوق کیا اپنے عرش کے یمین سے پس انھوں
الغیب عندہ وجعلھم اللہ حیاتا	نے علم غیب کی حکمت کو پالیا جو خدا کے پاس ہے اور خدا
للانام ودعائم الاسلام	نے انکو زندگی بنایا لوگوں کے لئے اور ستون اسلام کیواسطے

دلیل ہشتم اور اسی ینابیع المودۃ شیخ سلیمان قندوزی کے صفحہ ۷۷ میں یہ حدیث ہے

اخرج شیخ محمد بن ابراھیم	شیخ محمد بن ابراہیم شافعی حموینی نے فرائد السمطین
الشافعی الحموینی فی فرائد السمطین	میں ابی بصیر اور خیثمۃ الجعفی کے سند سے
بسندہ عن ابی بصیر عن خیثمۃ	بیان کیا ہے۔ میں نے سنا ابوجعفر محمد الباقر کو
الجعفی قال سمعت ابا جعفر محمد الباقر	کہتے ہوئے ہم جنب اللہ ہیں (خاص اللہ والے)
رضی اللہ عنہ یقول نحن جنب اللہ	سورۂ زمر پارہ ۲۴ رکوع ۲ اور اسکے برگزیدہ
ونحن صفوتہ ونحن خیرتہ	ہیں ہم اسکے خاص مقرب ہیں انبیا کی ودائتیں
ونحن مستودع مواریث الانبیاء	ہم کو سونپی گئی ہیں ہم اللہ کے امین ہیں

وَنحن امناء اللہ عزوجل ونحن	اس کی حجت ہیں۔ ایمان کے ارکان ہیں
حجۃ اللہ ونحن ارکان الایمان	اور اسلام کے ستون ہیں۔ ہم اللہ کی
ونحن دعائم الاسلام ونحن من	رحمت ہیں مخلوق کے لئے۔ خدا ہم سے شروع
رحمۃ اللہ علی خلقہ وبنا یفتح	کرتا ہے اور ہم پر ختم کرتا ہے۔ ہم
اللہ وبنا یختم ونحن ائمۃ الھداۃ	ہدایت کے امام ہیں۔ خدا کی طرف
والدعاۃ الی اللہ ونحن مصابیح	بلاتے ہیں ہم اندھیرے کے چراغ ہیں اور
الدجی ومنار الھدی ونحن علم المرفوع	ہدایت کا مینار ہیں اور حق کے لئے ایک
للحق من تمسک بنا لحق ومن	بلند نشان ہیں جو ہم سے تمسک کریگا خدا کو
تاخر عنھا غرق ونحن قادۃ المحجلین	پائیگا جو الگ ہیگا غرق ہوجائیگا ہم روشن پاؤں
ونحن طریق الواضح والصراط	اور روشن جبین لوگوں کے رہنما ہیں ہم ایک واضح
المستقیم الی اللہ ونحن من نعمۃ	راستہ اور صراط مستقیم ہیں خدا کی طرف اور خدا
اللہ عزوجل علی خلقہ ونحن	عزوجل کی نعمت ہیں اسکی مخلوق کے لیے ہم نبوت
معدن النبوۃ وموضع الرسالۃ	کی کان ہیں اور رسالت کا مقام ہیں اور
ومختلف الملائکۃ ونحن المنھاج	فرشتوں کی آنے جانے کی جگہ ہیں۔ ہم منہاج ہیں
ونحن السراج لمن استضاء بنا و	اور ہم ہی سراج ہیں اُسکے لئے جو ہم سے روشنی
نحن سبیل لمن اقتدا بنا ونحن	لینا چاہے ہم راستہ ہیں اُسکے لئے جو ہماری پیروی
الائمۃ الھداۃ الی الجنۃ ونحن	کرے ہم جنت کی راہ دکھانے والے امام ہیں ہم اسلام کے

عری الاسلام ونحن الجسور و — عروہ ریسمان محکم یعنی رسی کا فذ یعنی ہیں

القناطر من مضی علیھا لحق و — ہم ایسے پل ہیں کہ جو ان پر جائیگا خدا کو پائیگا

تخلف عنہا محق ونحن السنام — جو ان سے الگ رہیگا وہ غارت ہوگا ہم بڑا

الاعظم وبنا ینزل اللہ عزوجل — اور بلند مقام ہیں۔ ہمارے ذریعہ خدا تعالیٰ اپنی

الرحمۃ علی خلقہ وبنا یسقون — رحمت مخلوق پر نازل کرتا ہے ہم ہی سے انکو بادل

الغیث وبنا یصرف عنہم العذاب — کا پانی ملتا ہے اور ہماری وجہ سے عذاب انپر ٹالا جاتا ہے

فمن عرفنا ونصرنا وعرف حقنا — پس جو ہمیں پہچانے ہماری مدد کرے اور ہمارے حق کو

ویاخذ بامرنا فھو منا والینا۔ — جانے اور ہمارے حکم پر کاربند ہو وہ ہم میں سے ہے اور ہمارا ہے

دلیل نہم۹ حدیث ذیل کو حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب منقبۃ الطاہرین میں اور علامہ ابوالفتح محمد بن علی نطنزی؏ نے اپنے خصائص میں اسناد کے ساتھ وارد کیا ہے لہٰذا کامل اسناد کی یہ روایت کتاب الخصائص نطنزی کی مخرجہ عبقات الانوار مدینہ جلد اول کے صفحہ ۱۸۴ سے نقل کی جاتی ہے۔

اخبرنا ابو بکر محمد بن ابی نصر — خبر دی ہمکو ابو بکر محمد بن ابی نصر شجاع بن

شجاع بن ابی بکر الحافظ — ابی بکر حافظ نے اسطرح سے کہ

؏ محمد بن علی نطنزی۔ تاریخ وفات۔ بالوافیات صلاح الدین صفدی میں ہے محمد بن علی بن ابراہیم ابوالفتح النطنزی کان من بلغاء اہل النظم والنثر، افراد البلاد ولقی الاکابر وکان کثیر الحفظ محبا للعلم والسنۃ وکثیر الصدقۃ والصیام مکرما عند الملوک والسلاطین وکانت لہ وجاہۃ عظیمۃ عندھم یرون التبرک بہ سمع الحدیث الکثیر باصفہان وخراسان وبغداد یعنی محمد بن علی بن ابراہیم ابوالفتح کاتب نطنزی بلغائے اہل نظم ونثر میں سے تھے انھوں نے بلاد اسلام میں سفر کیا اور اکابر علمائے آفاق کی ملاقات کی کثیر الحفظ اور محب علم وسنت وکثیر صدقہ وصیام تھے اور سلاطین کے نزدیک بہت معزز اور انکے نزدیک بڑے وجاہت والے تھے سلاطین ان سے تبرک حاصل کرتے تھے انھوں نے علمائے اصفہان وخراسان وبغداد سے کثیر حدیث کو سماعاً اخذ کیا۔

قراءة علیه وانا اسمع قال اخبرنا	انکے سامنے حدیث پڑھی جارہی تھی اور میں سن
ابو الخیر عـــه محمد بن احمد بن	رہا تھا انھوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو الخیر محمد احمد بن ہارون
هارون قال اخبرنا ابوبکر احمد ـــه	نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو ابوبکر احمد بن موسی الحافظ نے انھوں
موسى الحافظ قال حدثنا	نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو احمد بن یوسف
ابو احمد بن یوسف الجرجانی	جرجانی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے محمد ابراہیم
قال حدثنا محمد بن ابراهیم البزاز	بزاز نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
قال حدثنا محمد بن حمید ــه قال	محمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
حدثنا هارون بن عیسی قال	ہارون بن عیسی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے

عـــه توثیق ابو الخیر جنھوں نے حافظ ابوبکر احمد بن موسی ابن مردویہ سے سماعت حدیث کی ہے دیکھو ذیل کا ترجمہ (ابن مردویہ)

ـــه توثیق (احمد بن موسی) شمس الدین ذہبی کے تذکرۃ الحفاظ میں ہے (ابن مردویہ) الحافظ الثبت العلامہ ابوبکر احمد بن موسی بن مردویہ الاصبہانی صاحب التفسیر والتاریخ وغیر ذالک روی عن ابی سهل بن زیاد القطان ومیمون بن اسحاق الخراسانی ومحمد بن عبد الله بن علم الصفار واسمعیل الخطبی ومحمد بن علی الشیبانی واحمد بن عبد الله بن دلیل واسحاق بن محمد بن علی الکوفی ومحمد بن احمد بن علی الاسواری واحمد بن عیسی الخفاف واحمد بن محمد عاصم الکرانی وطبقتهم وروی عنه ابو القاسم عبد الرحمن بن منده واخوه عبد الوهاب وابو الخیر محمد بن احمد وابو منصور محمد بن سکرویه وابوبکر محمد بن الحسن بن محمد بن سلیم وابو عبد الله الثقفی وابو مطیع محمد بن عبد الواحد المصری وخلق کثیر وعمل المستخرج علی صحیح البخاری وکان قیما بمعرفة هذا الشان بصیرا بالرجال طویل الباع ملیح التصانیف ولد سنة ۳۲۳ھ ومات سنة ۴۱۰ھ (حاصل ترجمہ) ابوبکر احمد بن موسی بن مردویہ اصفہانی حافظ ثبت علامہ صاحب تفسیر وتاریخ وغیرہ انھوں نے ابو سہل بن زیاد قطان ومیمون بن اسحاق خراسانی ومحمد بن عبد اللہ بن علم الصفار واسمعیل خطبی ومحمد بن علی شیبانی واحمد بن عبد اللہ بن دلیل واسحاق بن محمد بن علی کوفی ومحمد بن احمد بن علی اسواری واحمد بن عیسی خفاف واحمد بن محمد عاصم کرانی اور انکے اہل طبقہ سے حدیث روایت کی ہے اور خود ان سے ابو القاسم عبد الرحمن بن منده اور انکے بھائی عبد الوہاب اور ابو الخیر محمد بن احمد اور ابو منصور محمد بن سکرویہ اور ابوبکر محمد بن حسن بن محمد بن سلیم اور ابو عبد اللہ ثقفی اور ابو مطیع محمد بن عبد الواحد مصری اور خلق کثیر نے روایت کی ہے کتاب المستخرج علی البخاری انکی تصنیف ہے اور علامہ ابن مردویہ شناخت حدیث میں نہایت راست بین وستقیم تھے ماہر احوال رجال وصاحب دستگاہ تھے ان کی تصانیف دلپذیر و پسندیدہ ہیں ۳۲۳ھ میں پیدا ہوئے ۴۱۰ھ میں وفات کی ــه توثیق (محمد ابن حمید) کتاب التکمیل کے صفحہ ۲۰۲ میں گذر چکی۔

حدثنا زاهر بن الحكم قال	زاہر بن حکم نے کہا حدیث بیان کی ہمسے
حدثنا ابو حكيم الحناط عن	ابو حکیم حناط نے جابر بن یزید سے اونے
جابر بن يزيد عن ابى جعفر عن	ابی جعفر (محمد باقر ع) سے انھوں نے پدر
ابيه عن جابر بن عبد الله الانصارى	بزرگوار سے اُن جناب نے حضرت جابر بن
قال خرج علينا رسول الله صلى	عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ
الله عليه وسلم يوما مع علىؑ	ایکروز جناب رسالتمآب ہمارے سامنے اسطرح برآمد ہوئے
والحسنؑ والحسين فخطب ثم	کہ انکے ہمراہ حضرت علی اور امام حسن و امام حسین علیہم السلام
قال ايها الناس ان هؤلاء	تھے پس اوس دن جناب نے خطبہ ارشاد فرمایا اور بعد حمد و ثنا
اهلبيت نبيكم قد شرفهم الله	فرمایا کہ ایہا الناس یہ تمھارے نبی کے اہلبیت ہیں
بكرامته واستحفظهم سرّه	جنکو خدا نے اپنی بزرگی کے ساتھ مشرف فرمایا ہے
واستودعهم علمه عماد الدين	انکو اپنے اسرار کا حافظ اور اپنے علم کا امین قرار دیا
شهداء على امته براهم قبل	ہے یہ لوگ ستون دین اور امت نبی کے شاہد حال
خلقه اذهم اظلة تحت عرشه	ہیں انکو خدا نے قبل خلقت خلائق کے پیدا کیا ہے جبکہ
نجباء فى علمه اختارهم فارتضاهم	زیر عرش مثل سایہ جاگزیں تھے یہ سب انکے علم میں نجیب تھے
واصطفاهم فجعلهم علماء	خدا نے انکو منتخب کیا اور انکو پسندیدہ و برگزیدہ قرار دیکر انکو
فقهاء لعباده فهم الائمة المهدية	عباد کے لئے حاملان علم و فقہ مقرر کیا پس یہ ائمہ ہدایت یافتہ ہیں
والقادة البالغة والامة الوسطى	یہ پیشوا خلق اور لوگوں کو تعمیل احکام الہی پر ابھارنے والے اور یہ

والرحمة الموصولة هم الكهف
الحصين للمؤمنين ونور الابصار
المهتدين وعصمة لمن لجاء اليهم
ونجاة لمن احترز بهم يغتبط
من والاهم ويهلك من عاداهم
ويفوز من تمسك بهم الراغب
عنهم مارق والمقصر عنهم زاهق
واللازم لهم لاحق فهم الباب المبتلى
به من اتاهم نجا ومن اباهم
هوى هم حطة لمن دخله و
حجة الله على من جهله الى الله
يدعون وبامر الله يعملون وبآياته
يرشدون فيهم نزلت الرسالة
وعليهم هبطت ملائكة الرحمة
واليهم بعث الروح الامين
تفضلا من الله ورحمة آتاهم
ما لم يؤت احدا من العالمين

امت وسطی ہیں اور وہ رحم ہیں جنکے باہم صلہ رحم
کا حکم ہے یہ صاحبان ایمان کے واسطے حصن حصین
ہیں اور ہدایت چاہنے والوں کے واسطے روشنی
چشم ہیں جو انکی طرف پناہ لے اسکے واسطے سبب
حفظ اور امان ہیں اور جو انکو حرز بنائے اسکے
واسطے باعث نجات ہیں انکا دوست قابل ہے
کہ اسکے حال پر غبطہ کیا جائے اور انکا دشمن ہلاک
ہونیوالا ہے جو ان سے تمسک کرے وہ رستگار ہے جو ان سے
نفرت کرے وہ دین سے خارج ہے اور جو انکے بارے میں کمی کرے
وہ نیست و نابود ہے اور جو انکی ملازمت اختیار کرے
وہ ان سے ملا ہوا ہے یہ وہ دروازہ ہدایت ہیں
جنکے بارے میں لوگوں کا امتحان لیا گیا ہے اور جو ان تک آیا
وہ ناجی ہوا اور جسنے انکار کیا وہ ہلاک ہوا یہ مثل باب حطہ
بنی اسرائیل ہیں اسکے واسطے جو ان میں داخل ہوا اور حجت
خدا ہیں اس شخص پر جو اس درجہ کا جاہل یا خدا کا منکر ہو یہ سب
خدا کی طرف دعوت دینے والے ہیں اور حکم خدا پر عمل کرنیوالے ہیں اور
آیات الہی کیساتھ ہدایت کرنیوالے ہیں انھیں لوگوں پر رسالت نازل ہوئی
انھیں پر ملائکہ رحمت نازل ہوئے اور انھیں کی طرف روح الامین بھیجے گئے
اور یہ خدا کا تفضل اور اسکی رحمت تھی اور انکو وہ دیا
وہ دیا جو تمام عالم میں کسیکو نہیں ملا۔ بعد اسکے پس

وعندھم بحمد اللہ ما یلتمس و — بحمد اللہ ان کے پاس تمام وہ چیزیں از

یحتاج من العلم والھدی فی — قبیل علم و ہدایت موجود ہیں جنکے لوگ

الدین وھم النور فی الضلالۃ — محتاج و ملتمس ہوتے ہیں یہ گمراہی کے

عند دخول الظلمۃ وھم — تاریکی کے نور ہیں یہ شجرہ مبارکہ کی

الفروع الطیبۃ من الشجرۃ — پاکیزہ شاخیں ہیں یہ لوگ

المبارکۃ وھو معدن العلم — معدن علم اور اہل بیت

واھلبیت الرحمۃ وموضع — رحمت اور مقام رسالت اور

الرسالۃ ومختلف الملائکۃ — محل آمد و رفت ملائکہ ہیں

ھم الذین اذھب اللہ عنھم — اور یہی وہ لوگ ہیں جنسے خدا نے

الرجس وطھرھم تطھیرا — نجس کے رجس کو دور کردیا ہے اور انکو پاک کرنے کی طرح پاک کردیا ہے

یہ نو دلیلیں جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کے مصطفٰی و مجتبٰی و مرتضٰی و مختار ہونے کی روز روشن کی طرح ثابت ہوگئیں، اسی بارے میں حق سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد سورہ قصص میں ہے۔

وربک یخلق ما یشاء — اور تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا

ویختار وما کان — کرتا ہے اور جو چاہتا ہے انتخاب کرتا ہے

لھم الخیرۃ — یہ انتخاب لوگوں کے اختیار میں نہیں ہے

آیۂ موصوفہ سے معلوم ہوگیا کہ خدا ہی جس کو چاہتا ہے انتخاب کرتا ہے،

رسالت اور امامت جس کو عطا ہوئی وہ اسی انتخاب سے عمل میں لائی گئی جیساکہ سورۂ انعام میں سترہ انبیاء علیہم السلام کو صراط مستقیم کا رہنما خداوند عالم نے قرار دیا ہے وہ انتخاب کے بعد ہے جس کے آخری الفاظ میں ارشاد فرماتا ہے جو ضمیر جمع کے ساتھ مذکور ہیں دیکھو صفحہ ۱۰۴

واجتبینٰھم وھدینٰھم	اور ہم نے ان کو مجتبیٰ کیا اور
الی صراط مستقیم	ان کو راہ راست بتائی۔

جب خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صراط مستقیم کا رہنما قرار دیا تو سب سے پہلے لفظ اجتبیٰ ضمیر واحد سے قرار دیا چنانچہ آخر سورۂ نحل میں فرماتا ہے۔

ان ابرٰھیم کان امّۃ	اس میں شک نہیں کہ ابراہیم لوگوں
قانتا للہ حنیفا ولم یک	کے پیشوا خدا کے فرمانبردار بندے اور
من المشرکین شاکرا لانعمہ	باطل سے کترا کے چلنے والے تھے اور مشرکین
اجتبیہ وھدیٰہ الی صراط	سے ہرگز نہ تھے اسکی نعمتوں کے شکرگذار اسکو
مستقیم	خدا نے منتخب کرلیا تھا اور اپنے سیدھے راہ کی انھیں ہدایت کی تھی

انعام کا تعلق ذریت ابراہیم (محمد و آل محمد) سے ہے۔

انعم اللہ علیھم من النبیین	اللہ نے پیغمبروں میں سے آدم کی اولاد میں
من ذریۃ آدم وممن حملنا	نعمت دی اور انھیں جنکو ہم نے نوح
مع نوح ومن ذریۃ ابرٰھیم	کے ساتھ بٹھایا اور ابراہیم

واسرائیل وممن ھدینا واسرائیل کی اولاد میں اوران میں

واجتبینا۔ (سورۂ مریم) جنکو راہ دکھلائی اور مجتبیٰ کیا۔

ومن ذریۃ ابرٰھیم عہ تیرہ (۱۳) حرف ہیں جنکے عدد زبر ایک ہزار چھ سو چوسٹھ (۱۶۶۴)

ہوتے ہیں نکلی یہ عبارت النبی وعلی وعترتھما المعصومون ۱۶۶۴

۹۳ ۱۱۶ ۱۱۲۲ ۳۳۳

ومن ذریتہ ابرٰھیم عہ اور عدد بینات تین سو گیارہ (۳۱۱) ہوتے ہیں نکلی یہ عبارت

ھو محمد وعلی وولدھما

۱۱ ۹۲ ۱۱۶ ۹۲ ۳۱۱

اوپر کی آیت قصص سے گذرا کہ خدا ہی جس کو چاہتا ہے انتخاب کرتا ہے

اور اتمام نعمت بھی اُنھیں منتخب شدہ لوگوں پر کرتا ہے خواہ وہ انبیا سے ہوں یا

اوصیا سے ہوں یعنی جہاں کہیں اتمام نعمت کا اطلاق کلام مجید میں ہے اس سے

مراد نبوت و امامت ہے چنانچہ سورہ یوسف میں ہے۔

وکذٰلک یجتبیک اور اسیطرح تمھارا پروردگار تم کو برگزیدہ

ربک ویعلمک من تاویل فرمائیگا اور تمھیں خوابوں کی تعبیر سکھائے گا

الاحادیث ویتم نعمتہ اور تمپر اور آل یعقوب پر اسیطرح اپنی نعمتیں

علیک وعلی اٰل یعقوب پوری کریگا جیسے تمھارے پردادا اور دادا

کما اتمھا علی ابویک من قبل ابراھیم و اسحاق پر کرچکا ہے یقیناً

ابراھیم واسحاق ان ربک علیم حکیم تمھارا پروردگار صاحب علم و حکمت ہے۔

عہ مجموعہ اعداد زبر و بینہ ۱۹۷۵ ہوتے ہیں نکلی یہ عبارت احمد (۵۳) وعلی (۱۱۶) ھو (۱۱) وصی النبی (۱۰۶-۹۳) والحسن (۱۵۵) والحسین (۱۶۵)
وعلی (۱۱۶) ومحمد (۹۸) وجعفر (۳۵۹) وموسیٰ (۱۲۲) وعلی (۱۱۶) ومحمد (۹۸) وعلی (۱۱۶) والحسن (۱۵۵) والمھدی (۹۶) ۱۹۷۵

ظاہر ہے کہ اس آیۂ وافی ہدایہ میں اتمام نعمت سے مراد نبوت و امامت ہے جو حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب کو عطا ہوئی اور اُن کے بعد موافق اخبار حضرت یعقوبؑ و حضرت یوسفؑ کو عطا ہوئی اور آل یعقوب اسواسطے فرمایا ہو کہ بنی اسرائیل (آل یعقوب) میں کثرت انبیا گذرے ہیں پس حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب و یوسف و دیگر انبیاء بنی اسرائیل پر خود اُن کی نبوت کے سبب سے اتمام نعمت ہوا اور باقی بنی اسرائیل پر اُن کے اور ذریعہ سے پس اِس دلیل واضح و مبیّن سے ثابت ہو گیا کہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام پر جو اتمام نعمت (اتممت علیکم نعمتی) ہوا اس سے مراد امامت و خلافت ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے امامت کی یہ آیت ہے

قال انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی قال لاینال عھدی الظالمین۔	خدانے فرمایا میں تم کو (لوگوں کا) پیشوا بنانے والا ہوں (حضرت ابراہیمؑ) نے عرض کی اور میری اولاد میں فرمایا (ہاں مگر) میرے اس عہد پر ظالموں سے کوئی شخص فائز نہیں ہو سکتا۔

حضرت اسحاق و یعقوب علیہم السلام کے امامت کی یہ آیت ہو

ووھبنالہ اسحٰق و یعقوب نافلۃ وکلاجعلنا صٰلحین وجعلنٰھم ائمۃ یھدون بامرنا	اور بخشا ہمنے (ابراہیمؑ) کو اسحاق سا بیٹا اور یعقوب جیسا پوتا اور سب کو گردانا صالحین سے اور گردانا اُن کو امام جو ہدایت کرتے ہیں ہمارے حکم سے۔

حضرت علیؑ کا مرتضیٰ ہونا اتنا مدلل واقعہ ہے کہ آیت (غدیر) میں بھی یہ لفظ بقانون زبر و بینات موجود ہے یہ اٹھائیس ۲۸ عبارتیں علاوہ ترپن ۵۳ عبارتوں کے ہیں جس میں بائیس ۲۲ عبارتیں لفظ مرتضیٰ پر ہیں الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا آیہ مبارکہ میں ترپن ۵۳ حروف ہیں جس کے عدد بحساب ابجد چار ہزار ایک سو ترپن ۴۱۵۳ ہوتے ہیں دیکھو صفحہ ۲۳ نکلیں یہ عبارتیں

(۱)

الیوم الی لکم الاسلام دینا نزلت بولایۃ نفس لرسول ھو یعسوب المومنین

۸۷ ۴۱ ۳۱۸ ۴۸۷ ۴۴۹ ۵۱۷ ۱۱ ۳۲۵

علی المرتضیٰ علیہ السلام

۱۵۹۱ ۲۷۷ ۴۱۵۳

(۲)

الیوم الی لکم الاسلام دینا قد نزلت بولایۃ نفس لرسول ھو

۸۷ ۴۱ ۳۱۸ ۱۰۴ ۴۸۷ ۴۴۹ ۵۱۷ ۱۱

سید الوصیین علی المرتضیٰ علیہ السلام

۲۶۱ ۱۵۹۱ ۲۷۷ ۴۱۵۳

(۳)

ان الآیۃ الیوم الی لکم الاسلام دینا انزلت بولایۃ

۵۱ ۴۴۲ ۸۷ ۴۱ ۳۱۸ ۴۸۸ ۴۴۹

یعسوب المسلمین علی المرتضیٰ علیہ السلام

۴۰۹ ۱۵۹۱ ۲۷۷

۴۱۵۳

(۴)

هی الیوم الی لکم الاسلام دینا انزلت بولایة علی ن المرتضیٰ

۱۵۹۱ ۴۴۹ ۴۸۸ ۳۱۸ ۴۱ ۹۴ ۱۵

علیه السلام فی یوم الخمیس

۴۱۵۳ ۸۸۷ ۲۷۷

(۵)

الیوم الی لکم الاسلام دینا قد نزلت بولایة المرتضیٰ ابن ابیطالب

۱۰۸ ۱۴۵۱ ۴۴۹ ۴۸۷ ۱۰۴ ۳۱۸ ۴۱ ۸۷

هو سیّد و باب الدین فی یوم الخمیس

۴۱۵۳ ۸۸۷ ۱۰۶ ۸۵

(۶)

انزلت بولایة مولی المومنین باب الله المرتضیٰ ابن ابیطالب

۱۰۸ ۱۴۸۱ ۷۱ ۳۱۳ ۴۴۹ ۴۸۸

لسان صدق علیّا یوم الخمیس

۴۱۵۳ ۷۹۷ ۴۴۶

عبارت مذکور بعنوان تحریر ذیل دیکھو:-

(الف) یوم الخمیس

۷۹۷

انزلت بولایة مولی المومنین باب الله المرتضیٰ ابن ابیطالب لسان صدق علیا

۴۴۶ ۱۰۸ ۱۴۸۱ ۷۱ ۳۱۳ ۴۴۹ ۴۸۸

۴۱۵۳

(ب) انزلت یوم الخمیس

۷۹۷ ۴۸۸

بولایة مولی المومنین باب الله المرتضیٰ ابن ابیطالب لسان صدق علیا

۴۴۶ ۱۰۸ ۱۴۸۱ ۷۱ ۳۱۳ ۴۴۹

۴۱۵۳

(ج) انزلت بولایۃ ابن ابیطالب مولی لمومنین باب اللہ المرتضی لسان صدق علیا
۴۸۸ ۴۴۹ ۱۰۸ ۳۱۳ ۷۱ ۱۴۸۱ ۴۴۶
یوم الخمیس
۷۹۷
۴۱۵۳

(د) انزلت یوم الخمیس
۴۸۸ ۷۹۷
بولایۃ ابن ابیطالب لسان صدق علیا مولی لمومنین باب اللہ المرتضی
۴۴۹ ۱۰۸ ۴۴۶ ۳۱۳ ۷۱ ۱۴۸۱
۴۱۵۳

(ھ) انزلت بولایۃ لسان صدق[ھ] علیا ابن ابیطالب مولی لمومنین باب اللہ المرتضی
۴۸۸ ۴۴۹ ۴۴۶ ۱۰۸ ۳۱۳ ۷۱ ۱۴۸۱
یوم الخمیس
۷۹۷
۴۱۵۳

عدد بینہ دو ہزار چار سو دس ہوتے ہیں۔ نکلی یہ عبارت
۲۴۱۰

(۱)

انزلت کُلاً فی المرتضی ابی النجباء ھو امام و باب الدین
۴۸۸ ۵۱ ۱۵۷۱ ۱۰۱ ۹۳ ۱۰۶ ۲۴۱۰

(۲)

نزلت کُلاً فی المرتضی ھو الامام باب اللہ و باب الدین
۴۸۷ ۵۱ ۱۵۷۱ ۱۲۴ ۷۱ ۱۰۶ ۲۴۱۰

(۳)

ان الآیۃ بحق المرتضی وکیل المصطفی
۵۱ ۴۴۲ ۱۱۰ ۱۴۸۱ ۶۶ ۲۶۰ ۲۴۱۰

[ھ] لسان صدق علیا۔ گیارہ حرف ہیں عدد زبر چار سو چھیالیس ہوتے ہیں نکلی یہ عبارت (سورہ مریم)

یعنی بہ علیا وصی الامی
۱۴۷ ۱۱۱ ۱۰۶ ۸۲ ۴۴۶

لسان صدق علیا اور عدد بینات اسکے پانچ سو چھیانوے ہوتے ہیں نکلی یہ عبارت

ھو علی وصی المصطفی حقا
۱۱ ۱۱۰ ۱۰۶ ۲۶۰ ۱۰۹ ۵۹۶

(۴)

انما انزلت فی المرتضی سیّد الصّالحین ۲۴۱۰
۵۷ ۴۸۸ ۱۵۷۱ ۷۴ ۲۲۰

مجموعۂ اعداد زبر و بینہ چھ ہزار پانچ سو ترسٹھ ۶۵۶۳ ہوتے ہیں نکلیں یہ عبارتیں۔

(۱)

انزلت ھٰذہ الاٰیۃ کُلاً فی المرتضی ابی النجباء یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجۃ
۴۸۸ ۴۱۰ ۴۴۲ ۵۱ ۱۵۷۱ ۱۰۱ ۷۹۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲
۶۵۶۳

(۲)

نزلت ھٰذہ الاٰیۃ فی المرتضی امام الازکیاء یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجۃ ۶۵۶۳
۴۸۷ ۴۱۰ ۴۴۲ ۱۵۷۱ ۱۵۳ ۷۹۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲

(۳)

ان الاٰیۃ نزلت بولایۃ علیٔ المرتضی وھو وکیل المصطفی یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجۃ
۵۱ ۴۴۳ ۴۸۷ ۴۴۹ ۱۵۹۱ ۱۷ ۳۲۶ ۷۹۷ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲
۶۵۶۳

(۴)

الیوم الی لکم الاسلام دینا نزلت بولایۃ علی المرتضی ھو ولی احمد یوم الخمیس
۸۷ ۴۱ ۳۱۸ ۴۸۷ ۴۴۹ ۱۵۹۱ ۱۱۰ ۷۹۷
ثامن عشر من ذی الحجۃ الحرام
۱۱۶۱ ۱۲۴۲ ۲۸۰ ۶۵۶۳

(۵)

انما انزلت بولایۃ علی المرتضی ابن ابیطالب حبیب اللہ والرسول
۵۷ ۴۸۸ ۴۴۹ ۱۵۹۱ ۱۰۰ ۲۲ ۶۶ ۳۳۳
یوم خمیس ثامن عشر من ذی الحجۃ الحرام
۷۶۶ ۱۱۶۱ ۱۲۴۲ ۲۸۰
۶۵۶۳

(٦)

انما انزلت كلاً بولاية علي المرتضى هو ولي الله وحبيب الرسول يوم خميس
٥٧ ٤٨٨ ٥١ ٤٤٩ ١٥٩١ ١١ ١١٢ ٣٥٥ ٧٦٦
ثامن عشر من ذي الحجة الحرام
١١٦١ ١٢٤٢ ٢٨٠
٦٥٦٣

(٧)

انما انزلت بولاية المرتضى هو الزكي ابن ابيطالب حبيب الله والرسول
٥٧ ٤٨٨ ٤٤٩ ١٤٨١ ٧٩ ١٠٨ ٨٨ ٣٣٣
يوم الخميس ثامن عشر من ذي الحجة الحرام
٧٩٧ ١١٦١ ١٢٤٢ ٢٨٠
٦٥٦٣

(٨)

انما نزلت كلاً بولاية المرتضى باب الدين وحبيب الله والرسول يوم الخميس
٥٧ ٤٨٧ ٥١ ٤٤٥ ١٤٨١ ١٠٠ ٩٤ ٣٣٣ ٧٩٧
الثامن عشر من ذي الحجة الحرام
١١٩٢ ١٢٤٢ ٢٨٠
٦٥٦٣

(٩)

نزلت بولاية علي المرتضى هو الهادي وهو حجة الله يوم الخميس ثامن عشر
٤٨٧ ٤٤٩ ١٥٩١ ٩٢ ١٤ ٤٧٧ ٧٩٧ ١١٦١
من ذي الحجة الحرام
١٢٤٢ ٢٨٠
٦٥٦٣

(١٠)

انما انزلت بولاية علي المرتضى هو حبيب الله ووكيل الرسول يوم الخميس
٥٧ ٤٨٨ ٤٤٩ ١٥٩١ ٩٩ ٣٩٩ ٧٩٧
ثامن عشر من ذي الحجة الحرام
١١٦١ ١٢٤٢ ٢٨٠
٦٥٦٣

(١١)

انزلت بولاية علي المرتضى حبيب الله يوم الخميس ثامن عشر من ذي الحجة الحرام
٤٨٨ ٤٤٩ ١٥٩١ ٨٨ ٧٩٧ ١١٦١ ١٢٤٢ ٢٨٠
بعد العصر
٢٦٧
٦٥٦٣

(۱۲)

انها انزلت بولایة علی ن المرتضی یوم الخمیس الثامن عشر

۵۷ ۴۸۸ ۴۴۹ ۱۵۹۱ ۷۹۷ ۱۱۹۲

من ذی الحجة الحرام بعد العصر عہ

۱۳۴۲ ۲۸۰ ۴۶۷ ۶۵۶۳

یہ چھ عبارتیں مع سنہ ہجری ہیں قبل اس کے چار عبارتیں گذر چکی ہیں

صفحہ ۵۶ کی عبارت میں لفظ بعد العصر بھی ہے۔

(۱)

نزلت فی علی ن الولی هو سید الصدیقین یوم الخمیس ثمانی عشر

۴۸۷ ۲۷۷ ۱۱ ۳۶۹ ۷۹۷ ۱۱۷۱

من ذی الحجة سنة عشرة من الهجرة

۱۳۴۲ ۵۱۰ ۹۷۰ ۴۲۹ ۶۵۶۳

(۲)

هی نزلت فی علی ن الولی یعسوب المومنین یوم الخمیس ثامن عشر

۱۵ ۴۸۷ ۲۷۷ ۳۷۵ ۷۹۷ ۱۱۶۱

من ذی الحجة سنة عشرة من الهجرة

۱۳۴۲ ۵۱۰ ۹۷۰ ۴۲۹ ۶۵۶۳

عہ یہ وقت بعد العصر کا حسب ذیل مفسرین نے اپنی اپنی تفسیر میں وارد کیا ہے جو آیت میں بقانون زبر و بینات موجود ہے۔ (۱) ابواسحاق ثعلبی المتوفی سنہ ۴۲۷ھ (۲) امام واحدی سنہ ۴۶۸ھ مولف اسباب النزول (۳) صاحب معالم التنزیل بغوی سنہ ۵۱۶ھ (۴) صاحب کشاف زمخشری سنہ ۵۳۸ھ (۵) قاضی ناصرالدین بیضاوی سنہ ۶۸۵ھ (۶) صاحب مدارک التنزیل سنہ ۷۱۰ھ صاحب لباب التاویل خازن سنہ ۷۴۱ھ اور متاخرین میں (۸) ملا جیون صاحب تفسیر احمدیہ سنہ ۱۱۳۰ھ (۹) صاحب فتح القدیر شوکانی سنہ ۱۲۵۰ھ (۱۰) صاحب تفسیر فتح البیان نواب صدیق حسن خاں بھوپالی سنہ ۱۳۰۷ھ

(٣)

انما انزلت فی علی یعسوب المسلمین یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجة سنة عشرة من الهجرة

٥٧ ٤٨٨ ٢٠٠ ٣٠٩ ٧٩٧ ١١٦١ ١٢٤٢ ٥١٠ ٩٧٠ ٧٢٩

٦٥٦٣

(٤)

انما نزلت فی علی هو وکیل احمد یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجة الحرام

٥٧ ٤٨٧ ٢٠٠ ٧٧ ٥٣ ٧٩٧ ١١٦١ ١٢٤٢ ٢٩٠

سنة عشرة من الهجرة

٥١٠ ٩٧٠ . ٧٢٩

٦٥٦٣

(٥)

الیوم اکملت لکم الاسلام دینا انزلت بحق علی یوم الخمیس ثامن عشر من ذی الحجة سنة عشرة من الهجرة

٨٧ ٤١ ٣١٨ ٤٨٨ ٢٢٠ ٧٩٧ ١١٦١ ١٢٤٢ ٥١٠ ٩٧٠ ٧٢٩

٦٥٦٣

(٦)

الیوم اکملت لکم الاسلام دینا نزلت لعلی باب الله یوم الخمیس ثمانی عشر من ذی الحجة

٨٧ ٤١ ٣١٨ ٤٨٧ ١٣٠ ٧١ ٧٩٧ ١١٧١ ١٢٤٢

سنة عشرة من الهجرة

٥١٠ ٩٧٠ ٧٢٩

٦٥٦٣

"زبر" حروف مکتوبی کے عدد کو کہتے ہیں مثلاً حرف ج جسکا ملفوظی جیم پہلا حرف "ج" ٣ "زبر" ہوا۔ "یم" ٥٠ بیّنہ سے ہے (دیکھو نقشہ صفحہ ٦)

ز	و	ه	د	ج	ب	ا
٧	٦	٥	٤	٣	٢	١
ن	م	ل	ک	ی	ط	ح
٥٠	٤٠	٣٠	٢٠	١٠	٩	٨
ش	ر	ق	ص	ف	ع	س
٣٠٠	٢٠٠	١٠٠	٩٠	٨٠	٧٠	٦٠
غ	ظ	ض	ذ	خ	ث	ت
١٠٠٠	٩٠٠	٨٠٠	٧٠٠	٦٠٠	٥٠٠	٤٠٠

اسی آیت غدیر (اکملت لکم دینکم) کے نزول بعد رسولخدا اکاسی[۸۱] شب زندہ رہے اور
اکاسویں[۸۱] دن رحلت فرمائی جس کو ہم اُنیس[۱۹] مفسرین و محدثین و مورخین سے لکھتے ہیں۔

صاحب[۱] تفسیر ابن جریج[عہ] المتوفی سنہ ۱۵۰ھ ۸۱ شب — تفسیر[۲] جامع البیان ابن جریر طبری سنہ ۳۱۰ھ ۸۱ شب
تفسیر[۳] الکشف والبیان ابواسحاق ثعلبی سنہ ۴۲۷ھ ۸۱ شب — تفسیر[۴] معالم التنزیل ابومحمد حسین محی السنۃ بغوی سنہ ۵۱۶ھ ۸۱ یوم
تفسیر[۵] مجمع البیان طبرسی سنہ ۵۴۸ھ ۸۱ شب — غنیۃ[۶] الطالبین شیخ عبدالقادر جیلانی سنہ ۵۶۱ھ ۸۱ یوم
مناقب[۷] آل ابیطالب جناب ابن شہر آشوب سنہ ۵۸۸ھ ۸۱ یوم — تفسیر[۸] لباب التاویل خازن سنہ ۷۴۱ھ ۸۱ یوم از حدیث ابن عباس
تفسیر[۹] حافظ ابن کثیر شامی سنہ ۷۷۴ھ ۸۱ یوم از حدیث ابن عباس — عمدۃ[۱۰] القاری شرح بخاری امام عینی حنفی سنہ ۸۵۵ھ ۸۱ یوم
تفسیر[۱۱] مواہب علیہ المعروف بہ تفسیر حسینی سنہ ۹۱۰ھ ۸۱ یوم — تفسیر[۱۲] در منثور جلال الدین سیوطی سنہ ۹۱۱ھ ۸۱ شب
تفسیر[۱۳] سراج المنیر خطیب شربینی سنہ ۹۷۷ھ ۸۱ یوم — تفسیر[۱۴] ابوالسعود عمادی سنہ ۹۸۲ھ ۸۱ یوم
تفسیر[۱۵] احمدیہ ملا احمد الشہیر ملا جیون حنفی سنہ ۱۱۳۰ھ ۸۱ شب — تفسیر[۱۶] فتح القدیر شوکانی سنہ ۱۲۵۰ھ ۸۱ یوم
تفسیر[۱۷] فتح البیان نواب سید صدیق حسن خاں سنہ ۱۳۰۷ھ ۸۱ یوم از حدیث ابن عباس — خلاصۃ[۱۸] التفسیر مولوی محمد تائب سنہ ۱۳۰۹ھ ۸۱ یوم
سیرۃ[۱۹] النبی شبلی سنہ ۱۳۳۲ھ ۸۱ یوم از حدیث ابن عباس

گو محدثین و مورخین مذکورین نے اکاسی[۸۱] یوم کا دعویٰ کیا ہے لیکن اسے دو عالم محقق قبول نہیں کرتے اور وہ اسمیں مشتبہ ہیں اور وہ دونوں لکھتے ہیں کہ ۸۱ یوم یا ۸۲ یوم نمبر ۱ امام فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر نمبر ۲ شہاب الدین دولت آبادی صاحب تفسیر بحر مواج۔ ان دونوں حضرات کا شبہ کرنا امت کے لئے بہت غور طلب ہے کہ ان حضرات نے خلاف اجماع کیسے کیا۔

عہ توثیق (ابن جریج) رجال مشکوۃ عبدالحق دہلوی میں ہے۔ ابن جریج بضم الجیم الاول وفتح الراء وسکون تحتانیۃ ہو ابوخالد ویقال ابوالولید عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج المکی القرشی مولاہم اصلہ رومی الفقیہ احد الاعلام المشہورین والائمۃ المعدودین وہو اول من صنف فی الاسلام فی قول قال ابن عیینۃ سمعتہ یقول ما دون العلم تدوینی احد وقال مخلد بن الحسین ما رایت خلقا من خلق اللہ اصدق لہجۃ من ابن جریج وقال یحیی بن سعید ہو اثبت من مالک وسمع اباہ وعطاء وطاؤسا ومجاہدا وابن ابی ملیکۃ وسمع عنہ الثوری ویحیی بن سعید الانصاری ویحیی القطان قال فی الکاشف ثقۃ ویفعلوا توفی سنۃ خمسین ومائۃ ۱۵۰ وقد جاوز السبعین۔

اب ہم حسب ذیل لکھتے ہیں حفاظ حدیث و ارباب سیر سے ۲۸ صفر چہارشنبہ کو رسول خدا کا آخر شکایت مرض میں مبتلا ہونا لکھتے ہیں جسکے مراجعت حج سے ۱۸ ذیحجہ سنہ ۱۰ھ کو پنجشنبہ اور ۱۸ ذیحجہ پنجشنبہ سے ۲۹ صفر سنہ ۱۱ھ پنجشنبہ تک ۷۰ دن ہوتے ہیں - ۱۸ ذیحجہ تا ۲۹ ذیحجہ ۱۱ دن ماہ محرم ۳۰ دن ماہ صفر ۲۹ دن = ۷۰ دن

۱ صاحب سیرت ابن اسحاق تابعی و امام المتوفی سنہ ۱۵۱ھ
۲ محمد ابن عمر واقدی سنہ ۲۰۷ھ ۳ محمد ابن سعد کاتب واقدی سنہ ۲۳۰ھ

۴ حافظ ابو عمر صاحب استیعاب سنہ ۴۶۳ھ ۵ حافظ ابن اثیر جزری سنہ ۶۳۰ھ صاحب اسد الغابہ
۶ فاضل علامہ سبط ابن جوزی صاحب تاریخ مرأة الزمان سنہ ۶۵۶ھ

۷ حافظ دمیاطی صاحب سیرة المختصر فی سیر البشر سنہ ۷۰۵ھ جزو خامس ورق صفحہ ۷۰ کتبخانہ مجید
۸ صاحب عیون الاثر ابو الفتح ابن سید الناس سنہ ۷۳۴ھ

۹ منتقی فی سیرت المصطفے کازرونی سنہ ۷۵۸ھ ورق صفحہ ۲۸۸
۱۰ سیرت مغلطائی سنہ ۷۶۲ھ ۱۱ فتح الباری شرح بخاری حافظ ابن حجر سنہ ۸۵۲ھ

۱۲ عمدة القاری شرح بخاری امام عینی حنفی سنہ ۸۵۵ھ
۱۳ مورخ روضة الصفا محمد خاوند شاہ سنہ ۹۰۳ھ پدر مورخ حبیب السیر

۱۴ صاحب معارج النبوة مولانا معین الدین ہروی سنہ ۹۰۷ھ
۱۵ صاحب روضة الشہدا واعظ کاشفی سنہ ۹۱۰ھ

۱۶ عہ محمد بن یوسف الشامی سنہ ۹۴۲ھ صاحب سبل الہدی والرشاد المعروف بہ سیرت شامیہ جلد ثانی باب ۷۷
۱۷ تاریخ خمیس دیار بکری سنہ ۹۶۶ھ جلد ۲ صفحہ ۱۷۰ مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۲ھ

۱۸ روضة الاحباب جمال الدین محدث سنہ ۱۰۰۰ھ
۱۹ صاحب سیرة الحلبیہ علی بن برہان الدین حلبی سنہ ۱۰۴۴ھ

۲۱ صاحب بحار الانوار جلد ششم جناب محمد باقر مجلسی رح سنہ ۱۱۱۰ھ باب حجة الوداع سریہ اسامہ بن زید
۲۰ صاحب مدارج النبوة للشیخ عبد الحق محدث دہلوی سنہ ۱۰۵۲ھ جلد ثانی صفحہ ۵۳۰ چھاپہ نولکشور ۱۲۹۱ھ

۲۲ زرقانی علی المواہب سنہ ۱۱۲۲ھ
۲۳ صاحب سیرة النبویہ سید احمد ابن زینی دحلان مولفہ سنہ ۱۲۸۷ھ صفحہ ۲۶۰

۲۵ وسیلة النجاة مولوی محمد مبین سنہ ۱۲۲۵ھ
۲۴ شاہ عبد العزیز دہلوی صاحب تحفہ سنہ ۱۲۳۹ھ

۲۶ قرة العیون شرح سرور المحزون (شاہ ولی اللہ دہلوی) شارح نواب صاحب والی ٹونک حصہ ششم جلد اول ص
۲۷ خود مخاطب شبلی صاحب الفاروق حصہ اول میں حضرت صلعم کا اخیر صفر میں بیمار ہونا ۱۲ ربیع الاول کو وفات فرمانا ۱۳ دن بیمار رہنا لکھا ہے۔

ان سب کی عبارتیں معہ صفحات کتب کتاب تکمیل میں آچکی ہیں اور جنکی عبارت نہیں ہے اُن کا حوالہ صفحہ و پتہ مطبوعہ یا قلمی اوپر لکھا گیا۔

عہ توثیق (سیرت الشامی) کشف الظنون میں ہے سبل الہدی والرشاد فی سیرة خیر العباد للشیخ محمد بن یوسف الدمشقی الصالحی المتوفی سنة ۹۴۲ وھو احسن کتب المتاخرین وابسطہا فی السیرة النبویة وذکر فی اولہ العظیمة انہ منتخب من اکثر من ثلثمائة کتاب واتی فیہ من الفوائد بالعجب العجاب وقد زادت ابوابہ سبعمائة وان اسمہ سبل الرشاد ایضاً سیرت حلبی کے دیباچہ میں ہے۔ اخذتہا من سیرة الشمس الشامی علی سیرة ابی الفتح بن سید الناس الموسومة بعیون الاثر۔ ایضاً سیرة النبویہ سید احمد بن زینی دحلان کے دیباچہ میں ہے مطالعة جملة من شروح الشفا مع مراجعة شیٔ من کتب السیر کسیرة ابن سید الناس وسیرة ابن ہشام والسیرة الشامیة والسیرة الحلبیة وھذا الکتب ھی اصح الکتب۔

منجملہ کتبہائے سیر کے سیرت شامیہ نمبر ۱۶ کی نہایت محققانہ لکھی گئی ہے جو تین ۳۰۰ سو کتابوں سے انتخاب ہو کر سات ۷۰۰ سو ابواب پر مشتمل ہے خود مصنف نے آغاز کتاب میں لکھدیا ہے کہ اس کتاب کو تین ۳۰۰ سو کتابوں سے اقتباس کیا گیا ہے اسکا قلمی نسخہ کتبخانہ جناب ممتاز العلما طاب ثراہ لکھنؤ میں موجود ہے جسکی توثیق حاشیہ صفحہ گذشتہ ملاحظہ ہو۔

چنانچہ اسی سیرت شامیہ جلد ثانیہ باب السابع وسبعون سریۃ اسامہ بن زید میں مثل ابن اسحاق و واقدی و ابن سعد وغیرہ کے مرقوم ہے فلما کان یوم الاثنین لاربع لیال بقین من صفر سنۃ احدی عشرۃ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس بالتہیٔ لغزو الروم ۔ ۔ ۔ ثم دعی من الغد یوم الثلاثا لثلاث بقین من صفر اسامۃ بن زید فقال یا اسامۃ سر علی اسم اللہ وبرکتہ حتی الی مقتل ابیک فقد ولیتک علی ھذا الجیش الخ ۔ ۔ فلما کان یوم الاربعاء للیلتین بقیتا من صفر ابتدای مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصدع وحمی فلما اصبح یوم الخمیس عقد لاسامۃ لواء بیدہ ۔ ۔ ۔ وعسکر بالجرف وخرج الناس ولم یبق احد من المہاجرین الاولین الا انتدب فی تلک الغزوۃ منہم ابو بکر الصدیق وعمر بن الخطاب وابو عبیدۃ بن الجراح وسعد ابی وقاص وغیرہم الخ

اور ارشاد الساری[ع] شرح بخاری علامہ قسطلانی جلد ۶ صفحہ ۴۶۶ مطبوعہ ۱۳۰۷ھ باب بعث النبی صلعم اسامۃ بن زید عند الواقدی ان عدۃ ذلک الجیش کانت ثلاثۃ آلاف منہم سبعمائۃ قریش

ع توثیق (ارشاد الساری) کشف الظنون میں ہے ارشاد الساری من شروح صحیح البخاری شرح الفاضل شہاب الدین احمد القسطلانی المصری الشافعی صاحب مواہب اللدنیہ المتوفی سنہ ۹۲۳ھ

اور صفحہ ۵ ۶ ۴ میں ہے فلما کان یوم الاربعاء بدأ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ فحم وصدع فلما اصبح یوم الخمیس عقد لہ لواء بیدہ الشریفۃ۔

یہ امر بخوبی واضح ہوگیا کہ کل ارباب سیر مذکورہ وحفاظ حدیث کا ۲۸ صفر چہارشنبہ اور ۲۹ صفر پنجشنبہ سنہ ۱۱ھ پر اتفاق ہے جس سے یکم صفر پنجشنبہ دس صفر شنبہ ۱۲ صفر دوشنبہ ہوا ہر دو عبارت مذکورہ و دیگر مضمون سیرت کا خلاصہ یہ ہے کہ ۲۶ صفر دوشنبہ سنہ ۱۱ھ کو آنحضرت صلعم نے مسلمانوں کو جنگ روم کی تیاری کا حکم دیا اور پھر دوسرے روز سہ شنبہ کے دن اسامہ کو بلا کر فرمایا کہ اپنے باپ کے مقتل پر جاؤ ہم نے تم کو اس لشکر پر امیر کیا۔ ۲۸ صفر چہارشنبہ کے دن رسولخدا کے درد سر و تپ کی شکایت پیدا ہوئی صبح ۲۹ صفر پنجشنبہ کو آپ نے اسامہ کا جھنڈا اپنے دست مبارک سے درست کرکے فوج کو روانہ کیا جو مقام جرف (۳ میل) پر ٹھہرا۔ یہانتک کہ مہاجرین اولین میں کوئی ایسا متنفس نہیں بچا جو اس لشکر میں نہ بھیجا گیا ہو، انھیں میں حضرت ابوبکر، عمر و ابو عبیدہ بن الجراح و سعد بن ابی وقاص وغیرہ تین ہزار جنہیں سات سو قریش تھے، صفحات تاریخ وسیر وحدیث میں موصوفین کا نام جلی حرفوں سے ثبت ہے۔ چنانچہ سیرت شامیہ باب ۵۸ میں یہ روایت ہے۔

قال ابن سعد حدثنا عبد الوهاب بن العطاء العجلی قال حدثنا العمری عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ فیھم ابوبکر و عمر واستعمل علیھم اسامۃ بن زید وکان الناس طعنوا فیہ ای فی صغرہ

فبلغ ذالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ یہی حدیث طبقات

ابن سعد مع ترجمہ دیکھو صفحہ ۱۴۳ تکمیل -

اور ارشاد الساری جلد مذکورہ کے صفحہ ۴۶۵ میں ہے

(مالک) الامام (عن عبداللہ بن دینار عن عبداللہ بن عمر

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثاً) الی ابنی لغزو

الروم مکان قتل زید بن حارثۃ فیہ وجوہ المھاجرین و

الانصار منھم ابو بکر و عمر (و امّر علیھم اسامۃ بن زید)

امام مالک نے عبداللہ بن دینار سے اُس نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ

رسالتمآب نے ایک لشکر روانہ کیا مقام ابنیٰ کی طرف روم کے لوگوں سے

جنگ کے لئے اس مقام پر جہاں زید بن حارثہ شہید ہوئے تھے اس

لشکر میں تمام بہت سے ممتاز مہاجرین و انصار تھے جنمیں سے ابوبکر

و عمر بھی ہیں اور ان سب پر افسر اسامہ بن زید کو بنایا -

(اور عمدۃ القاری شرح بخاری امام عینی حنفی جلد ۸ صفحہ ۴۵۴ مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۸ھ

باب بعث النبی صلعم اسامۃ بن زید فی مرضہ الذی توفی فیہ)

قال ابن اسحاق لما کان یوم الاربعاء للیلتین بقیتا من صفر

بدیٔ برسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم وجعہ فحم وصدع

فلما اصبح یوم الخمیس عقد لاسامۃ لواء بیدہ ثم قال اغز بسم اللہ

فقال من کفر باللہ وسر الی موضع مقتل ابیک فقد ولیتک

علی هذا الجیش ... وعسکر بالجرف فلم یبق احد من

المهاجرین الاولین والانصار الا انتدب فی تلک الغزوة منهم

ابوبکر وعمر بن الخطاب وابو عبیدة بن الجراح وغیرهم۔

یہ ابن اسحاق تابعی اور بخاری کے امیر المؤمنین فی الحدیث سے ہیں جنکی روایت کا ترجمہ

اور خلاصہ وہی ہے جیسا کہ صفحہ ۱۴۱ میں گذرا اور سیرت شبلی جلد ثانی صفحہ ۱۴۲ میں ہے۔

غزوات میں گذر چکا ہے کہ حضرت زید بن حارثہ کو حدود شام کے عربوں نے شہید

کر ڈالا تھا۔ آنحضرت صلعم ان سے اسکا قصاص لینا چاہتے تھے، آغاز علالت سے

ایک روز پہلے (۲۶ صفر سنہ ۱۱ھ شنبہ) آپنے اسامہ بن زید کو مامور کیا کہ وہ فوج لیکر جائیں

اور ان شریروں سے اپنے باپ کا انتقام لیں۔

اور الفاروق حصہ اول صفحہ ۶۰ مطبوعہ کانپور سنہ ۱۸۹۹ء میں ہے سنہ ۱۱ھ ماہ صفر میں

آنحضرت نے رومیوں کے مقابلہ کے لئے اسامہ بن زید کو مامور کیا اور تمام اکابر صحابہ

کو حکم دیا کہ اُن کے ساتھ جائیں لوگ تیار ہو چکے تھے کہ اخیر صفر (۲۸ صفر چہار شنبہ)

میں آنحضرت بیمار ہو گئے اور یہ تجویز ملتوی رہ گئی۔ حضرت بروایت مشہور ۱۳ دن

بیمار رہے۔

اور صفحہ ۶۴ میں ہے۔ آنحضرت نے ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ دوشنبہ کے

دن دوپہر کے وقت انتقال فرمایا۔ سہ شنبہ کو دوپہر ڈھلنے پر مدفون ہوئے۔

اور صفحہ ۲، میں ہے۔ حضرت ابوبکر کی خلافت کی مدت سوا دو برس ہے کیونکہ

انھوں نے، جمادی الثانی ۱۳ھ میں انتقال کیا اور صفحہ ۸، میں ہے۔ ۱۱ھ میں

رسول اللہ نے اسامہ بن زید کو سردار بنا کر شام کی مہم پر بھیجا اور چونکہ ایک عظیم الشان

سلطنت کا مقابلہ تھا۔ حضرت ابوبکر و عمر اور بڑے بڑے نامور صحابہ مامور ہوئے کہ

فوج کے ساتھ جائیں۔

اسامہ بن زید کا مہاجرین کبار پر سردار فوج ہونا از بس قریش و مہاجرین

اولین کو شاق و دشوار ہوا، از روے طعن طرح طرح کی باتیں کرنے لگے، یہانتک کہ رسولخدا

کو یہ خبر ۲۹ صفر پنجشنبہ حکم اول کے دسویں دن شنبہ کو پہونچائی گئی۔ حضرت کمال غضب

میں آئے۔ چنانچہ سیرت ابن اسحاق و واقدی و ابن سعد کاتب واقدی و عمدۃ القاری

و ارشاد الساری و سیرت شامیہ وغیرہ کتب سیر و حدیث میں فغضب غضباً شدیداً

وارد ہے۔ پس باوجود درد سر کے آپ برآمد ہوئے اور منبر پر خطبہ دیا۔ ارشاد فرمایا

کہ اگر اسامہ کی سرداری پر تم کو اعتراض ہے تو اس کے باپ (زید) کی سرداری پر

بھی تم معترض تھے، خدا کی قسم وہ اس منصب کا مستحق تھا اور وہ مجھے سب سے زیادہ

محبوب تھا اور اب اسکے بعد یہ سب سے زیادہ محبوب ہے یہ فرما کر منبر سے اُترے اور

بیت الشرف میں داخل ہوئے جسکے بعد عمدۃ القاری شرح بخاری میں ابن اسحاق کی

یہ عبارت ہے۔

ثم نزل فدخل بیتہ وذلک یوم السبت لعشر خلون من ربیع الاول

سنة احدی عشرة "

اور سیرت شامیہ کی یہ عبارت ہے :-

فاخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغضب غضباً شدیداً

وخرج یوم السبت عاشر ربیع الاول سنة احدی عشرة

اور ارشاد الساری قسطلانی جلد ۱ صفحہ ۴۶۵ میں ہے :-

زاد اھل السیر مما ذکرہ فی عیون الاثر وغیرھا ۔۔۔ نزل عن

المنبر فدخل بیتہ یوم السبت لعشر خلون من ربیع الاول

سنة احدی عشرة -

(یعنی اہل سیر عیون الاثر وغیرہ میں ہے کہ خطبہ سے فارغ ہو کر منبر سے اُترے

اور داخل بیت الشرف ہوئے ، یہ سنیچر کا دن دس ربیع الاول ۱۱ھ تھی

اسی ہفتہ کے دن حضرت نے دوسرا حکم روانگی کا دیا ہے ، چنانچہ سیرت شبلی صفحہ ۱ میں

ہے " ۱۱ھ زمانہ مرض الموت میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسامہ بن زید

کے زیر افسری ، رومیوں کے مقابلہ کے لئے پھر فوجیں روانہ فرمائیں "

یہی دوسرا حکم تھا جو ۲۹ صفر پنجشنبہ حکم اول کا دسواں دن یوم شنبہ ہوتا ہے

چنانچہ سیرت ابن اسحاق وطبقات ابن سعد کاتب واقدی وغیرہ کتب میں فغضب

غضباً شدیداً سے خطبہ دینا مذکور ہے لیکن ملل[۵] ونحل شہرستانی صفحہ ۹ مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ

---

[۵] توثیق ملل ونحل کشف الظنون میں ہے ۔ الملل والنحل مصنف فیہ جماعة منہم ابی الفتح الامام محمد بن عبد الکریم الشہرستانی المتوفی ۵۴۸ھ فقد قال التاج الدین السبکی فی طبقات کتاب الملل والنحل للشہرستانی ھو عندی خیر کتاب اصنف فی ھذا الباب

اور صفحہ ۱۱ مطبوعہ لیدن یورپ میں جسکا نسخہ لائبریری الہ آباد میں موجود ہے جھزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا سے سخت تاکیدی حکم ہے نیز تاریخ مظفری[عہ] ابراہیم بن عبد اللہ میں جسکا قلمی نسخہ ۱۸۷۳ء کا نوشتہ لائبریری الہ آباد میں موجود ہے، عبارت مذکورہ وارد ہے اور حجج الکرامہ فی آثار القیامہ نواب سید صدیق حسن خاں صفحہ ۱۰۱ مطبوعہ شاہجہانی بھوپال ۱۲۹۱ھ اور وسیلۃ النجاۃ مولوی محمد مبین لکھنوی فرنگی محلی کے صفحہ ۱۹ مطبوعہ گلشن فیض مولوی گنج لکھنؤ ۱۳۱۳ھ میں ہے کہ روایت میں جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا وارد ہے یعنی تیاری کرو لشکر اسامہ کی خدا لعنت کرے ان پر جو لشکر اسامہ سے تخلف کریں یعنی لشکر کے ساتھ جانے سے باز رہیں۔

اور کتاب مراۃ الاسرار[عہ] عبد الرحمٰن بن عبد الرسول بن قاسم میں ہے۔ من تخلف عن جیش اسامۃ فھو ملعون۔ (تشئید المطاعن) یہی دوسرا حکم رسولخدا کا دو دن وفات سے پہلے کا ہے۔ جسکی وجہ یہ ہے چونکہ رسولخدا اس امر سے واقف تھے کہ حاسدین و مفسدین میری وفات کے بعد علی کو خلافت نہ پہونچنے دینگے اور خود مدعی ہوجائینگے لہذا آپ نے عین مرض الموت میں گیارہ دن پہلے لشکر اسامہ کے ساتھ جانے کا حکم دیا۔ پھر دو دن قبل اس سختی کے ساتھ روانگی کا حکم صادر فرمایا ورنہ کوئی موقع ۲۰ دن کی

عہ توثیق (تاریخ مظفری) کشف الظنون میں ہے التاریخ المظفری للقاضی شہاب الدین ابراھیم بن عبد اللہ ابی الدم الحموی المتوفی ۶۴۲ھ وھو تاریخ یختص بالملۃ الاسلامیۃ فی ست مجلدات۔

عہ توثیق (مراۃ الاسرار) عبد الرحمٰن بن عبد الرسول۔ رسالہ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ (شاہ ولی اللہ دہلوی) میں ہے در مراۃ الاسرار مذکور است کہ حضرت گنج شکر در راحت القلوب میفرماید کہ من میخواستم کہ نعمت سجادہ ملک ہندوستان را بکسے دہم۔ ہاتف غیبی آواز داد کہ شیخ نظام الدین در راہ است بدار تا وے برسد (از تشئید صفحہ ۷۲)

راہ پر لشکر بھیجنے کا اور صحابہ کو اپنے پاس سے جدا کرنے اور شہر مدینہ کو قریش سے خالی کرنیکا نہ تھا۔ غرض یہ عتاب متخلفین و نافرمان صحابہ پر ۹ ربیع الاول یوم شنبہ کو دسویں دن ۲۹ صفر پنجشنبہ حکم اول سے تھا، یہی مقام قابل توجہ ارباب تحقیقین ہے۔ اسی تاریخ سے مغالطہ ہے کیونکہ ۱۰ ربیع الاول شنبہ سے بارہ ربیع الاول دوشنبہ اور یکم ربیع الاول پنجشنبہ ہوتا ہے، جو قبل اسکے ۲۹ صفر پنجشنبہ سے یکم صفر پنجشنبہ اور ۱۲ صفر دوشنبہ۔ کل ارباب سیر وحفاظ حدیث لا چکے ہیں گویا ماہ صفر کو ربیع الاول میں ضم کر ۱۲ ربیع الاول وفات یعنی کہتے ہیں۔ اسی حساب کو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بھی سرور المحزون میں ۱۲ ربیع الاول دوشنبہ ۱۳۔ دن بیماری کے قرار دیکر لکھا ہے حالانکہ ۲۸ صفر چہارشنبہ کا چودہواں دن ۱۲۔ ربیع الاول سہ شنبہ بدیہی ہے جو کہ وفات کے وقت ابو بکر[ع] موجود نہ تھے اور دوسرے دن بوقت ضحیٰ یعنی پہر دن چڑھے آئے ہیں اس لئے تاریخ و وقت وفات میں اسکا اہتمام مدنظر رکھا گیا ہے کہ بیعت ابو بکر حضرت کے وفات پاتے ہی قرار پاجائے چنانچہ اسد الغابہ فی الصحابہ ابن اثیر جزری جلد ۲ میں ہے عن عبد الرحمن بن عمر عن نافع عن ابن عمر اور تاریخ الخلفا سیوطی میں ہے۔ عن عائشۃ وابن عمر وسعید بن المسیب وغیرھم ان ابا بکر بویع یوم قبض رسول اللہ صلعم یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ من الھجرۃ یعنی حضرت عائشہ و

ع۔ سیرت حلبی جلد ۳ صفحہ ۳۸۲ میں ہے وفی روایتان سالم بن عبید ذھب وراء الصدیق الی السنح فاعلم بموت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی سالم بن عبید نے جاکر ابو بکر کو موت رسول کی خبر دی اور حضرت ابو بکر مقام سنح (مدینہ سے دو میل پر ہے) میں تھے۔

ابن عمر و سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ ابوبکر کی بیعت وفات النبی کے دن بارہ ربیع الاول دوشنبہ کو واقع ہوئی

عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۸ میں ہے۔

فی حدیث ابو یعلی باسنادہ عن انس انہ توفی اخر نہار یوم الاثنین یعنی حافظ ابو یعلی نے اپنے اسناد کے ساتھ انس سے روایت کی ہے کہ حضرت کی وفات آخر یوم دوشنبہ کے آخر وقت ہوئی

اور شبلی نعمانی بھی سیرت جلد ثانی صفحہ ۱۴۳ پہلی سطر میں لکھتے ہیں۔

اب وفات کا وقت قریب آرہا تھا سہ پہر تھی۔ زیر حاشیہ نمبر ایک مرقوم ہے ابن اسحاق نے سیرت میں لکھا ہے کہ وفات دوپہر کو ہوئی لیکن انس بن مالک سے بخاری و مسلم میں یہ روایت ہے کہ آخر یوم یعنی دوشنبہ کے آخر وقت میں وفات فرمائی۔

اسد الغابہ ابن اثیر جزری جلد اول صفحہ ۳۳ و ۳۴ میں ہے عن انس وتوفی اخر ذلک الیوم قال ابو عمر[ؒ] ثم بدا ءبرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرضہ الذی مات فیہ یوم الاربعاء لیلتین بقیتا من صفر سنۃ احدی عشرۃ و قبض یوم الاثنین ضحی فی الوقت الذی دخل فیہ المدینۃ لاثنی عشرۃ خلت من

ف[۵] توضیح ابو عمر۔ تذکرۃ الحفاظ ذہبی میں ہے۔ ابو عمر ابن عبد البر الامام شیخ الاسلام حافظ المغرب ابو عمر یوسف بن عبد البر لہ توالیف لا مثل لہا فی جمیع معنیہا منہا الکافی فی عشر مجلدات ومنہا کتاب الاستیعاب لیس لاحد مثلہ۔

ربیع الاول ۔ یعنی انس سے روایت ہے کہ وفات النبی آخر دن میں واقع ہوئی اور ابو عمر صاحب استیعاب نے کہا ہے کہ جس مرض میں رسول اللہ نے رحلت فرمائی اسکی ابتداء ۲۸ صفر چہارشنبہ سنہ ۱۱ھ اور وفات دوشنبہ کے دن وقت ضحیٰ (پہر دن چڑھے) ہے جو وقت ہجرت کرکے داخل مدینہ منورہ ہوئے تھے بارہ ربیع الاول تھی۔

انس خادم رسول اللہ کی روایت سے وفات یعنی شام کو واقع ہوئی کہ تھوڑا وقت گذرنے پر شب آگئی اور ابوبکر وغیرہ جیش اسامہ کے ہمراہ والے نیز وہ کل صحابہ جو طلب قرطاس کے مقدمہ میں حسبنا کتاب اللہ کہنے اور عدم امتثال امر سے بارگاہ نبوی سے بزبان رسول قوموا عنی (کما فی الصحیحین) اٹھا دیئے گئے تھے اسوقت وہ سب غیر حاضر تھے

اور حافظ ابو عمر بھی جمہور اہل سیر و محدثین کے مطابق ۲۸ صفر چہارشنبہ سنہ ۱۱ھ کو ابتداء مرض النبی قبول کرتے ہوئے وفات یعنی بارہ ربیع الاول دوشنبہ کہتے ہیں حالانکہ خود انہیں کے قول سے یکم صفر پنجشنبہ ۔ دس صفر شنبہ بارہ صفر دوشنبہ ۲۹ صفر پنجشنبہ جس کے بعد یکم ربیع الاول جمعہ ۲ ربیع الاول شنبہ دس ربیع الاول یکشنبہ گیارہ ربیع الاول دوشنبہ اکاسویں دن رسول اللہ کی وفات کی تاریخ برآمد ہوتی ہے ۱۳ دن مرض النبی اور دس سال کامل ہجرت کے اور بارہ ربیع الاول سہ شنبہ جو ۲۸ صفر چہارشنبہ کا چودھواں دن اور ۱۸ ذیحجہ پنجشنبہ کا بیاسیواں دن ہوا شمار کرلو۔

اور حضرت عائشہ کی حدیث سے وفات ابوبکر ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ھ اور اسی

حدیث میں مدت خلافت "سنتین ثلاثة اشهر عشر لیال" یعنی دو برس تین مہینہ دس راتیں ہیں یہ آخر کی دس راتیں شب سہ شنبہ بارہویں ربیع الاول سے بائیسویں جمادی الثانی تک ختم ہوتی ہیں یہ بھی واضح ہو کہ ہر پنجشنبہ کا اکاسواں دن دوشنبہ بیاسواں دن سہ شنبہ اور ہر جمعہ کا اکاسواں دن سہ شنبہ بیاسواں دن چہارشنبہ اور ہر شنبہ کا اکاسواں دن چہارشنبہ ہوتا ہے اور بیاسواں دن پنجشنبہ اور ہر یکشنبہ کا اکاسواں دن پنجشنبہ بیاسواں دن جمعہ اور ہر دوشنبہ کا اکاسواں دن جمعہ بیاسواں دن شنبہ اور ہر سہ شنبہ کا اکاسواں دن شنبہ بیاسواں دن یکشنبہ اور ہر چہارشنبہ کا اکاسواں دن یکشنبہ بیاسواں دن دوشنبہ ہوتا ہے۔

پس ابو بکر کا بارہ ربیع الاول سہ شنبہ کو پہر دن چڑھے آنا اور وقت ضحیٰ کا بڑھایا جانا معلوم کر چکے اب دیکھو سقیفہ والوں کی خلافت کا مسئلہ طے ہونا کم سے کم ایک شبانہ روز گذرنے کے بعد تیرھویں شب ربیع الاول سے شروع ہے جسکی سند کے لئے دیکھو معارف ابن قتیبہ مطبوعہ مصر ۱۳۰۰ھ اور مطبوعہ فرنگستان صفحہ ۸۵۔

(ترجمہ) ابو بکر..... قال ابن اسحاق فکانت خلافته سنتین وثلاثة اشهر وتسع لیال یعنی ابن اسحاق سے مروی ہے کہ مدت خلافت ابو بکر ۲ سال ۳ مہینہ ۹ راتیں ہیں

یہ نو راتیں تیرہویں ربیع الاول ۱۱ھ شب چہارشنبہ سے شروع ہو کر بائیسویں جمادی الثانی ۱۳ھ تک دو سال ۳ مہینے نو راتیں گذریں۔

غرض حضرتِ عائشہ کی اور ابن اسحاق تابعی کی روایتوں سے ایک شبانہ روز بعد وفات نبی صلوات اللہ علیہ کے جانشینی سے خالی رہتی ہے؟ نہیں! حضرت پیغمبر کی جانشینی ایک دقیقہ کے لئے بھی خالی نہیں رہ سکتی، جسطرح حضرت موسیٰ کے وفات پاتے ہی فوراً جناب یوشعؑ خلیفہ رسول خدا ہو گئے ویسے ہی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات پاتے ہی عین اکاسویں دن جناب علی علیہ السلام جو وصی و وارث و خلیفہ[عہ] حالت حیات و ممات ہر دو میں تھے، آپ کے حقیقی قائم مقام ہوئے اور جو مثل حضرت یوشع علیہ السلام وصی جناب موسیٰ علیہ السلام کے تیس سال زندہ رہے۔ نیز امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے جسد اقدس حضرت پیغمبر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشرکت و اعانت حضرت جبرئیل علیہ السلام کے غسل دیا، تکفین و تدفین کی اور نماز میت سے سرفراز ہوئے وہ اصحاب سقیفہ والے دنیا طلب اس شرف سے محروم رہے فی کنز العمال عن عروۃ قال ان ابابکر و عمر رضی اللہ عنہما لم یشہدا دفن النبی کان فی الانصار فدفن قبل ان یرجعا (ج ۳ ص ۱۴۰ مطبوعہ حیدرآباد دکن)

عروہ سے مروی ہے کہ پیغمبر صاحب کے دفن کے وقت حضرت ابوبکر و عمر موجود نہ تھے بلکہ بمقام سقیفہ بنی ساعدہ، مجمع انصار میں تشریف رکھتے تھے قبل اسکے کہ دونوں صاحب وہاں سے واپس آئیں رسول اللہ دفن ہو چکے تھے۔

یہی معنی ہیں خلیفہ بلافصل کے کہ حضرت پیغمبر محمد مصطفےٰ کی وفات پر حضرت علی مرتضیٰ کے ایک شبانہ روز کے قائمقامی میں کوئی فصل نہیں واقع ہوا اور یہ سلسلہ برابر مثل

عہ دیکھو صفحہ ۱۴۰ کتاب ہذا عسہ علی خلیفتی علیکم فی حیاتی و فی مماتی فمن عصاہ فقد عصانی یعنی علی خلیفہ و نائب ہیں میرے تم سب پر میری حیات و میرے ممات میں پس جو شخص نافرمانی کرے علی کی تحقیق کہ نافرمانی کی اس نے میری۔ دیکھو تکمیل ص ۲۶

مثل حضرت یوشعؑ وصی موسیٰؑ کے تیس سال رہا اور جناب امیر علیہ السلام قائمقام رسولخدا کے رہے جن کے لئے کوئی حاجت اجماع یا شوریٰ یا کسی انتخاب کی نہ تھی وہ جناب انتخاب کردہ خدا و رسول تھے حضرت پیغمبر نے بحکم آیہ تبلیغ و تاکید یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک الآیۃ اور آیۃ الولایۃ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون جو دو بار انفراداً اور تیسرے بار ۱۸ ذیحجہ کو سورہ مائدہ کی آیت ہو کر حجۃ الوداع میں مابین مکہ و مدینہ نازل ہوئی اسی ولایت کی تبلیغ پر غدیر خم میں علیؑ کو حضرتؐ نے نصب کر کے ولیعہدگر دانا تھا۔ چنانچہ شیخ جلال الدین سیوطی اپنی تفسیر درمنثور کے صفحہ ۲۵۹ پر یہ دو حدیثیں دو صحابی ابو سعید خدری

عہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون۔ انچاس حرف ہیں۔ عدد ابجد اس کے تین ہزار چھ سو ننانوے (۳۶۹۹) ہوتے ہیں یعنی یہ عبارت ذی اولاد علی المرتضیٰ الھادی کرار غیر فرار = ۳۶۹۹

عہ آیۃ الولایۃ پہلی دفعہ مسجد نبوی میں دیکھو عبارت حاشیہ ہذ

عہ دوسری دفعہ بیت الشرف میں چنانچہ تفسیر درمنثور سیوطی صفحہ ۲۹۳ میں ہے عن ابی رافع قال دخلت علیٰ رسول اللہ صلعم وھو نائم یوحی الیہ فاذا حیۃ فی جانب البیت فکرھت ان اثب علیھا فاوقظ النبی صلعم وخفت ان یکون یوحی الیہ فاضطجعت بین الحیۃ و بین النبی صلی اللہ علیہ و سلم لئن کان منھا سوء کان فی دونہ فمکثت فاستیقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون الحمد للہ الذی اتم لعلی نعمہ وھنیئاً لعلی بفضل اللہ ایاہ۔ ابو رافع کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسولخدا کے پاس آیا ایسی حالت میں کہ وہ حضرت سوتے تھے اور وحی انکے اوپر نازل ہوتی تھی یکایک ناگاہ میں نے مکان کے کونے میں دیکھا کہ ایک سانپ ہے پس مجھے اس بات سے کراہت معلوم ہوئی کہ میں اس سانپ کو ماروں اور اسکے سبب نبی جاگ اٹھیں اور اس بات کا بھی مجھ کو خوف تھا کہ شاید آپ کے اوپر وحی نازل ہوتی ہو لہذا میں سانپ کے اور نبی کے درمیان لیٹ رہا اگر وہ کاٹے تو مجھے کاٹے اور آپ تک نہ پہونچ سکے۔ پس تھوڑی دیر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور اس آیت کو پڑھتے تھے انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون اور فرماتے تھے کہ جمیع حمد ثابت ہیں واسطے اللہ کے کہ اوس نے علی کے واسطے اپنی نعمت کو تمام کیا اور گوارا ہو واسطے علی کے بسبب فضل خدا کے یہ اتمام نعمت خاص کر کے اس حدیث کو طبرانی نے اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے اخراج کی ہے۔

اور ابوہریرہ کی تین حفاظ حدیث ابن مردویہ اور حافظ ابن عساکر و خطیب بغدادی سے وارد کی ہیں ابن مردویہ ابن عساکر سے بسند ابوسعید خدری مروی ہے ۔

قال لما نصب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و سلم علیاً یوم غدیر خم فنادی له بالولایۃ ھبط جبرئیل علیہ بھذہ الآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً

جب رسولخدا نے علی علیہ السلام کو نصب کیا غدیرخم میں پس رسول خدا نے علی کی ولایت کی ندا کی تو جبرئیل علیہ السلام آیہ ''الیوم اکملت لکم دینکم'' لیکر نازل ہوئے ۔

اور ابن مردویہ و خطیب و ابن عساکر نے بسند ابوہریرہ روایت کی ہے

قال لما کان یوم غدیر خم ھو یوم ثمانی عشر من ذی الحجۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ فانزل اللہ الیوم اکملت لکم دینکم ۔

ابوہریرہ سے مروی ہے جب غدیرخم کا دن ہوا وہ اٹھارہویں ذیحجہ تھی فرمایا رسولخدا نے جسکا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے ۔ پس نازل کیا خدا نے الیوم اکملت لکم دینکم

لفظ نصب کے تائید کی دوسری حدیث تفسیر مجمع البیان طبرسی کے صفحہ ۲۸۱ سے بہ تغیر آیہ الیوم اکملت لکم دینکم لکھی جاتی ہے ۔

قال ابوذر واللہ ما استتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکلمۃ حتیٰ نزل علیہ جبرئیل علیہ السلام من عند اللہ فقال یا محمد اقرأ قال وما اقرأ قال اقرأ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون ۔

وانہ صلعم بعد ذلک باحدی وثمانین لیلۃ والمروی

عن الامامین ابی جعفر وابی عبد اللہ انہ انما انزل بعد

نصب النبیؐ علیا علماً للانام یوم غدیر خم بعد منصرفہ

عن حجۃ الوداع قال ھو اٰخر فریضۃ انزلھا اللہ تعالی ثم لم

ینزل بعدھا فریضۃ۔

تحقیق رسول اللہ گذرے بعد نازل ہونے آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کے

اکاسی راتوں پر اور روایت کی گئی ہے دونوں اماموں امام جعفر صادق

اور امام محمد باقر علیہما السلام سے اس بات کی کہ جز ایں نیست کہ نازل

ہوئی آیت الیوم اکملت لکم دینکم بعد اسکے کہ منصوب کیا علی کو سردار خلق

واسطے خلق کے غدیر خم کے روز وقت واپسی حجۃ الوداع کے فرمایا دونوں اماموں

نے کہ یہ آخر فریضہ تھا جو نازل کیا اللہ تعالے نے پھر نہیں نازل ہوا بعد اسکے

کوئی فریضہ۔

اور احتجاج طبرسی (یہ علاوہ صاحب تفسیر مجمع البیان ہیں) میں امام محمد باقرؑ

سے حدیث غدیر میں رسالتمآب کی یہ عبارت ہے:۔

فاعلموا یا معشر الناس ان اللہ قد نصبہ لکم ولیا واماما

مفترضاً طاعتہ علی المہاجرین والانصار وعلی التابعین لہم

باحسان وعلی البادی والحاضر وعلی الاعجمی والعربی الخ (دیکھو صفحہ تکمیل) پس آگاہ ہو

اے گروہ مردم کہ تحقیق اللہ نے نصب ....

اور اگر نہ سنا ہو تو بہرے ہو جائیں اور دیکھا ہے ان حضرت کو ساتھ ان دونوں آنکھوں کے اور اگر نہ دیکھا ہو تو پھوٹ جائیں آپ فرماتے تھے

کہ علی نیکوں کے سردار اور کافروں کے قتل کرنیوالے ہیں۔ جو ان کی مدد کریگا خدا انکی مدد کریگا اور جو انکا ساتھ چھوڑیگا خدا انکا ساتھ چھوڑیگا۔ ایک دفعہ

میں نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی مسجد میں ایک سائل نے سوال کیا لیکن کسی نے اُسے (کچھ) نہ دیا اسپر سائل نے اپنا ہاتھ آسمان کیطرف

کیا ہے اور اسکو واسطے تمھارے ولی اور امام کہ فرض ہے طاعت انکی اوپر

مہاجرین کے اور انصار کے اور اوپر تابعین کے واسطے انکے ساتھ احسان

کے اور اوپر بادیہ نشین کے اور حاضر کے اور اوپر عجمی کے اور عربی کے اور اوپر

آزاد کے اور غلام کے اور اوپر چھوٹے کے اور بڑے کے اور اوپر گورے اور کالے

کے ؟ اور اوپر ہر موحد کے جاری ہے ۔ اور دیکھو صفحہ ۳۶۱

اللھم انك انزلت علی ان الامامة بعدی لعلی ولیك عند تبیانی

ذٰلك ونصبی ایاہ بما اکملت لعبادك من دینھم واتممت

علیھم بنعمتك ورضیت لھم الاسلام دینا الخ

اے اللہ تحقیق تونے نازل کیا اوپر میرے یہ امر کہ امامت بعد میرے واسطے

علی کے ہے کہ جو تیرا ولی ہے قریب بیان کرنے میرے کے اس بات کو اور

نصب کرنے میرے کے اسکو بسبب اس کے کہ کامل کیا تونے واسطے اپنے بندوں

کے ان کے دین کو اور تمام کیا تونے اپنر اپنی نعمت کو اور راضی ہوا تو اُن سے

از روے دین اسلام کے ۔ تفصیل کے لئے دیکھو تکمیل ۔

ایضاً ۔ لفظ نصب کی چوتھی حدیث مودة القربی سید علی ہمدانی کے مودة خامسہ

کی حدیث پنجم یہ ہے ۔ اور ارجح المطالب صـ۵۶۵ میں بھی ہے

مولوی عبید اللہ بسمل امرتسری ۱۲

وعن عمر بن الخطاب قال نصب رسول اللہ صلعم علیاً علماً

فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد

من عاداه واخذل من خذله وانصر من نصره اللهم انت شهیدی علیهم ثم قال یعنی عمر وکان فی جنبی شاب حسن الوجه طیب الریح فقال لی یا عمر لقد عقد رسول الله لابن عمه عقداً لا یحله الا المنافق فاحذر ان تحله قال عمر فقلت یا رسول الله انک حیث قلت فی علی کان فی جنبی شاب حسن الوجه الطیب الریح وقال کذا کذا قال النبی نعم یا عمر انه لیس من ولد آدم لکنه جبرئیل اراد ان یؤکد علیکم ما قلته فی علی۔ (ترجمہ)

اور عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ رسولخدا نے علی کو بطور نشان ہدایت کے نصب کیا اور ارشاد فرمایا کہ جسکا میں مالک ومختار ہوں پس اسکا علی مالک و مختار ہے، اے خدا جو کوئی اسکو دوست رکھے تو بھی اسکو دوست رکھ اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ اور جو اسکو چھوڑ دے تو بھی اسکو چھوڑ دے اور جو کوئی اسکی نصرت کرے تو بھی اسکی نصرت کر اے خدا تو ان پر گواہ ہے پھر عمر بن الخطاب بیان کرتے ہیں کہ اسوقت میرے پہلو میں ایک نوجوان خوبرو اور پاکیزہ بو موجود تھا اس نے مجھ سے کہا اے عمر البتہ رسولخدا نے اپنے چچازاد بھائی کے لئے ایک گرہ باندھی ہے کہ منافق کے سوا اور کوئی اس گرہ کو نہ کھولیگا۔ اے عمر کہیں تم اس گرہ کو نہ کھولنا۔ عمر فرماتے ہیں کہ میں نے

یعنی وہ رکوع میں رہیں اور حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر جلد ۲ صفحہ ۳ مطبوعہ مصر ۱۳۰۰ھ میں حدیث اخراج کی ہے قال ابن ابی حاتم حدثنا ابو سعید الاشج حدثنا الفضل بن دکین ابو نعیم الاحول حدثنا موسی بن قیس الحضرمی عن سلمة بن کهیل۔ قال تصدق علی بخاتمه وهو راکع فنزلت انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلوة ویؤتون الزکوة وهم راکعون

رسولخدا سے عرض کی کہ جب آپ نے علی کی بابت بیان کیا تو میرے پہلو میں ایک جوان خوبصورت اور پاکیزہ بو تھا اور اسنے ایسا اور ایسا مجھ سے کہا۔ حضرتؐ نے فرمایا اے عمر ہاں۔ وہ اولاد آدم میں سے نہیں تھا بلکہ وہ حضرت جبرئیلؑ تھے اُسنے ارادہ کیا کہ جو کچھ میں نے علی کے باب میں کہا ہو اسکی بابت تم کو تاکید کردے۔"

جب حضرت تبلیغ رسالت سے فارغ ہو چکے اور علی کی ولایت کا اعلان عام فرما چکے تو آپ کو علیحدہ خیمہ میں بٹھلایا اور صحابہ نیز ازواج کو حکماً جناب امیرالمومنین کے خیمہ میں بھیجکر مبارکبادی کے سلسلہ میں بیعت کا طریقہ تہنیت کے طور سے ادا کرایا اسی واقعہ میں بعد العصر آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوا اسی اہمیت کے اخفا کرنے کے لئے نو دن پہلے یوم عرفہ جمعہ ۹ ذیحجہ کی روایت عمر بن الخطاب والی وضع کیگئی ہے اور اسی لئے تین مہینہ کی مدت کی توسیع کیگئی ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تحفہ میں طلب قرطاس کے مقدمہ میں لکھا ہے:۔

قبل ازیں واقعہ بسہ ماہ (۹۰ دن) آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم نازل شدہ بود وابواب نسخ وتبدیل وزیادہ نقصان دریں باب مطلقاً مسدود ساختہ۔ مہر ختم برآں گذاشتہ وبہمیں آیہ اشارہ کرد عمر دریں عبارت حسبنا کتاب اللہ۔

اور شاہ عبدالقادر برادر عینی شاہ عبدالعزیز موصوف موضح القران میں اسی آیت

کے تفسیری حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ فائدہ یہ جو فرمایا کہ آج تمہارا دین تم کو دے چکا یہ آیت آخر کو اتری ہے جب سب احکام اللہ کے نازل ہو چکے تھے اس کے بعد تین مہینہ حضرت زندہ رہے ہیں اور آگے کی آیت اثنی عشر نقیبا کی تفسیر میں سورہ مائدہ کا آخر عمر میں نازل ہونا قبول کر چکے ہیں دیکھو کتاب تکمیل آخر صفحہ ۲۵۵ چنانچہ شیخ جلال الدین سیوطی اتقان فی علوم القرآن صفحہ ۲۰ مطبوعہ مصر ۱۳۰۶ھ میں رقمطراز ہیں:-

اخرج ابو عبید عن محمد بن کعب قال نزلت سورۃ المائدۃ فی حجۃ الوداع فیما بین مکۃ والمدینۃ (منہا) الیوم اکملت لکم دینکم فی الصحیح عن عمر انہا نزلت عشیۃ عرفۃ یوم الجمعۃ عام حجۃ الوداع لہ طرق کثیرۃ لکن اخرج ابن مردویہ عن ابی سعید الخدری انہا نزلت یوم غدیر خم واخرج مثلہ حدیث ابی ہریرۃ وفیہ الیوم الثامن عشر من ذی الحجۃ مرجعہ من حجۃ الوداع وکلاہما لا یصح۔

(حاصل ترجمہ) ابو عبید نے محمد بن کعب سے روایت کی ہے کہ سورہ مائدہ حجۃ الوداع میں درمیان مکہ و مدینہ (یوم غدیر خم) کے نازل ہوا اسی میں آیہ الیوم اکملت لکم دینکم ہے۔ جو صحیح بخاری میں عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ اسکا نزول عشیہ عرفہ جمعہ کے دن سال حجۃ الوداع میں ہوا جو بہت طریقوں سے مروی ہے لیکن حافظ ابن مردویہ نے

ہ اخرج ابن جریر عن الربیع بن انس قال لما نزلت سورۃ المائدۃ فی المسیر فی حجۃ الوداع وہو راکب راحلتہ الحدیث دیکھو صفحہ ۲۸۹ تکمیل

ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم یوم غدیرخم میں نازل ہوا اور یہی مضمون ابوہریرہ سے بھی مروی ہے، اسمیں یہ زیادتی ہے کہ وہ اٹھارہویں ذیحجہ تھی، زمانہ مراجعت میں حجۃ الوداع کے اور یہ دونوں صحیح نہیں ہیں۔

انھیں دونوں کے صحیح ہونے اور یوم عرفہ جمعہ کی روایت کے غلط ہونے کے وجوہات حسب ذیل ہیں :۔

(۱) شیخ جلال الدین سیوطی باوجود سورہ مائدہ کے حجۃ الوداع میں درمیان مکہ و مدینہ (یوم غدیرخم) کے نازل ہونے کے اور اسی سورہ کے ختم کی آیت الیوم اکملت لکم دینکم کو ابوسعید خدری اور ابوہریرہ سے ۱۸ ذی الحجہ یوم غدیر میں اخراج کرنے کے عمر بن الخطاب کی عرفہ جمعہ کی روایت جو خلافت ثانیہ میں وضع ہوئی ہے صحیح کہتے ہیں، جبکو ابن مردویہ سا حافظ کبیر جو کتاب المستخرج علی البخاری کے مصنف ہیں عرفہ جمعہ کی روایت کو نظر انداز کرکے یوم غدیر کی روایت اخراج کی ہے، اسی روایت کے آخر میں علامہ قطنزی نے یوم غدیر پنجشنبہ کے ساتھ لکھا ہو

لھذا حدیث لہ طرق کثیرۃ الی ابوسعید الخدری دیکھو ص ۸۹

(۲) یہ کہ سیوطی اسی سورہ مائدہ کی آخری آیت آیہ تبلیغ یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک الخ کو اپنی تفسیر درمنثور میں انھیں حافظ ابن مردویہ سے مع حافظ ابن عساکر اور حافظ و ناقد ابن ابی حاتم کے بسند ابوسعید خدری یوم غدیرخم میں علی علیہ السلام کی شان میں قبول کرچکے ہیں جس سے بھی کامل سورہ مائدہ ۱۸ ذی الحجہ یوم غدیر بابین

مابین مکہ و مدینہ نازل ہونا خود سیوطی کی تصدیق سے عیاں ہے۔ علامہ عینی حنفی بھی اپنے عمدۃ القاری شرح بخاری میں اور قاضی شوکانی اور بھوپالی مولوی سید صدیق حسن خان بھی تائید کرتے ہیں۔ دیکھو حاشیہ ص۴۷ و صفحات ۷۷ تا ۸۱

(۳) نیز یہی سیوطی ابن مردویہ کی مخرجہ دوسری روایت ابن مسعود کے سند کی آیۂ تبلیغ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس تک اخراج کرکے کامل سورہ مائدہ کا نزول ثابت کرتے ہیں جو محمد ابن کعب کی روایت کے مؤید ہے۔ دیکھو ص۸۱

(۴) یہ کہ کل سورہ مائدہ قرآن مجید میں مدنیہ ہے اور بقول قرطبی بالاجماع مدنیہ ہے جس کا کوئی جز مکیہ نہیں ہے۔ حدیث کے لئے دیکھو ص۲۸۸ تکمیل مولف

(۵) یہ کہ سیوطی بعد نزول آیہ اکمال کے ۸۱ یوم رسول خدا کے زندہ رہنے کے راوی ہیں نیز وفات النبی کی روایت بارہ ربیع الاول کی تصدیق کرتے ہیں اور عرفہ ۹ ذی الحجہ سے بارہ ربیع الاول تک ۹۱ دن (۱۳ ہفتہ) ہوتے ہیں پس عرفہ جمعہ کی روایت باطل ہے۔

(۶) یہ کہ جمعہ کا اکانواں دن سہ شنبہ ہوتا ہے۔ نیز صحیحین کی روایت میں یوم جمعہ مشکوک ہے قال سفیان اشک کان یوم الجمعۃ ام لا (صحیحین) اور صحیح مسلم کی روایت میں لیلۃ جمع ہے اس لئے یہ روایت باطل۔

(۷) اور یہ کہ عرفہ ۹ ذی الحجہ جمعہ سے ۱۲ ربیع الاول تک اکانوے[۹۱] دنوں پر جمعہ اور گیارہ[۱۱] ربیع الاول کو نوّے[۹۰] دنوں پر پنجشنبہ ہوتا ہے پس روایت عرفہ روز جمعہ بالکل غلط و باطل و دروغ۔

(۸) اور صحیحین کی روایت یوم عرفہ جمعہ کے مراجعت سے ۲۵ ذیقعدہ تاریخ سفر حجۃ الوداع میں یوم جمعہ ہی آتا ہے جو انس کی روایت سے جمعہ نہ تھا۔ نیز یہی جمعہ ۱۲ ربیع الاول کو اکانوے[۹۱] دنوں پر پہونچتا ہے جو عائشہ اور ابن عمر کی روایت سے دوشنبہ ہونا چاہئے۔ پس عرفہ جمعہ کی روایت قطعاً دروغ و کذب۔

(۹) یہ کہ ابوسعید خدری کی روایت ۱۸ ذی الحجہ پنجشنبہ یوم غدیر خم سے اکاسویں[۸۱] دن گیارہویں ربیع الاول کو دوشنبہ ہوتا ہے اور مراجعت میں ۹ ذی الحجہ عرفہ کو شنبہ۔ پس عرفہ جمعہ کی روایت صریح باطل و کذب۔

(۱۰) یہ کہ ۹ ذی الحجہ جمعہ سے ۱۰ ذی الحجہ شنبہ، ۱۲ ذی الحجہ دوشنبہ، یکم ذی الحجہ پنجشنبہ، اور ۱۲ ربیع الاول دوشنبہ سے ۱۰ ربیع الاول شنبہ، ۹ ربیع الاول جمعہ یکم ربیع الاول پنجشنبہ، ۲۹ صفر پنجشنبہ سے یکم صفر پنجشنبہ، ۹ صفر جمعہ، ۱۰ صفر شنبہ ۱۲ صفر دوشنبہ، کل ارباب سیر و محدثین اور خود شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ۲۸ صفر چہارشنبہ سے لاچکے ہیں جس سے ذی الحجہ، صفر، ربیع الاول تینوں مہینے ایک ہی تاریخ و دن کے ہیں۔ یہ ہے وضعی روایت بخاری وغیرہ اور اسلامی سیر و تاریخ کا ماخذ*

پس ۱۸ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ بروز غدیر خم کے نزول کی روایت آیہ الیوم اکملت لکم[۴۴]

دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ کی سند کی ابن مردویہ وخطیب بغدادی وابن عساکر کی مخرجہ ومصدقہ جناب امیر المومنین امام المتقین علی ابن ابیطالبؑ کی ولایت وامامت وخلافت کے اعلان کے موقع کی صحیح ہوگئی اور آیہ اکمال کا جزو اول الیوم یئس الذین کفروا من دینکم فلا تخشوھم واخشون۔ سورۂ مائدہ کے شمول میں رہ کر کل سورہ کا حجۃ الوداع میں درمیان مکہ ومدینہ یوم غدیر خم میں نازل ہونے کا موید ومصدق ہوگیا انھیں لوگوں کے حق میں ہے والذین کفروا وکذبوا بآیتنا اولئک اصحاب الجحیم یعنی کفر کرینگے اور ولایت کو جھٹلائیں گے اور حق علی مرتضیٰ کو نہ مانیں گے وہ اصحاب جحیم ہیں، یعنی جو کفر کریں گے اور ہماری آیتوں آیۃ الولایت وآیہ تبلیغ وآیہ تکمیل وغیرہ کو جھٹلائیں گے وہ اصحاب الجحیم ہیں۔

الحمد للہ کہ یہ دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ و باصول زبر و بنیات اجسپر قرآن منحصر ہے یہ ثابت ہوگیا کہ آیت تکمیل دین ۹ ذیحجہ کو بروز عرفہ ہرگز نازل نہیں ہوئی بلکہ حتماً جزماً یہ آیت بتاریخ ۱۸ ذی الحجہ بروز پنجشنبہ بعد العصر نازل ہوئی۔

اگر شبلی نعمانی زندہ ہوتے

تو

میں التکمیل ورسالہ ہذا (الکمال) اُنکے سامنے پیش کرکے

عرض کرتا

کہ اب آپ ہی خدا کو حاضر و ناظر جانکر فرمائیں کہ صداقت جناب کے ساتھ ہے یا میرے ساتھ

لہٰذا

یہ دونوں کتابیں ارباب نظر کیخدمت میں پیش کرکے انصاف و حق پسندی کے ساتھ فیصلہ کا متمنّی ہوں

(حکیم سید مرتضیٰ حسین، ڈاکخانہ و قصبہ ایرایاں سادات
ضلع فتح پور قسمت الہ آباد (یو۔پی)

تتمہ ضمیمہ کتاب ہذا

گذشتہ صفحات میں علم زبر و بینات دونوں سے بحث کرکے یہ ثابت کیا جاچکا ہے کہ اٹھارہویں ذیحجہ غدیرخم میں پنجشنبہ کا دن واقع ہوا تھا، جو خود آیہ اکملت لکم دینکم کے اندر موجود ہے۔ پھر غور کرکے دیکھ لو۔

اب پھر اسی زبر و بینات سے مزید روشنی ڈالی جاتی ہے۔ علم زبر و بینات کا ماخذ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون بالبینات والزبر ہے بالبینات والزبر متعلق ہوگا اہل ذکر سے یا لاتعلمون (سورہ نحل) سے، پس ترجمہ یہ ہوگا۔

(۱) اہل ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو یہ قرآن بینات و زبر سے

(۲) اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر سے پوچھو جو قرآن کو زبر و بینات سے جانتے ہیں وہ تمھیں مطالب قرآن زبر و بینات سے بتلائیں گے۔

یہ آیت کاشف ہے کہ علم قرآن منحصر ہے دو چیزوں پر

(۱) زبر و بینات (ب) اہل ذکر

(۱) زبر و بینات ذکر فی الجملہ کتاب ہذا کے صفحہ ۸ میں ہے

(ب) اہل ذکر اس سے مراد صرف آل محمد ہیں کیونکہ سورۂ طلاق میں مذکور ہے کہ ذکر نام ہے رسالتماب کا۔ قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا باتفاق مفسرین

اس ذکر سے مراد رسالتمآب ہیں۔

بہرطور رسالتمآب کا نام ذکر ہے۔ اب فاسئلوا اہل الذکر میں سے ذکر ہٹا کر محمد رکھدو تو اسی لفظ محمد کے عوض لفظ ذکر آیا ہے، یعنی جسکا نام محمد ہے اسی کا نام ذکر ہے، جسکا نام ذکر ہے اسی کا نام محمد ہے، پس جب ذکر نام محمد ہے تو اہل ذکر آل محمد ہیں لہذا اہل ذکر کی تفسیر از روی تفسیر قرآن بالقرآن آل محمد ہیں باعانت آیت ذکرا رسولا اور اسکی مؤید ینابیع المودۃ کی یہ حدیث ہے کہ فاسئلوا اہل الذکر سے مراد اہلبیت نبوی ہیں [۲] اسی کی مؤید وہ تمام حدیثیں ہیں کہ اہل بیت نبوی نے ہمیشہ دعوی کیا کہ ہم اہلبیت نبوی اہل الذکر ہیں دیکھو ص ۱۵ یہ دعوئ اہلبیت کا اتنا مدلل ناقابل انکار دعوئ ہے کہ اسوقت تک مسلمانوں کے کسی فرقہ نے اس دعوی پر چون وچرا نہیں کیا۔

غرض قرآن، حدیث اور اہلبیت یہ تینوں ثبوت دے رہے ہیں کہ اہل ذکر سے مراد آل نبی ہیں لہذا قرآن کو آل نبی سے سمجھنا چاہیئے اور آل نبی علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ اور انکی معصوم اولاد ہے بلا اختلاف

اور پنجتن پاک کے محمد وآل محمد ہونے کی مزید دلیلیں ہیں دیکھو کتاب التکمیل ص ۱۶۹

---

۵ کتاب ینابیع المودۃ کے باب بجم کی تیرہویں حدیث میں بمقام مرو مامون الرشید نے امام رضا علیہ السلام سے چند آیات کی تفسیر میں سوال کیا تھا چنانچہ نویں آیت فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون ہے امام موصوف نے ارشاد فرمایا کہ قول باری تعالٰے فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے دریافت کرلو اور وہ اہل ذکر ہم ہیں یعنی اہلبیت کیونکہ خدایتعالٰے نے ذکر سے مراد اپنے پیغمبر کو لیا ہے اور ہم اُن کے اہل ہیں سورہ طلاق رکوع ۲ میں ہے فاتقوا الله یا اولی الالباب الذین امنوا قد انزل الله الیکم ذکرا رسولا اے عقلمند مومنین خدا سے ڈرو تحقیق خدائے تعالٰے نے تمھاری طرف ذکر یعنی رسول کو بھیجا ہے۔ الخ

پس علم قرآن منحصر ہے زُبر و بیّنات پر اور زُبر و بیّنات صرف اہل ذکر یعنی آل محمد ہی جانتے ہیں۔ حسن اتفاق یہ ہے کہ واقعہ بھی یوں ہی ہے کہ باتفاق فریقین سب سے پہلے زبر و بیّنات کا راز جس نے منکشف کیا وہ جناب علی علیہ السلام تھے قصہ یوں ہے

۱۔ تین تازہ مسلمان کسی دور دراز پہاڑی علاقہ سے حاضر خدمت رسول ہوئے اور فیما بین یوں گفتگو ہوئی۔

سائل۔ روزے واجب کئے گئے ہیں لیکن ہم کو ٹھیک پتہ نہیں لگتا کہ کب سے کب تک روزے رکھیں؟

رسول۔ صوموا الرویۃ الھلال وافطروا الرویتہٖ (چاند دیکھکر روزہ شروع کرو اور چاند دیکھکر ختم کرو یعنی جبتک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اور جبتک چاند نہ دیکھو ختم نہ کرو)

سائل۔ ہماری قیامگاہیں اونچے اونچے پہاڑوں سے گھری ہوئی ہیں اور کئی روز تک چاند نہیں دکھائی دیتا۔

رسول۔ اذا غم علیکم فاقدرو الہ (جبتم کو شبہہ پڑ جائے کہ چاند ہوا یا نہیں تو منازل قمر سے انکا اندازہ کرلو)

سائل۔ ہم منازل قمر اور اسکے علم سے بے بہرہ ہیں۔

رسول۔ انھیں امیر المومنین کے پاس لیجاؤ۔ وہ انھیں سمجھا دیں گے۔

جناب امیر علیہ السلام نے کل گفتگو سُننے کے بعد فرمایا کہ حضرت کا جواب اِن آیتوں سے ہے

(۱) والقمر قدرنہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم (ہم نے چاند کیلئے

منزلیں مقرر کی ہیں یہانتک کہ ہر پھر کے (آخر ماہ میں) کھجور کی پرانی ٹہنی کا سا پتلا ٹیڑھا) ہو جاتا ہے۔

(۲) ھو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نوراً (وہی (خدا) ہے جس نے آفتاب کو

چمکتا ہوا اور چاند کو روشن بنایا)

(۳) وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب ما خلق اللہ

ذلک الا بالحق سورہ یونس پ۱۱ (اور اس (چاند) کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب

معلوم کرلو، یہ سب کچھ خدا نے مصلحت ہی سے پیدا کیا ہے)

سائل۔ ہم علم ہیئت بالکل نہیں جانتے تو ہم منازل قمر کا حساب لگائیں

تو کیونکر لگائیں۔؟

امیر علیہ السلام۔ ہم ایسی سہل ترکیب بتاتے ہیں کہ علم ہیئت بغیر غرہ معلوم کر سکو

تم کتنے آدمی ہو؟

سائل۔ تین۔

امیر علیہ السلام۔ تمھارے عیال کتنے ہیں؟

سائل۔ تین ہی ہیں۔

امیر علیہ السلام۔ تم تینوں اور تمھارے عیال کا کیا نام ہے؟

سائل۔ پہلا شخص۔ میرا نام ابجزد (اہ ج زد) اور میرے عیال کا نام بُود (ب و د) ہے

دوسرا شخص میرا نام زبج (ز ب ج) اور میرے عیال کا نام ہو (ہ و) ہے

تیسرا شخص۔ میرا نام ابدہ (اب دہ) اور میرے عیال کا نام زاج (زاج) ہے

اب جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا۔ دیکھو تمہارے چھ نام ہیں ان کے حروف کا مجموعہ ۲۰ ہے۔

پھر سائل یعنی پہلے شخص سے (جسکا نام ابجز و تھا) فرمایا کہ دیکھو تمہارے اور تمہارے عیال کے نام میں آٹھ حرف ہیں (اہ ج ز د ب و د) ان حرفوں کا تعلق سنہ ھجری کے ساتھ سمجھو باقی رہے تمہارے دو رفیق اور ان کے عیال۔ انکے ناموں میں بارہ حرف ہیں (ز ب ج ہ و ا ب دہ ز ا ج) ان حرفوں کو سال کے بارہ مہینوں کے متعلق سمجھو۔

اس کے بعد آپ نے حساب کا طریقہ سمجھایا اور یہ فرمایا کہ سنہ ہجری کے کسی مہینہ کی بابت دریافت کرنا ہو کہ اسکا غرہ کس دن واقع ہوگا؟ تو اس سنہ کو ۸ سے تقسیم کرو عمل تقسیم کے بعد جو عدد باقی رہے اسکو سنہ حروف کیساتھ تطبیق دو یعنی ابجز دوُد (اہ ج ز د ب و د) کے حروف علی الترتیب مطابق کرو اس طرح کہ اگر ایک باقی رہے تو ا (یعنی ایک) اگر دو باقی رہیں تو ہ (یعنی ۵) تین باقی رہیں تو ج (یعنی ۳) سمجھو۔ اسی طرح ہر ایک باقی کے موافق حرف کی ابجدی قیمت لیلو۔ اگر کچھ باقی نہ بچے تو مقسوم علیہ کے عدد یعنی ۸ کو باقی سمجھو (آسانی کے لئے نقشہ نمبر ا آخر میں ملاحظہ ہو) اب رہے باقیماندہ ناموں کے بارہ حروف یعنی "ز ب ج ہو ا بہ ز اج"

۱ ز	۲ ب	۳ ج	۴ ہ	۵ و	۶ ا	۷ ب	۸ د	۹ ہ	۱۰ ز	۱۱ ا	۱۲ ج
محرم	صفر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ

ان حرفوں کو بارہ مہینوں کے قائمقام سمجھو مثلاً محرم کا قائمقام "ز" کو صفر کا قائمقام "ب" کو

جیسا اوپر ترتیب وار لکھے ہیں (آسانی کے لئے نقشہ نمبر ۲ آخر میں ملاحظہ ہو)

جس مہینہ کا غرہ دریافت کرنا ہو اسی مہینہ کے مطابق حرف کو تلاش کر کے اسکی ابجدی قیمت لیلو اور سال کے حرف کی ابجدی قیمت کیساتھ اسکو جمع کرو۔ قمری سال میں دنوں کی پوری تعداد نہیں ہوتی بلکہ اسپر دن کی کچھ کسر زائد ہوتی ہے اس کسر کو پورا کرنے کے لئے ماہ و سال کے مجموعۂ اعداد پر ایک کا عدد اور بڑھاؤ اور ان تینوں عددوں کے مجموعہ کو ایام ہفتہ کی تعداد (یعنی سات) پر تقسیم کرو۔ اگر ایک باقی رہے تو غرہ یکشنبہ اگر ۲ باقی رہے تو دوشنبہ تین باقی رہے تو سہ شنبہ ۴ باقی رہے تو چہارشنبہ ۵ باقی رہے تو پنجشنبہ ۶ باقی رہے تو جمعہ۔ اگر کچھ باقی نہ رہے تو غرہ شنبہ یعنی (سنیچر) کے دن واقع ہوگا۔ توضیح کی غرض سے دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

مثال اول۔ غرہ ذیقعدہ سنہ ۱ھ کو کونسا دن تھا۔ اسے حل کرنیکی صورت حسب ذیل ہوگی:-

۱۰ کو ۸ سے تقسیم کیا ۲ باقی رہا۔ سال کے حرفوں میں دوسرا حرف ہ ہے جسکی ابجدی قیمت ۵ ہے اور ذیقعدہ گیارہواں مہینہ ہے اسکا قائمقام حرف الف جسکی ابجدی قیمت ایک ہے پس ۵ اور ۱ کو جمع کیا تو ۶ ہوئے اسمیں عدد ایک کا اضافہ کیا تو سات ہوئے اس پر ہفتہ کے عدد سات کو تقسیم کیا تو باقی کچھ نہ رہا پس ہفتہ یعنی غرہ شنبہ کو تھا۔

مثال دوم - غرہ ذیحجہ سنہ ۱۰ھ کون سا دن تھا جسکے سال کا حرف ہ اور اسکی ابجدی قیمت ۵ ہے اور ذیحجہ بارہواں مہینہ ہے اسکا قائمقام حرف جیم جسکی ابجدی قیمت ۳ ہے - پس پانچ اور تین کو جمع کیا تو آٹھ ہوئے اسپر عدد ایک کا اضافہ کیا ۹ ہوئے ۹ کو سات سے تقسیم کیا تو دو باقی رہتا ہے، لہذا غرہ ذیحجہ سنہ ۱۰ھ کو دوشنبہ کا دن تھا، سنہ ۱۰ھ کے غرہ ذیقعدہ اور غرہ ذی الحجہ کے یہ امر بھی طے ہوگیا کہ ذیقعدہ کامل تیس دن کا اور ذیحجہ ۲۹ دن کا - جسکی تصریح آگے نقشہ محرم سنہ ۱۱ھ کے غرہ سے ہوگی (ذیقعدہ کامل کی حدیث بھی مؤید ہے دیکھو تکمیل ص ۹۶، ۱۰۰، ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۲۷) جبکہ غرہ ذیقعدہ شنبہ کا دن ہے تو ۲۹ ذیقعدہ بھی شنبہ ہوا اور غرہ ذی الحجہ دوشنبہ ہے تیس ذیقعدہ یکشنبہ یعنی کامل ذیقعدہ تیس دن کا ہوگیا اور یکم ذیحجہ دوشنبہ سے آٹھ و پندرہ ذیحجہ دوشنبہ ۱۶ ذی الحجہ سہ شنبہ ۱۷ ذی الحجہ چہارشنبہ ۱۸ ذی الحجہ **پنجشنبہ** ابوسعید خدری کے روایت کا صحیح مطابق ہوگیا۔

(نوٹ) آخری حساب میں ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا کہ جناب امیرؑ نے عدد سنین و شہور کے جمع کرنے کے بعد ایک عدد زیادہ کرنے کے واسطے فرمایا ہے لیکن حدیث کے اصلی الفاظ "ان کان ناقصاً" کی قید ہے - یعنی یہ زیادتی اسوقت ہوگی جبکہ ناقص ہو اس لئے بعضے سنہ ایسے ہونگے جنمیں یہ زیادتی نہوگی چنانچہ اس امر کے تجربہ کے لئے محرم سنہ ۱ھ سے ماہ رمضان سنہ ۱۱ھ تک کی تقریباً گیارہ سال کی جنتری بنانا پڑی - جو بارہ بارہ مہینہ کی ہے، البتہ گیارھواں سنہ ہجری

کا غرۂ ماہ رمضان تک ہے جسمیں تیسری ماہِ رمضان سہ شنبہ تاریخ وفات جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا پر محدثین و مورخین کا اتفاق ہے اس ۱۱ھ میں عدد ایک اضافہ نہیں ہوا الیوہی ۲۰ صفر شب دوشنبہ ہجرت میں داخلۂ غار اور یکم ربیع الاول پنجشنبہ کی شب میں روانگی مدینہ منورہ بارہویں ۱۲ ربیع الاول دوشنبہ کو داخلہ مدینہ ہے (دیکھو تکمیل صہ ۹۲ و ۹۳)

نقشہ نمبر ۱ و ۲ جو حروف سائل کے ناموں کے ہیں ان کے مکررات علیحدہ کرنے پر ابجد ہوز سات حرف باقی رہتے ہیں۔ جنکے اعداد بھی سات تک ہیں۔ جن کے حروف و رانکے اعداد جناب امیر نے غرۂ ماہ کے دن کا نکالنا ہمیشہ کے لئے بتایا ہے...... یہی وہ علوم وحقائق ہیں جن کی بنا پر آن حضرت صلعم جناب امیر علیہ السلام کے بارے میں ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ انا دار الحکمۃ و علی بابھا (صحیح ترمذی) اور اسی لئے خطبۂ غدیر خم میں حضرت صلعم نے امیر المومنین کو حکیم کا خطاب دیا (دیکھو تکمیل صہ ۳۶) اور خدا نے لدینا لعلی حکیم فرمایا یعنی ہمارے نزدیک ضرور علی حکیم ہے، ملاحظہ ہو فواتح میبذی) جو شرح دیوان جناب امیر علیہ السلام میں ہے فاتحہ سابعہ کے عنوان میں لکھا ہے در فضائل و احوال مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ بر دفق حدیث و قرآن قدیم وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم (فواتح حسین بن معین الدین الیزدی المیبذی المتوفی ۸۷۰ھ ـ

واضح ہو کہ اسماء تہجی میں ۲۸ حرف ہیں جن کے عدد کو زُبر کہتے ہیں وہ حرف مع عدد یہ ہیں

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

نقشہ نمبر ۲ حروف متعلقہ ماہ ہائے قمری				نقشہ نمبر ۱ حروف متعلقہ سنہ ہجری		
حرف ابجد کی قیمت	حرف مطابق ماہ	نام ماہ	نمبر شمار	حروف ابجدی کی قیمت	حروف جنکے ساتھ وہ عدد مطابق ہیں	باقیماندہ عدد
۷	ز	محرم	۱	۱	ا	۱
۲	ب	صفر	۲	۵	ه	۲
۳	ج	ربیع الاول	۳	۳	ج	۳
۵	ه	ربیع الثانی	۴	۷	ز	۴
۶	و	جمادی الاول	۵	۴	د	۵
۱	ا	جمادی الثانی	۶	۲	ب	۶
۲	ب	رجب	۷	۶	و	۷
۴	د	شعبان	۸	۴	د	۸
۵	ه	ماہ رمضان	۹			
۷	ز	شوال	۱۰			
۱	ا	ذیقعدہ	۱۱			
۳	ج	ذی الحجہ	۱۲			

جبکہ سنہ ۱ھ تک ۸ سے تقسیم نہ ہوگا لہذا سنہ ۱ھ کا حرف ا جس کی ابجدی قیمت ۱ ہے اور محرم کا قائمقام حرف ز جس کی ابجدی قیمت ۷ ہے ایک اور ۷ کو جمع کیا ۸ ہوئے۔ اسمیں عدد ایک کا اضافہ کیا ۹ ہوئے، ۷ سے تقسیم کیا ۲ رہے یعنی غرۂ محرم سنہ ۱ ہجری کو دوشنبہ کا دن تھا۔

غرۂ محرم سنہ ۱ھ	غرۂ صفر سنہ ۱ھ	غرۂ ربیع الاول سنہ ۱ھ	غرۂ ربیع الثانی سنہ ۱ھ	غرۂ جمادی الاول سنہ ۱ھ	غرۂ جمادی الثانی سنہ ۱ھ	غرۂ رجب سنہ ۱ھ	غرۂ شعبان سنہ ۱ھ	غرۂ ماہ رمضان سنہ ۱ھ	غرۂ شوال سنہ ۱ھ	غرۂ ذیقعدہ سنہ ۱ھ	غرۂ ذی الحجہ سنہ ۱ھ
دوشنبہ	چہارشنبہ	پنجشنبہ	شنبہ	یکشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ	جمعہ	شنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	پنجشنبہ

غره محرم سنه ۲ه	جمعه	غره محرم سنه ۳ه	چهارشنبه	غره محرم سنه ۴ه	یکشنبه	غره محرم سنه ۵ه	پنجشنبه	غره محرم سنه ۶ه	سه‌شنبه	غره محرم سنه ۷ه	شنبه	غره محرم سنه ۸ه	پنجشنبه	غره محرم سنه ۹ه	دوشنبه	غره محرم سنه ۱۰ه	جمعه	غره محرم سنه ۱۱ه	سه‌شنبه
غره صفر	یکشنبه	غره صفر	جمعه	غره صفر	سه‌شنبه	غره صفر	شنبه	غره صفر	پنجشنبه	غره صفر	دوشنبه	غره صفر	جمعه	غره صفر	چهارشنبه	غره صفر	یکشنبه	غره صفر	پنجشنبه
غره ربیع الاول	دوشنبه	غره ربیع الاول	شنبه	غره ربیع الاول	چهارشنبه	غره ربیع الاول	یکشنبه	غره ربیع الاول	جمعه	غره ربیع الاول	سه‌شنبه	غره ربیع الاول	یکشنبه	غره ربیع الاول	پنجشنبه	غره ربیع الاول	دوشنبه	غره ربیع الاول	جمعه
غره ربیع الثانی	چهارشنبه	غره ربیع الثانی	دوشنبه	غره ربیع الثانی	جمعه	غره ربیع الثانی	سه‌شنبه	غره ربیع الثانی	یکشنبه	غره ربیع الثانی	پنجشنبه	غره ربیع الثانی	سه‌شنبه	غره ربیع الثانی	شنبه	غره ربیع الثانی	چهارشنبه	غره ربیع الثانی	یکشنبه
غره جمادی الاول	پنجشنبه	غره جمادی الاول	سه‌شنبه	غره جمادی الاول	شنبه	غره جمادی الاول	چهارشنبه	غره جمادی الاول	دوشنبه	غره جمادی الاول	جمعه	غره جمادی الاول	چهارشنبه	غره جمادی الاول	یکشنبه	غره جمادی الاول	پنجشنبه	غره جمادی الاول	دوشنبه
غره جمادی الاخر	شنبه	غره جمادی الثانی	پنجشنبه	غره جمادی الثانی	دوشنبه	غره جمادی الثانی	جمعه	غره جمادی الثانی	چهارشنبه	غره جمادی الثانی	شنبه	غره جمادی الثانی	جمعه	غره جمادی الثانی	سه‌شنبه	غره جمادی الثانی	شنبه	غره جمادی الثانی	چهارشنبه
غره رجب	یکشنبه	غره رجب	جمعه	غره رجب	سه‌شنبه	غره رجب	شنبه	غره رجب	پنجشنبه	غره رجب	دوشنبه	غره رجب	شنبه	غره رجب	چهارشنبه	غره رجب	یکشنبه	غره رجب	پنجشنبه
غره شعبان	سه‌شنبه	غره شعبان	یکشنبه	غره شعبان	پنجشنبه	غره شعبان	دوشنبه	غره شعبان	شنبه	غره شعبان	سه‌شنبه	غره شعبان	دوشنبه	غره شعبان	جمعه	غره شعبان	سه‌شنبه	غره شعبان	شنبه
غره ماه رمضان	چهارشنبه	غره ماه رمضان	دوشنبه	غره ماه رمضان	جمعه	غره ماه رمضان	سه‌شنبه	غره ماه رمضان	یکشنبه	غره ماه رمضان	پنجشنبه	غره ماه رمضان	سه‌شنبه	غره ماه رمضان	شنبه	غره ماه رمضان	چهارشنبه	غره ماه رمضان	یکشنبه
غره شوال	جمعه	غره شوال	چهارشنبه	غره شوال	شنبه	غره شوال	پنجشنبه	غره شوال	سه‌شنبه	غره شوال	شنبه	غره شوال	پنجشنبه	غره شوال	دوشنبه	غره شوال	جمعه	غره شوال	.
غره ذیقعده	شنبه	غره ذیقعده	پنجشنبه	غره ذیقعده	دوشنبه	غره ذیقعده	جمعه	غره ذیقعده	چهارشنبه	غره ذیقعده	یکشنبه	غره ذیقعده	جمعه	غره ذیقعده	سه‌شنبه	غره ذیقعده	شنبه	غره ذیقعده	.
غره ذی الحجه	دوشنبه	غره ذی الحجه	شنبه	غره ذی الحجه	چهارشنبه	غره ذی الحجه	یکشنبه	غره ذی الحجه	جمعه	غره ذی الحجه	سه‌شنبه	غره ذی الحجه	یکشنبه	غره ذی الحجه	پنجشنبه	غره ذی الحجه	دوشنبه	غره ذی الحجه	.
																			.

نقشہ غرہ مذکورہ دس سال نو ماہ کا ۱ھ سے ماہ رمضان ۱۱ھ تک کا ہے جو قاعدہ کے مطابق دس سال تک عدد ایک کی زیادتی کے ساتھ بنایا گیا ہے، البتہ گیارہویں سال عدد ایک کا اضافہ نہیں ہوا اسی نقشہ غرہ کے مطابق وہ تمام مہینے جو تاریخی حیثیت رکھتے ہیں اور روایت کی رو سے صحیح مطابق ہیں۔ دیکھو غرہ صفر ۱ھ یوم چہار شنبہ ہے اور حضرت (صلعم) نے شب ۲۷ صفر دوشنبہ میں مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے داخل غار ہوئے اور تین شب رہ کر یکم ربیع الاول پنجشنبہ کو مدینہ کیجانب روانگی ہوئی۔ بارہویں دن بارہ ربیع الاول دوشنبہ کی صبح کو داخل مدینہ ہوئے (دیکھو ص ۹۲ و ص ۹۳ تکمیل) ایسے ہی حضرت (صلعم) کا سفر حجۃ الوداع ہے "اور مکہ سے مدینہ تک گیارہ منزلیں ہیں" اور مدینہ کا یہ سفر اکثر گیارہ دن میں طے ہوتا ہے۔ (دیکھو ص ۹۱ تکمیل) پس ۲۲ ذلقعدہ عہ یوم شنبہ کو مدینہ سے نکلکر ذوالحلیفہ (پہلی منزل) میں حضرت نے شب بسر فرمائی اور ۲۳ ذلقعدہ کو احرام وغیرہ سے فارغ ہوکر ظہر کے بعد سے مسلسل روانگی جانب مکہ معظمہ کے ہوئی۔ ۲۴ ذلقعدہ کو آٹھ و نو بجے دوسری منزل پر قیام ہوا اسی طرح منزل بہ منزل ۴ ذی الحجہ کی صبح کو گیارہویں دن مکہ معظمہ پہونچنا ہوا۔ غرہ ذیقعدہ شنبہ اور غرہ ذی الحجہ دوشنبہ کے لئے دیکھو نقشہ جنتری نمبر (۱) ص ۱۹ اور نقشہ جنتری (حرف میم) صفحہ ۲۳ اور نقشہ جنتری حرف طا طبری

عہ ناسخ التواریخ میں ہے کہ روز شنبہ بست سیوم ۲۳ و بروایتے دوشنبہ بست پنجم از مدینہ خیمہ بیروں زد، یہ مطابق ہے نقشہ جنتری حرف طا طبری ص ۲۴ کے۔ یہ پہلا خانہ ہے یہ بارہ ربیع الاول دوشنبہ کے مراجعت سے بنایا گیا ہے اور دوسرا خانہ ۲۸ صفر چہار شنبہ کے مراجعت سے بنا ہے اور یہ صحیح حدیث کے مطابق ہے پس ۲۲ ذیقعدہ شنبہ کو سفر حجۃ الوداع برآمد ہوتا ہے

صفحہ ۲۴ کا دوسرا خانہ بہ تکمیل) یہ روایت کے مطابق ہے اور دیکھو سادہ نقشہ دوم صفحہ جو ۲ سال ۴ مہینہ کا وفاتِ ابوبکر تک کا ہے۔ اسی نقشہ جنتری کے دوسرے خانہ پر ۱۸ ذی الحجہ پنجشنبہ اور ۲۸ صفر چہارشنبہ اور سیوم ماہ رمضان سہ شنبہ ہے دیکھو سادہ نقشہ دوم جو حدیث کے مطابق صحیح صحیح واقع ہے۔ اور دیکھو غرہ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ دوشنبہ اور غرہ صفر سنہ ۱۱ھ پنجشنبہ اور غرہ ربیع الاول جمعہ غرہ ماہ رمضان یکشنبہ جو اسمائے تہجی کے عدد (زبر) کے قاعدے سے مرتب ہے۔ جو روایات کے مطابق و مؤید ہے۔

پس ۱۸ ذی الحجہ پنجشنبہ سے ۲۹ ذی الحجہ دوشنبہ تک گیارہ دن اور ماہ محرم تیس ۳۰ دن۔ ماہ صفر انتیس ۲۹ دن یہ ۷۰ دن ہوئے۔ یکم و ۸ ربیع الاول جمعہ اور ۹ ربیع الاول شنبہ اور ۱۰ ربیع الاول یکشنبہ اور گیارہ ربیع الاول دوشنبہ جسکے آخر دن کے آخر وقت میں وفات النبی عین اکاسویں دن واقع ہوئی۔

پس اس رسالہ کو یہاں پر ختم کیا جاتا ہے اگر حیات مستعار باقی رہی اور توفیق الٰہی شامل حال ہوئی تو پھر دوسرے قلمی نتائج جو بے بضاعتی کی بضاعت ہیں پیشکش ناظرین کیئے جائیں گے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

احقر العباد سید مرتضیٰ حسین عفا اللہ عنہ
(ڈاکخانہ) قصبہ ایرایان ضلع فتح پور
یوپی